

امام ابن حنبلہ (رحمۃ اللہ علیہ) کی مفہوم کتاب

غُرَرُ التَّبَيَّاتِ فِي مَعْنَى التَّبَيُّاتِ فِي الْقُرْآنِ

کا اردو ترجمہ

www.KitaboSunnat.com



ترجمہ



نظر ثانی

ابن بشیر الجنید

الاسلام بن محمد صفر

الحسن میاں سعید



معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مَجْلِسُ التَّحْقِیْقِ الْإِسْلَامِیِّ کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 library@mohaddis.com

امام ابن جماعہ رحمہ اللہ (المتوفی: 733ھ) کی منفرد کتاب
غرر التبیان فی من لم یسم فی القرآن
کا اردو ترجمہ بنام

التبیان فی تفسیر مبہمات القرآن

ترجمہ:

فضیلۃ الشیخ ابو حمزہ عبد الحمید المرئی حفظہ اللہ

نظر ثانی:

ابن بشیر الحسینی

ابو حسن میاں سعید، ابو عبیدہ ارسلان بن محمد اصغر



جلد حقوق بحق مسترحم محفوظ ہیں

امام ابن جماعہ رحمہ اللہ (المتوفی: 733ھ) کی منفرد کتاب
غور التبیان فی من لم یسم فی القرآن
کا اردو ترجمہ بنام

التبیان فی تفسیر مبہمات القرآن

ترجمہ

فضیلۃ الشیخ ابو حمزہ عبد الحمید المرئی رحمہ اللہ

اشاعت: اپریل 2021ء



دار ابن بشیر للنشر والتوزیع

حسین خان والا پٹھان

تحصیل و ضلع قصور، پنجاب - پاکستان

+92 302 4056 187



Email: alfhusainwy@gmail.com Web: www.ihouniversity.blogspot.com

فہرست مضامین

10.....	عرض ناشر
12.....	پیش لفظ
14.....	ابن جماعہ:
14.....	نام:
14.....	ولادت:
15.....	حصول علم:
15.....	اساتذہ:
15.....	منصب تدریس:
15.....	تلامذہ:
16.....	مقام و مرتبہ:
16.....	تالیفات:
16.....	اخلاق و حلیہ:
17.....	وفات:
18.....	علم مبهمات القرآن:
18.....	مبہم کا لغوی معنی:
18.....	اصطلاحی معنی:
19.....	قرآن میں مبہم کی ضرورت:
22.....	ابہام کی صورتیں:
23.....	علم مبہمات کی تکمیل
24.....	1. تعریف:

2. موضوع: 24
3. واضع: 24
4. مراجع ومصادر: 24
5. نام: 24
6. حکم: 24
7. مسائل: 25
8. نسبت: 25
9. فائدہ: 25
10. غرض وغایت: 25
- اہم بات: 26
- ﴿سورة الفاتحة﴾ 26
- ﴿سورة البقرة﴾ 27
- ﴿سورة آل عمران﴾ 41
- ﴿سورة النساء﴾ 48
- ﴿سورة المائدة﴾ 53
- ﴿سورة الأنعام﴾ 58
- ﴿سورة الاعراف﴾ 62
- ﴿سورة الأنفال﴾ 67
- ﴿سورة التوبة﴾ 70
- ﴿سورة يونس﴾ 75
- ﴿سورة هود﴾ 76

التبيان في تفسير سمات القرآن

5

- 79 سورة يوسف ﴿﴾
- 83 سورة الرعد ﴿﴾
- 86 سورة إبراهيم ﴿﴾
- 87 سورة الحجر ﴿﴾
- 90 سورة النحل ﴿﴾
- 94 سورة بني إسرائيل ﴿﴾
- 100 سورة الكهف ﴿﴾
- 107 سورة مريم ﴿﴾
- 111 سورة طه ﴿﴾
- 116 سورة الأنبياء ﴿﴾
- 121 سورة الحج ﴿﴾
- 127 سورة المؤمنون ﴿﴾
- 129 سورة النور ﴿﴾
- 134 سورة الفرقان ﴿﴾
- 139 سورة الشعراء ﴿﴾
- 143 سورة النمل ﴿﴾
- 150 سورة القصص ﴿﴾
- 160 سورة العنكبوت ﴿﴾
- 164 سورة الروم ﴿﴾
- 167 سورة لقمان ﴿﴾
- 168 سورة السجدة ﴿﴾

171	سورة الأحزاب
179	سورة سبأ
183	سورة فاطر (الملائكة)
185	سورة يسين
188	سورة الصافات
194	سورة صاد
199	سورة الزمر
204	سورة المؤمن
207	سورة حم السجدة
209	سورة الشورى
211	سورة الزخرف
215	سورة الدخان
217	سورة الجاثية
218	سورة الاحقاف
220	سورة محمد (القتال)
222	سورة الفتح
226	سورة الحجرات
228	سورة ق
230	سورة الذاريات
231	سورة الطور
232	سورة النجم

التبيان في تفسير مبهمات القرآن

7

- 234 سورة القمر ﴿﴾
- 235 سورة الرحمن ﴿﴾
- 237 سورة الواقعة ﴿﴾
- 238 سورة الحديد ﴿﴾
- 240 سورة المجادلة ﴿﴾
- 242 سورة الحشر ﴿﴾
- 244 سورة البهتحنة ﴿﴾
- 246 سورة الصف ﴿﴾
- 247 سورة الجمعة ﴿﴾
- 248 سورة المنافقون ﴿﴾
- 249 سورة التغابن ﴿﴾
- 249 سورة الطلاق ﴿﴾
- 250 سورة التحريم ﴿﴾
- 252 سورة الملك ﴿﴾
- 253 سورة القلم ﴿﴾
- 254 سورة الحاقة ﴿﴾
- 256 سورة المعارج ﴿﴾
- 256 سورة نوح ﴿﴾
- 257 سورة الجن ﴿﴾
- 258 سورة المزمل ﴿﴾
- 259 سورة المدهثر ﴿﴾

- 261 سورة القيامة ﴿﴾
- 262 سورة الدهر (الانسان) ﴿﴾
- 263 سورة المرسلات ﴿﴾
- 264 سورة النبأ ﴿﴾
- 265 سورة النازعات ﴿﴾
- 267 سورة عبس ﴿﴾
- 268 سورة التكويد ﴿﴾
- 269 سورة الانفطار ﴿﴾
- 269 سورة البطفين ﴿﴾
- 270 سورة الانشاق ﴿﴾
- 271 سورة البروج ﴿﴾
- 272 سورة الطارق ﴿﴾
- 272 سورة الاعلى ﴿﴾
- 273 سورة الغاشية ﴿﴾
- 274 سورة الفجر ﴿﴾
- 276 سورة البلد ﴿﴾
- 277 سورة الشمس ﴿﴾
- 277 سورة الليل ﴿﴾
- 278 سورة الضحى ﴿﴾
- 279 سورة الانشراح ﴿﴾
- 279 سورة التين ﴿﴾

التبيان في تفسير مبسّات القرآن 9

280	سورة العلق
281	سورة القدر
281	سورة البينة
282	سورة الزلزال
282	سورة العاديات
283	سورة القارعة
283	سورة التكاثر
284	سورة العصر
284	سورة الهزّة
285	سورة الفيل
285	سورة القريش
286	سورة الماعون
286	سورة الكوثر
287	سورة الكافرون
287	سورة النصر
288	سورة لهب (مسد)
289	سورة الفلق
290	سورة الناس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عرض ناشر

قرآن کریم جملہ علوم کا منبع ہے۔ خیر القرون سے لے کر آج تک ہر دور میں اس کی خدمت کی گئی اور بے شک یہ سعادت مند لوگوں کا کام ہے۔ علمائے سلف نے استنباط علوم کے حوالے سے قرآن کریم کو مرکز و محور بنایا۔ قرآن کے صحیح فہم کے لیے کئی ایسے علوم ہیں جن کے بغیر قرآن کریم کا فہم ناممکن ہے۔ ان علوم میں سے ایک اہم علم قرآن کریم کے مبہات کا تعین بھی ہے۔ اسے مبہات القرآن کا نام دیا جاتا ہے۔ اس فن کے متعلق ہماری اردو زبان میں کوئی خاص یا اہم کتاب میسر نہیں تھی۔

جس طرح ہم نے درجن سے زائد سلف کی کتب عقیدہ کو تاریخ میں پہلی بار اردو زبان میں شائع کیا۔ دیگر کئی ایک موضوعات پر بھی انگلش، اردو، عربی اور فرنج زبان میں قیمتی کتب لکھیں اور شائع کیں۔ اسی طرح خدمت قرآن کے وہ پہلو جن پر آج تک اردو میں کوئی کام نہیں ہوا اس خلا کو پر کرنا بھی ہمارا عزم ہے۔ آنے والے دنوں میں مزید بہت سی قیمتی کتب شائع کی جائیں گی۔ ان شاء اللہ مسلمانوں نے اللہ کی کتاب کو سننے، پڑھنے اور یاد کرنے کا خوب اہتمام کیا جس میں خاص طور پر پوری دنیا میں قرآنی حلقوں نے یاد کرنے و یاد کروانے میں اپنا کردار ادا کیا اور مشہور بھی ہوئے لیکن آج یہ حقائق فقط تین مراحل پر ہی

التبيان في تفسير مبهمات القرآن 11

محدد ہو کر رہ گئے ہیں ”قرآن سننا، تلاوت قرآن اور حفظ قرآن“ لیکن اس کے تدبر اور تفاسیر اور عمل سے کہیں پیچھے رہ گئے ہیں اور یہ مبهمات القرآن بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

سلف میں سے امام ابن جماعہ رحمۃ اللہ علیہ نے مبهمات القرآن کتاب لکھی ہے جس کا ترجمہ گم نام محقق بزرگ فضیلۃ الشیخ ابو حمزہ عبد الحمید المرینی رحمۃ اللہ علیہ آف مظفر گڑھ نے کیا ہے۔ فجزاه اللہ خیرا

آخر میں شکر گزار ہوں اپنے محسن ابو حسن میاں سعید رحمۃ اللہ علیہ اور محترم ابو عبیدہ ارسلان بن محمد اصغر رحمۃ اللہ علیہ کا جنہوں نے کتاب کی نظر ثانی کی۔ فجزاهما اللہ خیرا۔

نیز اس کتاب کی اشاعت ہمارے محترم فاضل شاگرد ابو عبیدہ ارسلان رحمۃ اللہ علیہ آف یو کے کے تعاون سے ممکن ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے مال و جان میں برکت فرمائے اور ان کے اہل و عیال و والدین کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین

خادم العلم والعلماء

ابن بشیر الحسینی

25/5/2021ء

پیش لفظ

اداکل تعلیم ہی سے بندہ کا ذہن تحقیق و تفتیش کی طرف مائل رہا مختلف جڑی بوٹیوں کا جائزہ لیتا اور ان کے ذائقے معلوم کرتا کیوں کہ طب کی طرف میلان جو تھا، پھر دینی علوم کی طرف رجحان ہو تو یہی رجحان اثنائے تعلیم ہی حدیث و علوم حدیث کی تحقیق کی طرف لے گیا، اس کی تکمیل تک امام بخاری رحمہ اللہ کی کتاب ”خلق افعال العباد“ کی احادیث کی تخریج بزبان عربی مکمل کر چکا تھا پھر تو یہ سلسلہ آگے بڑھتا رہا اللہ تعالیٰ کی توفیق سے عربی زبان میں گیارہ کتب لکھیں۔ جن میں میری ایک تالیف ”شرح التذکرہ فی علوم الحدیث لابن الملقن“ اور سنن دار قطنی کے رواد کی تحقیق بھی شامل ہے باقی سب تحقیق و تخریج و تعلیقات ہیں اور اردو میں تقریباً تیرہ چودہ تک لکھیں۔ جن میں ایک دو طبی کتابیں بھی شامل ہیں اور اکثر تراجم اور چند ایک میری تصانیف بھی شامل ہیں، پھر قرآن کی خدمت کرنے کا خیال آیا تو علامہ بدر الدین ابن جماعہ رحمہ اللہ کی کتاب غرر التبیان فی من لم یسم فی القرآن بتحقیق اخوان فی اللہ وفی العلم ڈاکٹر عبدالجواد خلف حفظہ اللہ المصری جس کی طباعت مصر میں ہوئی کو اردو کے قالب میں ڈھال دیا کہ یہ زبان اس موضوع سے تہی دامن ہے جس کا نام صرف اور صرف ”التبیان فی تفسیر مبہمات القرآن“ رکھا کہ اس میں ان مقامات کی وضاحت کی گئی ہے جو اشار تا قرآن مجید میں مذکور ہیں اس سلسلے میں کتب احادیث و تفاسیر سے بھی مدد لی ہے جن کی فہرست اصل عربی میں موجود ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ذات پاک اس خدمت کو میری حسنات میں شامل کرے اور قبول بھی فرمائے اسے میری اور میرے والدین و زوجہ و مشائخ مرحومین کو بھی اجر عطا فرمائے۔ آمین

آخر میں محترم اہل علم کی خدمت میں درخواست ہے کہ اگر غلطی معلوم ہو تو مطلع فرمادیں۔

بندہ فقیر الی اللہ

ابو حمزہ عبدالحمید المرئی

03337671589

ابن جماعہ:

اس دنیائے فانی میں کتنے ہی نامور اہل علم ہو گزرے ہیں کہ اکثر اہل علم کو ان کے متعلق کوئی معلومات ہی نہیں میرے مدوح بھی اسی صورتحال سے دوچار ہیں حالانکہ ان کے شاگردوں کو تو دینا جانتی اور پہچانتی ہے کیونکہ وہ اپنے وقت کے امام ہوئے ہیں لیکن استاد پردہ خفا میں ہے اور نہ ان کے متعلق کوئی ایسی کتاب نظر آئی جب میں نے ان کی تصانیف کا مطالعہ کیا تو معلوم ہوا کہ بندہ ایک تبصر اور ایک جلیل القدر عالم کے سامنے ہے ان کی تصانیف دیکھ کر ہی ان کی عظمت علم کا اندازہ ہوا۔

ان کی تصانیف میں سے صرف یہی کتاب ”غیر التبیین“ ہی کافی ہے۔ دوسری تصانیف میں کیا کیا علم کے گہرے موتی شامل ہوں گے انہیں تو وہی جانے گا جو ان کی کتب کا مطالعہ کرے گا۔

تو آئیے ان کے حالات زندگی کا مختصر مطالعہ کرتے ہیں۔ ان پر مفصل کتاب تحریر کرنے کا ارادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اس کی تکمیل کی توفیق کا طالب ہوں کہ وہی اس کی توفیق دیتا ہے۔

نام:

بدر الدین محمد بن سعد اللہ ہے۔

ولادت:

آپ رحمہ اللہ ہفتے کی رات چار ربیع الثانی 639ھ مطابق اکتوبر 1241ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کا آبائی وطن حماۃ موجودہ شام کا ایک شہر ہے جہاں آپ کا خاندان بنو کنانہ سے تھا قدیمی رہائش پذیر تھا۔

حصول علم:

حسب عادت مسلمانان جب بچہ پڑھنے کی عمر کو پہنچتا ہے تو اسے پہلے قرآن حفظ / ناظرہ کی تعلیم دیتے ہیں پھر دوسری تعلیم۔ چونکہ آپ کا خاندان مثل آفتاب علم تھا یہ بعید نہیں کہ آپ نے اپنے خاندان کے تبحر علما سے علم حاصل نہ کیا ہو بہر حال آپ نے اپنی اکثر تعلیم گھر پر ہی مکمل کی اور اپنے خاندانی علما ہی سے فارغ ہو کر مزید علم کے لیے دوسروں کی طرف متوجہ ہوئے، آپ بڑے ذہین و فطین تھے اس وجہ سے بہت سارے اہل علم نے انہیں صغیر سن ہونے کے باوجود اپنی اجازات حدیث عطا فرمائیں اس وقت آپ سات سال کے تھے، اور سن چھ سو پچاس ہجری میں شیخ الشیوخ عبدالعزیز انصاری رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث کا سماع کیا۔

اساتذہ:

خاندانی علما کے علاوہ بہت بڑے جلیل القدر علما شامل ہیں جو اپنے وقت کے تبحر عالم تھے جن سے آپ نے علم حاصل کیا۔

منصب تدریس:

آپ نے اپنے وقت کے دمشق و قاہرہ کے اعلیٰ مدارس میں تدریسی خدمات انجام دیں کسی میں مدرس تو کسی میں شیخ الحدیث جن میں آپ نے مختلف علوم و فنون مثلاً تفسیر، حدیث، فقہ، نحو اور لغت کی تعلیم دی۔

ملازمہ:

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ جس نے ان اعلیٰ مدارس میں تعلیم دی ہو اور ان سے خلق کثیر نے علم حاصل کیا ہو ان کے شاگرد کم ہوں گے؟ نہیں یہ

بات نہیں، ان شاگردوں کی تفصیل بندہ نے اپنی کتاب حیات ابنِ جماعہ میں دی ہے جو اپنے اپنے وقت کے بحرِ عالم اور امام ہو گزرے ہیں۔ رحمہم اللہ جمیعاً۔

مقام و مرتبہ:

آپ چونکہ بلند پایہ عالم دین و سیاسی سماجی شخصیت تھے اس لیے کئی معروف و مشہور مساجد میں خطیب و امام مقرر ہوئے تو کہیں قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) مقرر ہوئے، جب تاتاریوں نے شام و مصر پر حملے کا منصوبہ بنایا تو آپ نے ان کے دفاع کے لیے مختلف انتظامات تیاری اسلحہ، اس کی تربیت وغیرہ کا انتظام کیا کیونکہ آپ کے پاس اختیارات تھے، اس سے آپ کے مقام و مرتبہ کا علم ہوتا ہے۔

تالیفات:

آپ کی تصانیف کی تعداد میری معلومات کے مطابق چوبیس تک پہنچتی ہے جن میں یہی کتاب ”غرر التبیان“ جس کا ترجمہ بنام ”التبیان فی تفسیر مہمات القرآن“ ہدیہ قارئین ہے۔

اخلاق و حلیہ:

سفید رنگ، گول سیاہ داڑھی جس نے خوبصورتی میں اضافہ کر دیا اور سفید حالت میں وقار و بردباری و حسن میں زیادتی کا باعث بنی آپ خوبصورت، باوقار شخصیت، ٹھنڈی طبیعت، اپنے وقار کے مطابق لباس زیب تن کرتے تھے، آپ بہترین اخلاق کے مالک، عالم باعمل، پاکدامن، نمود نمائش سے کوسوں دور، سب سے حسن سلوک سے پیش آنے والے، عبادت گزار، زہد و تقویٰ وغیرہ بدرجہ اتم موجود تھے۔

وفات:

آپ سو موار کی رات ۱۱ جمادی الاولیٰ 733 ہجری 94 سال ۱ ماہ اور کچھ دن کی عمر میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔ آپ کی نماز جنازہ بروز منگل قبل از ظہر جامع ناصر مصر میں ادا کی گئی اور قرافہ کے قبرستان میں سپرد خاک ہوئے۔

علوم قرآنی کی جہات تو کافی ہیں مثلاً غریب القرآن، اعراب القرآن وغیرہ وغیرہ، لیکن جس علم کا ذکر بندہ کر رہا ہے اس کی طرف متاخرین نے بہت کم اور متقدمین نے بہت کچھ توجہ دی اور ذوق و شوق سے حاصل بھی کیا اور آگے پھیلایا بھی، جسے قرآن کے مہمات کا علم کہا جاتا ہے۔ اگرچہ عربی میں تو اس کا وافر حصہ موجود ہے لیکن اردو میں اس فن کی کوئی مستقل کتاب یا حاشیہ بھی میرے علم میں نہیں آیا، لہذا اس بات کے پیش نظر بندہ نے ایک مختصر حاشیہ بھی تحریر کیا ساتھ ہی اس کی مفصل تفسیر بھی مکمل کر لی تاکہ ہماری قومی زبان اردو بھی اس اہم علم سے محروم نہ رہے۔

بندہ اس میں کہاں تک کامیاب ہوا؟ یہ تو اس کے طبع ہونے اور اہل علم کے مطالعے کے بعد ہی معلوم ہو گا، اس کا نام ”التبیان فی تفسیر مہمات القرآن“ تجویز کیا ہے۔

علم مبهمات القرآن:

مبہم کا لغوی معنی:

ایسی بات، جملہ جس کا مطلب و معنی بذات خود معلوم نہ ہو بلکہ اس کے لیے جستجو کرنی پڑے۔

اصطلاحی معنی:

قرآن کریم کی کوئی آیت یا الفاظ جس کا معنی بظاہر معلوم نہ ہو اور اس کی وضاحت کرنی مقصود ہو۔ مثلاً: ﴿وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ﴾ [الزمر: 33]

یہ علم صرف معتمد کتب و سنت اور اقوال صحابہ و ثقاة اہل علم سے قابل قبول اسانید سے حاصل کیا، اس میں رائے و قیاس کا کوئی دخل نہیں، نبی کریم ﷺ نے اس کی وضاحت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بتادی، جنہوں نے اسے صرف محفوظ ہی نہیں رکھا بلکہ اسے ایک دوسرے سے حاصل بھی کیا نیز اسے آگے اپنے شاگردوں تک بھی پہنچایا۔

یہ فطری بات ہے کہ علم دوست انسان ہمیشہ علم کا پیاسا ہوتا ہے لہذا اسے نادر سے نادر علوم حاصل کرنے کا اشتیاق رہتا ہے، نیز نامعلوم کے جاننے کا حریص بھی، کیونکہ اس کی فطرت میں ہی تجسس کا مادہ موجود ہے، اہل ادب نامعلوم شاعر کا نام جاننے کی کوشش کرتے ہیں جس کا شعر انہیں اس کی داد دینے پر مجبور کرتا ہے اس کا نام معلوم ہونے پر وہ خوش ہوتے ہیں کہ گوہر نایاب ہاتھ لگ گیا، جب ادباء کی یہ حالت ہے تو کیا قرآن مجید کے نامعلوم کو پا کر خوش نہیں ہوں گے کہ یہ قرآن کی تفسیر کا علم ہے اور خدمت قرآن کا حصہ بھی۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس علم کی بنیاد رکھی اور اس کے حصول کی پوری کوشش کی تاکہ علم تفسیر کا یہ شعبہ بھی محفوظ ہو جائے، نیز انہوں نے اس علم کو آگے بھی پھیلایا مدون کیا حتیٰ کہ یہ علم تابعین سے ہوتا ہوا آج ہم تک آن پہنچا ہے جس سے اب ہم مستفید ہو رہے ہیں۔

مہمات قرآن وحدیث کا علم بھی اس کی تفسیر کا ایک حصہ ہے کہ اس کے بغیر انہیں سمجھنا ممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے، سلف صالحین بھی اس علم کے حصول میں کوشاں رہے اسے مزید منقح کیا، چنانچہ عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے آیت ﴿وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مَهَاجِرًا﴾ میں مذکور نام کا چودہ سال انتظار کے بعد علم ہوا، یہ واضح دلیل ہے کہ سلف صالحین کو اس کی فضیلت معلوم ہونے کے بعد اس کے حصول کا شوق ہوا اور انہوں نے اس میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔

اسی طرح ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا راز ظاہر کرنے والی عورتوں کا نام ایک سال بعد معلوم کر سکا۔ تب جا کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ان کا نام معلوم ہوا (صحیح بخاری)۔

مندرجہ بالا وضاحت اس بات کی دلیل ہے کہ علمائے دین نے اس علم کو اخلاص، پوری کوشش، محنت اور شوق و ذوق سے حاصل کیا اور اس فن میں کتب بھی لکھیں کیونکہ یہ بھی علم تفسیر کا حصہ ہے، چند علماء کے نام یہاں ذکر کیے جاتے ہیں: امام فراء، مجاہد، مقاتل، ابن جریر، بغوی، ابن کثیر، ابن جوزی اور سیوطی وغیرہم۔ علاوہ ازیں یہ علم کتب حدیث میں بھی موجود ہے۔

قرآن میں مبہم کی ضرورت:

یہ بات ظاہر ہے کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے وہ جس طرح چاہے بیان کر سکتا ہے کہیں مفصل تو کہیں مجمل، کہیں مبہم تو کہیں مفسر۔ لہذا علماء نے

اس پر بھی خاصی خامہ فرسائی کی ہے۔ چنانچہ امام زرکشی کہتے ہیں کہ قرآن میں مسلمات کے تین اسباب ہیں:

1. کسی دوسری جگہ وضاحت کی وجہ سے مبہم ذکر کیا۔ مثلاً:

الف۔ ﴿صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ یہاں ابہام ہے تو دوسری جگہ وضاحت ہے: ﴿مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ﴾ [النساء: 69]

ب۔ ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ کی وضاحت آیت ﴿يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا﴾ [الانفطار: 17] میں کر دی۔

2. بات یا نام مشہور و معروف تھا۔

الف۔ ﴿أَسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ﴾ [البقرة: 35] جنت میں ماسوا سیدنا آدم اور حوا علیہما السلام کے اور کوئی تھا ہی نہیں۔

ب۔ ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ﴾ [البقرة: 258] سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی مخالفت کرنے والا نمرود ہی تو تھا۔

3. پردہ ڈالنے کے لیے ابہام سے کام لیا۔

الف۔ ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ [البقرة: 204] مراد اخضر بن شریق ہے اس کے بعد مخلص مسلمان ہونے کی بنا پر مبہم ذکر کیا۔

ب۔ ﴿أَمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَسْأَلُوا رَسُولَكُمْ﴾ [البقرة: 108] اس سے رافع بن حرملة اور وہب بن زید مراد ہیں۔

4. اس کی تعیین بے فائدہ ہے۔

الف۔ ﴿وَأَسْأَلُهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ﴾

[الاعراف: 163] بستی الیہ یا انطاکیہ مراد ہے۔

ب۔ ﴿فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةً آمَنَتْ﴾ [یونس: 98] بستی نیزا مراد ہے۔

5. وہ بات عام جو سب کو معلوم ہو۔

الف۔ ﴿وَمَنْ يُخْرِجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا﴾ [النساء: 100]، مراد ضرہ

بن عیس ہے۔

ب۔ ﴿وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ﴾ سیدنا عدی بن حاتم کے

کتوں سے متعلق ہے، لیکن علم عام ہے۔

6. تعظیم کے سبب مبہم ذکر کیا۔

الف۔ ﴿وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ﴾ [الزمر: 33] ﴿جَاءَ

بِالصِّدْقِ﴾ سے سیدنا نبی کریم ﷺ اور ﴿صَدَّقَ بِهِ﴾ سے سیدنا صدیق

اکبر رضی اللہ عنہ مراد ہیں کہ دونوں حد درجہ معظم و محترم ہیں۔

ب۔ ﴿إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ﴾ [التوبة: 40] مراد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ

ہیں۔

7. تحقیر و تنقیص کے سبب۔

الف۔ ﴿إِنْ جَاءَ كُمْ فَاسْئَلُوا﴾ [الحجرات: 60]، عقبہ بن ابی معیط مراد

ہے۔

ب۔ ﴿إِنْ شَأْنُكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾ [الکوثر: 3]، عاص بن وائل مراد ہے۔

اسباب ابہام صرف سات پر ہی منحصر نہیں بلکہ مزید بھی مستنبط ہو سکتے

ہیں۔

ابہام کی صورتیں:

1. جن میں بحث کرنا جائز ہی نہیں بلکہ سابقہ اسباب کو سامنے رکھتے ہوئے سلف صالحین کے اقوال پر ہی انحصار کر کے ابہام کو دور کرنا ہے۔
2. جن میں توقف کرنا واجب ہے، ان میں غور و خوض کرنا صحیح نہیں اور نہ ان کا معلوم کرنا روا ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات سے مخصوص کیا اور بیان بھی کیا ہے۔

﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾ [لقمان: 34]، مراد علم الایمان

ہے نہ کہ علم الاجناس۔

علم اللہ تعالیٰ میں مبہم کی تلاش ناجائز ہے، مثلاً: ﴿وَأَخْرَيْنَ مِنْ دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ﴾ [الأنفال: 60]

اس شخص کی جرأت پر حیرت ہوتی ہے کہ اس نے قریظہ یا جنوں میں سے مراد لیا ہے۔ (قالہ الزرکشی)

بندہ عاجز (مصنف) کہتا ہے کہ اس آیت میں یہ کہیں نہیں کہ اس سے مراد جنس نہیں بلکہ یہاں تعین مراد ہے جو کہ قریظہ کی تعین کی نفی نہیں، اس کی نظیر منافقین کے بارے میں یہ فرمان کہ ﴿وَمِنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ مُتَافِقُونَ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَكُوا عَلَى الْيَتَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ﴾ [التوبة: 101]

یہاں صرف علم الایمان کی نفی ہے اور یہ قول کہ وہ بنو قریظہ ہی تھے، روایات سے ثابت بھی ہے، لہذا جرأت علی اللہ نہیں ہے، ہاں یہ الگ بات ہے کہ

امام زرکشی کو ان دونوں روایات کا علم نہ ہو سکا۔ یہیں سے معلوم ہوتا ہے کہ تفسیر مبہات میں رائے و قیاس کو دخل نہیں جسے قابل اعتماد مصادر میں بیان کیا جائے، ہاں اس موضوع کے جمع و تدوین میں جائز ذرائع سے ماسوا علم اللہ کے اجتہاد کی کوشش کی جاسکتی ہے، اسی طرح مزید اسباب ابہام کو مذکورہ اساس و اجتہاد سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

علم مبہات کی تکمیل

اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ علم مکمل ہو چکا جیسے زرکشی و سیوطی رحمہما اللہ نے اپنی کتب میں ذکر کیا ہے، ہاں ترتیب و شمار میں علماء کی اصطلاحات میں فرق کی وجہ سے اختلاف واقع ہوا ہے تو کیا اس کی تفسیر بذاتہ علم ہے، اس کی شروط علم و استقلال اس کی تکمیل کرتی ہیں؟ حقیقتاً اس کا جواب آمدہ دس اصول کو سامنے رکھ کر دیا جاسکتا ہے:

- | | | |
|------------------|-----------|-----------|
| (1) تعریف | (2) موضوع | (3) واضح |
| (4) مراجع | (5) نام | (6) علم |
| (7) مسائل | (8) نسبت | (9) فائدہ |
| (10) غرض و غایت۔ | | |

تو کیا مذکورہ دس اصول قرآنی علم مبہات میں موجود ہیں، ان کی تطبیق کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ یہ علم قائم بذاتہ اور اس کا تعلق علم مبہات سے ہی ہے۔

1. تعریف:

ایسا تفسیری دراسہ جو آیات قرآنی کو متناول ہو کہ جس میں تعداد، وقت، نام و نسب وغیرہ مذکور ہوں جنہیں قابل اعتماد ذرائع سے حاصل کیا گیا ہو۔

2. موضوع:

آیات قرآنی جن میں یہ معلوم ہو کہ مبہات کی تعداد کتنی ہے، الفاظ مثلاً (الناس، مومنین) کا انطباق کہ یہ کن مخصوص لوگوں وغیرہ کے لیے وارد ہوئے ہیں، ان آیات میں نام، صفات، القاب، کنیت اور مشہور انبیاء علیہم السلام کے انساب نیز بادشاہوں وغیرہ کی تفصیل بیان ہو۔

3. واضع:

اس امت کے انتہائی قابل اعتماد افراد صحابہ، تابعین اور قابل اعتماد نقل در نقل اصحاب علم بیان کرنے والے ہیں۔

4. مراجع و مصادر:

قرآن مجید، حدیث رسول کریم ﷺ اور قابل اعتماد علماء کے اقوال۔

5. نام:

قرآن مجید کے مبہات کا علم اور اس کی تفسیر۔

6. حکم:

وجوب کفایہ کہ تمام لوگوں پر اس کا حصول لازم نہیں۔

7. مسائل:

قرآن مجید میں مبہات کی تلاش مثلاً تعدد، وقت، نام و نسب وغیرہ جنہی بھی ابہام کی صورتیں اور ان کے اسباب ہیں ان پر غور و فکر کرنا۔

8. نسبت:

یہ علوم شرعیہ میں سے افضل علم ہے کیونکہ اس میں کتاب اللہ کے حوالے سے ماثور طریقے سے بحث و مباحثہ کیا جاتا ہے، یہی نہیں بلکہ ثقافت امت کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے تلاش کرنا بہ نسبت عام علم تفسیر کے زیادہ ہے۔

9. فائدہ:

قرآنی علم مبہات میں جہالت سے بچ جانا اور جو اقوال و آثار اس بارے منقول ہیں انہیں معلوم کرنا، نیز مبہات کے اسباب اور اس کی صورتیں بیان کرنا اور اس کا حصول کس طریقے سے جائز اور کس طریقے سے ناجائز ہے۔

10. غرض و غایت:

دنیا و آخرت کی کامیابی، دنیا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کی تعمیل کرنا کہ آپ ﷺ نے حصول علم کی ترغیب دی اور آخرت میں دونوں کی اطاعت کر کے حصول جنت کی تک و دو کرنا ہے۔

اس تمام بحث سے معلوم ہوا کہ مذکورہ تمام اصول و ضوابط، قواعد و قوانین قرآن کے علم مبہات پر پوری طرح منطبق ہوتے ہیں، لہذا ہمیں یہ کہنے میں کوئی حرج نہیں کہ یہ علم باقی علوم تفسیر سے اشرف و اکرم نہیں تو کم بھی نہیں۔

اہم بات:

اس تفسیر کے مطالعے کے وقت اس بات کا خیال رہے کہ مصنف نے اس میں اول رائج قول نقل کیا ہے اور پھر دوسرے اقوال ذکر کیے ہیں۔ (مترجم)

سورة الفاتحة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. الْحَالِیْن (1) ہم قسمی مخلوق مراد ہے ہر قسم کی ایک اپنی دنیا ہے اور کہا گیا ہے کہ اس سے مراد ملائکہ، انسان اور جن ہیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ عالم کی تعداد اٹھارہ ہزار اور بعض کے ہاں اسی ہزار عالم ہیں۔
2. مَا لَیْكَ یَوْمَ الدِّینِ (3) مراد قیامت کا دن اور لغت میں اس کا معنی بدلہ یا حساب کتاب کا دن، اطاعت جبر بھی مراد ہے۔
3. الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ (5) اس سے مراد اسلام ہے اور کہا گیا ہے کہ جنت کا راستہ اور قرآن بھی مراد لیا گیا ہے۔
4. صِرَاطِ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (6) ان سے انبیاء علیہم السلام، صدیقین، شہداء اور صالحین رحمہم اللہ مراد ہیں، وحسن أَوْلَیَّكَ رَفِیقًا: الآیۃ۔ یہ بہترین ساتھی ہیں، جو چار اقسام پر مشتمل ہیں اور صحیح حدیث میں بھی اتنی ہی تعداد ہے، کہا گیا ہے کہ وہ سیدنا موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام کے مومن حضرات جو قبل از تحریف توراۃ و انجیل ہیں مراد ہیں۔ ایک

قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور یہ قول بھی کہ مطلقاً مومن مراد ہیں۔

5. غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ (7) یہودی مراد ہیں۔

6. وَلَا الضَّالِّينَ (7) عیسائی (کرسچین) مراد ہیں



سورة البقرة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. اَلَمْ (1) بقول ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ اللہ تعالیٰ ہی کو سب سے زیادہ علم ہے۔

2. ذٰلِكَ الْكِتَابُ (2)۔ مراد قرآن شریف ہے۔

3. بِالْغَيْبِ: (3) مومن مکلف سے جو غائب ہو، مثلاً فرشتے، امور آخرت پر ایمان لانا، یہ قول بھی ہے کہ وحی مراد ہے اور یہ بھی کہ تقدیر مراد ہے۔

4. وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ: (4)۔ اہل کتاب میں سے مومن مثلاً عبد اللہ بن سلام اور ان کے ساتھی رضی اللہ عنہم اور نجاشی اور اس کے ساتھی، ایک قول یہ بھی کہ ان سے مراد سابقہ آیت والے لوگ ہی مراد ہیں جنہیں دوسرے انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

5. اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا: (6)۔ مراد ابو جہل، عتبہ، شیبہ، اولاد ربیعہ، نضر بن حارث وغیرہ کفار قریش ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ یہ

لوگ ایمان نہیں لائیں گے، نیز یہ روساء یہود مثلاً کعب بن الاشرف خسی بن اخطب، شاش بن قیس اور ابن ابی الحقیق بھی مراد لیے گئے ہیں۔

6. مَنْ يَقُولُ آمَنًا: (8) مراد عبد اللہ بن ابی (رئیس المنافقین)، جد بن قیس، معتب بن قشیر وغیرہ مدینہ کے منافقین لوگ جن کی تعداد 300 مرد اور 170 عورتیں جن میں اکثریت یہود کی تھی کیونکہ یہودی ہی تمام لوگوں میں غلیظ عادت و اطوار کے حامل تھے۔

7. كَمَا آمَنَ النَّاسُ (13): سادات مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم مراد ہیں ایک قول میں چاروں خلفاء اور یہ بھی قول ہے کہ عبد اللہ بن سلام اور ان کے ساتھی مراد ہیں۔

8. لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا (14): سیدنا ابو بکر، عمر اور علی رضی اللہ عنہم مراد ہیں۔

9. إِلَى شَيْطَانِهِمْ (14): کعب بن اشرف، عوف بن عامر، عبد اللہ بن سوداء، ابو بردہ بنو اسلم، عبد الدار، بنو جہینہ سے مراد ہیں، ایک قول کے مطابق ان کے ساتھی جو منافق تھے مراد ہیں۔

10. وَقَوْلُهَا النَّاسُ (24): کفار مراد ہیں۔

11. وَالْحِجَارَةُ (24): گندھک مراد ہے۔ بت بھی مراد لیے گئے ہیں۔ گندھک کا خصوصی ذکر اس لیے کیا گیا ہے کہ یہ پانچ خصوصیات کی حامل ہے، فوراً آگ پکڑنا، بدبو دار ہونا، جلنے میں شدت اختیار کرنا، بکثرت دھواں اور سختی سے چٹ جانے کی حامل ہے۔

12. مُتَشَابِهًا (25): کہا جاتا ہے کہ وہ پھل رنگ، سائز میں مشابہ ہوں گے اور عمدگی و مشابہت میں دنیا کے پھلوں جیسے معلوم ہوں گے۔

13. وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا (26): یہودی ہیں جنہوں نے کبھی وکڑی کی مثال دینے کا انکار کیا تھا۔

14. الَّذِينَ يَنْقُضُونَ (27): یہودی مراد ہیں۔

15. عَهْدَ اللَّهِ (27): توراۃ میں لیا ہوا وعدہ اور ﴿أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ﴾ کا عہد بھی مراد لیا گیا ہے۔

16. كَيْفَ تَكْفُرُونَ (28): مشرکین عرب مخاطب ہیں۔

17. لِلْمَلَائِكَةِ (29): فرشتوں کی ایک جماعت جنہیں جن کہا گیا ہے جن کا سردار ابلیس تھا جو جنوں کے بعد زمین پر آیا تھا۔

18. خَلِيفَةً (30): سیدنا آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد مراد ہیں، آدم علیہ السلام کو اس لیے آدم کہتے ہیں کہ انکارنگ منی جیسا تھا۔

19. الْأَسْمَاءُ كُلَّهَا (31): تمام اشیاء ضروریہ حتیٰ کہ پیالے کا نام مراد ہے، یہ بھی قول ہے کہ فرشتوں کے نام اور زبانیں اور ان کے لہجے کا بھی بتا دیا۔

20. فَسَجَدُوا (34): سب سے اول اسرافیل علیہ السلام نے سجدہ کیا تو اسے اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ پر مقرر کر دیا۔

21. إِلَّا إِبْلِيسَ (34): اس کا نام عزازیل جس کا مطلب ہے کسان، اس کی کنیت ابو مرۃ اور ابو کر دوس بھی بیان کی جاتی ہے۔

22. وَزُوجًا (35): اماں حواء جو ان (سیدنا آدم علیہ السلام) کی بائیں پسلی سے پیدا ہوئیں۔

23. الْجَنَّةَ (35): جنت المادی اور اہل حق کے ہاں دار السلام ہے۔

24. هَذِهِ الشَّجَرَةُ (35): گندم، نیز انگور، انجیر اور کافور کا درخت بھی مراد لیا گیا ہے۔

25. اِهْبِطُوا (36): سیدنا آدم، حوا علیہما السلام، ابلیس اور سانپ، سیدنا آدم علیہ السلام ہند کے علاقے سراندیپ (موجودہ سری لنکا) اور حوا علیہا السلام جدہ ارض مقدس حجاز، ابلیس ایلہ اور سانپ بلسان کے علاقوں میں اتارے گئے۔

26. کَلِمَاتٍ (37): مراد یہ الفاظ ہیں: ﴿قَالَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ [الأعراف: 23] اور یہ قول بھی ہے کہ یہ الفاظ ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾، ”اللهم وبحمدك عملت سوءا وظلمت نفسي فاغفر لي انك انت الغفور الرحيم“ اور پھر یہ الفاظ بھی ادا کیے: ”فارحمني انك انت ارحم الراحمين“۔

27. يَنْبِئُ إِسْرَائِيلَ (40): سیدنا یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام کا لقب ہے۔

28. أَوْفُوا بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُمْ (40): ان کا قول: اگر تم نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہو گے مراد ہے۔

29. وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ (42): سیدنا محمد ﷺ اور ان کی بعثت جیسے ان کی کتب میں موجود تھی کو چھپانا مراد ہے۔

30. مَعَ الرَّاكِعِينَ (43): مسلمان مراد ہیں کہ دوسری کسی امت میں رکوع و سجود ہی نہیں بلکہ تمام امتوں سے منفرد ہیں۔

31. النَّاسِ بِأَلْبَانٍ (44): یہودی عوام کہ ان کے خواص نے انہیں توراۃ پر ڈٹے رہنے کا حکم دیا تھا، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کے وہ رشتے دار جو مسلمان ہو چکے تھے کہ ان کو اسلام پر ڈٹے رہنے کا حکم دینا مراد ہے۔

32. فِرْعَوْنَ (49): ولید بن مصعب بن ریان بن عمرو بن اراشہ جو عمالقہ سے تھا مصر کا بادشاہ اولاد عملاق بن لاؤ بن ارم بن سام بن نوح (علیہ السلام) مراد ہے۔

33. يَكُفُّ النَّحْرَ (50): بحیر قلزم مراد ہے، اس کی کنیت ابو خالد (موجودہ بحیرہ احمر) کہ اس کی عمر طویل ہے۔

34. وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ (50): جن کی تعداد دس لاکھ تھی اور چھ لاکھ بھی بتائی جاتی ہے۔

35. مُوسَى (51): وہ موسیٰ بن عمران بن قاہث بن یصہر بن عازر بن لاوی بن یعقوب علیہ السلام مراد ہیں۔

36. أَرْبَعِينَ لَيْلَةً (51): ماہ ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن مراد ہیں۔

37. وَالْفُرْقَانِ (53): سمندر کا پھٹ جانا، اور توراۃ بھی مراد لی گئی ہے۔

38. حَتَّى تَرَى اللَّهَ (55): بنی اسرائیل کے ستر اور کہا گیا ہے کہ دس ہزار لوگوں نے یہ مطالبہ کیا تھا۔

39. هَذِهِ الْقَرْيَةُ (58): اریحاء کی بستی مراد ہے اور بیت المقدس، بقاء اور رملہ کا بھی نام لیا گیا ہے۔

40. الْبَابُ سُجَّدًا (59): باب مدینہ اور بیت المقدس کے باب حصہ بھی مراد لیا گیا ہے۔

41. قَوْلًا غَيْرَ: (59): اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم ”حطۃ“ کہو یعنی گناہ کی معافی

دے تو انہوں نے اس لفظ کی بجائے ”حطۃ“ (گندم) کا لفظ کہنا شروع کر دیا اور دروازے سے سرینوں (چوڑوں) کے بل گھسٹتے ہوئے دروازے میں داخل ہوئے۔

42. يَعْصَاكَ: (60) سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی لائٹھی (عصا) جس کا نام نجر تھا وہ جنت کے درخت مورہ (آس) کی جس کی لمبائی دس ہاتھ تھی۔

43. الْحَجَر: (60) سنگ مرمر و مربع شکل آدمی کے سر کے برابر تھا، اور یہ بھی ایک قول ہے کہ وہ نرم پتھر جو پرانا ہو گیا ہوا تھا، ایک قول یہ کہ جو پتھر وقت غسل آپ کے کپڑے لے بھاگا تھا، ایک قول کہ یہ جنتی پتھر جو سیدنا آدم علیہ السلام کے ساتھ زمین پر آیا تھا بعد میں انبیاء علیہم السلام کے ہاں متواتر ہوتا ہوا سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے پاس مع عصا پہنچا جس کے چار رخ تھے کہ ہر ایک رخ میں قبائل کی تعداد کے مطابق تین نشان تھے (اسی طرح جب موسیٰ علیہ السلام نے عصا پتھر پر مارا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہر نشان سے ایک چشمہ آب پھوٹ نکلا جو بارہ قبائل کو ایک ایک حصہ میں ملا)۔

44. كُلُّ اُنَاسٍ: (60) ہر قبیلہ مراد ہے۔

45. فَوَقَّكُمُ الظُّلُمَ: (63) مراد طور سینا ہے، بیت المقدس کے جملہ پہاڑوں میں سے کوئی پہاڑ مراد لیا گیا ہے۔

46. الَّذِينَ اَعْتَدُوا: (65) سیدنا داود علیہ السلام کے زمانے کے ایلہ بستی والے مراد ہیں۔

47. قَتَلْتُمْ نَفْسًا: (72) مقتول کا نام عامیل اور قاتل اس کا چچا زاد بھائی تھا۔

48. بِمَعْصِيهَا: (73) اس کی زبان، ایک قول ہے کہ دائیں ران، دوسرا قول دم کا آخری سرا، تیسرا قول کہ جسم گائے کا کوئی حصہ مراد ہے۔

49. فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ: (75) وہ ستر آدمی جنہوں نے نبی علیہ السلام کے وحی کے الفاظ سن کر انہیں تبدیل کر دیا، قول ہے کہ جنہوں نے آیت رجم اور توراۃ میں آپ ﷺ کی صفات میں رد و بدل کیا۔
50. وَإِذَا لَقُوا: (76) یہودیوں میں سے منافق لوگ مراد ہیں۔
51. أُمِّيُّونَ: (78) ان کے عوام مراد ہیں اور ﴿وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ﴾ سے ان کے عام مقلدین مراد ہیں۔
52. لِلَّذِينَ يَكْتُمُونَ: (79) مالک بن صیف، اور فخاص بن عازد را، یہودی مراد ہیں۔
53. أَيَّامًا مَعْدُودَةً: (80) جمع (ہفتہ) کے سات دن، قول ہے کہ چالیس دن کہ جتنے دن ان لوگوں نے پھڑے کی پوجا کی تھی۔
54. لِلنَّاسِ حُسْنًا: (83) ناس سے مراد نبی کریم ﷺ کی ذات بابرکات، مومنین اور ﴿حُسْنًا﴾ سے اسلام میں ان کا حق سچ داخل ہونا مراد ہے۔
55. إِلَّا قَلِيلًا: (83) سیدنا عبداللہ بن سلام اور ان کے مسلمان ہونے والے ساتھی رضی اللہ عنہم مراد ہیں۔
56. وَتُخْرَجُونَ فَرِيقًا: (85): فاتح قریظہ اور مفتوح بنو نضیر اور اس کے برعکس بھی مراد ہیں، جب وہ اپنے حلیفوں سے مل کر ایک دوسرے سے لڑیں، وہ لوگ انہیں (مفتوح) ان کے گھروں سے نکال کر ان کے گھروں کو تباہ کر دیتے، اور پھر جب وہ قیدی بن جاتے تو انہیں چھڑانے کے لیے مال جمع کر کے ان کا فدیہ دیکر چھڑا لیتے، اور اگرچہ وہ (قیدی) ان کے دشمن ہی ہوں کیونکہ بنو قریظہ اس کے اور بنو نضیر خزرج کے حلیف تھے۔

57. تَبَيَّنَ فَرِيقٌ (100): غزوہ خندق (احزاب) کے موقع پر بنو قریظہ اور بنو نضیر کا نبی کریم ﷺ سے کیا ہوا معاہدہ توڑنا مراد ہے۔

58. تَبَيَّنَ فَرِيقٌ (101): مالک بن صیف اور فحاص بن عازوراء مراد ہیں۔

59. كِتَابُ اللَّهِ (101): قرآن کریم اور ایک قول کے مطابق توراۃ مراد ہے۔

60. مَا تَشْلُو الشَّيَاطِينُ (102): آصف بن برخیا کی زبانی جادوئی کاغذ لکھ کر سیدنا سلیمان علیہ السلام کی کرسی کے نیچے دبا دیا تھا۔

61. الْمَلَائِكَةُ بِبَابِلَ (102): عراق و کوفہ کا شہر بابل مراد ہے۔

62. وَلَقَدْ عَلِمُوا (102): یہودی مراد ہیں۔

63. أُمُّ ثُرَيْدُونَ (108) رافع بن حرمۃ اور وہب بن زید جنہوں نے آپ ﷺ سے اپنے آپ پر (ان دونوں پر) کتاب نازل کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔

64. رَسُولُكُمْ (108): سیدنا محمد ﷺ مراد ہیں۔

65. وَدَّ كَثِيرٌ (109): جی بن اخطب، اس کا بھائی ابویاسر اور بنو قریظہ و بنو قینقاع کے کچھ لوگ مراد ہیں۔

66. وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ (111): مدینہ منورہ کے یہودیوں سے رافع بن حرمۃ اور خیران کے غیسیائیوں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک دوسرے سے مباحثہ کیا اور ایک دوسرے کو جھٹلایا اور کہا کہ تمہارا تو کوئی دین و مذہب ہی نہیں۔

67. الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (113): قریش و عرب کے کفار مراد ہیں۔

68. مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ (114): نصاریٰ (عیسائی) ہیں اور قول ہے کہ بخت نصر اور مساجد سے مراد بیت المقدس ہے دوسرا قول کہ مشرک اور مساجد سے مسجد حرام (بیت اللہ) مراد ہے۔

69. الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ (118): یہود و نصاریٰ (عیسائی) مراد ہیں۔

70. الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ (121): مسلمان، دوسرے قول میں اہل کتاب کے مومن مراد ہیں۔

71. إِبْرَاهِيمَ (124): سیدنا ابراہیم علیہ السلام جو ابواز شہر میں پیدا ہوئے حران شہر کی بھی ایک روایت ہے شام کی طرف ہجرت فرمائی اور 175 سال کی، اور دوسری روایت میں 200 سال کی عمر پائی۔

72. بِكَلِمَاتٍ (124): فطرت اسلام کی دس چیزیں، ایک قول مناسک حج، دوسرا قول: ﴿إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا﴾، تیسرا قول: ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا﴾، چوتھا قول: ﴿الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ﴾ پانچواں قول: قوم سے مباحثہ کرنا مراد ہے۔

73. أُمَّةً مُّسْلِمَةً (128): اولاد اسماعیل کے مسلمان مراد ہیں۔

74. رَسُولًا مِنْهُمْ (البقرة 129): ہمارے نبی سیدنا محمد ﷺ مراد ہیں۔

75. إِبْرَاهِيمَ بَنِيهِ (132): آپ علیہ السلام کے چھ فرزند اسماعیل بن ہاجرہ، اسحاق بن سارہ جو ان کے چچا ہاران کی بیٹی تھی، مدین، مدائن، لوطان اور کیسان بن قنطوراء، بنت یقطن کنعانیہ، قول ہے کہ آپ کے آٹھ بیٹے مراد ہیں۔

76. وَقَالُوا كُونُوا هُودًا (135): عبد اللہ بن صوری یا یہودی نے کہا: اے محمد (ﷺ) راہ ہدایت پر تو ہم ہیں لہذا تم بھی اسی کی پیروی کرو راہ راست پر آ جاؤ گے۔

77. الْأَسْبَاطُ (136): اولاد یعقوب (علیہ السلام) کے بارہ قبائل مراد ہیں۔

78. الشُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ (142): مدینہ کے یہودی، منافق اور مشرکین مکہ مکرمہ مراد ہیں۔

79. الَّتِي كُنْتَ عَلَيَّهَا (143): بیت المقدس مراد ہے، ایک قول میں کعبہ شریف کی طرف رخ کرنا مراد ہے۔

80. لِمَنْ يُقْتَلُ (154): شہداء بدر، مہاجرین سے چھ اور انصار سے آٹھ صحابہ (رضی اللہ عنہم) مراد ہیں۔

81. الَّذِينَ يَكْتُمُونَ (159): یہودی ہیں جو نبی کریم ﷺ کی صفات و نبوت کو چھپاتے تھے۔

82. اللَّاعِنُونَ (159): فرشتے، قول ہے کہ انسان و جن، قول ہے کہ جانور یہ سب نافرمانوں کی وجہ سے بارش نہ ہونے پر ان پر لعنت کرتے ہیں۔

83. مَنْ يَتَّخِذْ (165): بتوں کے پجاری مراد ہیں۔

84. قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا (170): مشرکین مراد ہیں، قول ہے کہ رافع بن خارجہ اور مالک بن عوف یہودی مراد ہیں۔

85. يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهْلَاءِ (189): سیدنا معاذ بن جبل اور ثعلبہ بن غنم رضی اللہ عنہما مراد ہیں۔

86. أَقَاضَ النَّاسُ (199): قول ہے کہ مشرکین مکہ اور ان کے ہم مذہب مزدلفہ میں رک جاتے اکڑا اور تکبر کی وجہ سے دوسرے لوگوں کے ساتھ

آگے نہیں جاتے تھے قول ہے کہ تمام عرب مراد ہیں۔ قول ہے کہ سادات آدم اور ابراہیم اور اسماعیل علیہم السلام مراد ہیں۔

87. اَيُّهَا مَعْدُوْدَاتِ (203): ايام تشریق (عید الاضحیٰ کے بعد) تین دن (گیارہ بارہ اور تیرہ ذوالحجہ) مراد ہیں۔

88. مَنْ يُعْجِبُكَ (204): اخس بن شریق ثقفی جس کا اصل نام ابی تھا، بدر میں کافر قتل ہوا، مراد ہے۔

89. مَنْ يَشْفِي نَفْسَهُ (207): سیدنا سہیب رومی رضی اللہ عنہ، قول ہے کہ سیدنا زبیر بن عوام اور مقداد بن اسود رضی اللہ عنہما مراد ہیں۔

90. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا (208): سیدنا سہیب بن سنان رومی اور ان کے ساتھیوں رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ سے رات کے نوافل میں توراۃ کی تلاوت اور ہفتہ کے دن کی اباحت کے بارے سوال کرنا مراد ہے۔

91. مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا (212): سیدنا عمار و بلال اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم مراد ہیں۔

92. كَانَ النَّاسُ أُمَّةً (213): سیدنا آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد، روایت ہے کہ کشتی نوح علیہ السلام میں سوار حضرات، دوسری روایت کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ، تیسری روایت کہ عرب مراد ہیں۔

93. مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا (214): انبیاء علیہم السلام و مومنین و سابقہ ام۔

94. يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ (215): سیدنا عمرو بن جوح رضی اللہ عنہ : مراد ہیں۔

95. يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ (217): سیدنا عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کا سریہ (چھاپہ مار پارٹی) جب انہوں نے قافلہ قریش کو روکا جو جب کا

شروع تھا جسے انہوں نے غلطی سے جمادی الآخر سمجھا، روایت ہے اس کی وجہ سے قریش کا متعجب ہونا مراد ہے۔

96. يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخُمْرِ (219): سیدنا عمر فاروق اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما مراد ہیں۔

97. وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى (220): آیت ذیل: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى﴾ کے نزول کے بعد جن لوگوں کے پاس یتیموں کا مال تھا وہ خاصے پریشان ہوئے اور آپ ﷺ سے اس بارے سوال کیا کہ انہیں علیحدہ کریں یا کیا کریں؟ ان کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔

98. الصَّلَاةِ الْوُسْطَى (238): نماز فجر مراد ہے روایت ہے کہ عصر دوسری میں کہ ظہر تیسری میں مغرب اور چوتھی میں عشاء اور پانچویں میں فجر و عصر کی نمازیں مراد ہیں۔

99. الَّذِينَ خَوَّجُوا (243): حزیل علیہ السلام کے دور میں بنی اسرائیل کے کچھ لوگ طاعون کی وبا کے ڈر سے گھروں سے بھاگ نکلے، روایت ہے کہ فرض قتال (جہاد) کی وجہ سے گھروں سے بھاگ نکلے تو وہ راستے میں کسی جگہ موت کی وادی میں چلے گئے۔

100. وَهُمْ أَلُوفٌ (243): ان کی تعداد آٹھ ہزار قول ہے کہ تیس ہزار، قول ہے کہ ستر ہزار تھی تو اللہ تعالیٰ نے حزیل علیہ السلام کی دعا سے انہیں آٹھ دن بعد زندہ کیا۔

101. الْهَلَكِ (246): ان کے معززین حضرات مراد ہیں۔

102. لِنَبِّیِّ لَهُمْ (246): اشمویل بن یال بن علقمہ، انہیں شمعون بھی کہا جاتا تھا۔

103. وَقَدْ أُخْرِجْنَا (246): عمالقہ، جالوت اور اس کی قوم نے انہیں (بنی اسرائیل کو) ان کے اپنے علاقے سے باہر نکال دیا تھا۔

104. طَالُوتَ (247): جن کا نام شاول بن اسار بن ضرار بن۔ بحرب بن اقیح بن ایش بن بنیامین بن یعقوب جو کھالوں کی رنگائی کا کام کیا کرتا تھا، قول ہے کہ وہ ساقی (پانی وغیرہ پلاتا) تھا۔

105. التَّائِبُونَ (248): جو درخت شمشاد کی لکڑی سے بنا ہوا تھا جس میں انبیاء علیہم کی تصاویر تھیں۔

106. سَكِينَةً (248): ان کے دلوں کی تسکین مراد ہے کہا گیا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے روح تھی جب وہ کسی معاملے میں اختلاف کرتے تو وہ بات کر کے انہیں سمجھاتی تھی۔

107. وَبَقِيَّةٍ (248): توراۃ کی دو تختیاں، اور کچھ ٹوٹے ہوئے ٹکڑے، قول ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور ان کے جوتے، ہارون علیہ السلام کا عصا اور ان کی پگڑی مراد ہے۔

108. بِالنُّجُودِ (249): ان لشکروں کی تعداد ستر ہزار تھی۔

109. يَنْهَرٍ (249): اس سے دریائے اردن، قول ہے کہ نہر فلسطین مراد ہے۔

110. إِلَّا قَلِيلًا (249): ان کی تعداد تین سو تیرہ تھی۔

111. قَالُوا لَا طَاقَةَ (249): جنہوں نے نہر (دریا) سے پانی پیا اور جہاد سے منحرف ہو گئے نہر پار ہی نہ گئے، قول ہے کہ انہوں نے دریا پار جا کر طاقت نہ ہونے کی بات کی تھی۔

112. الَّذِينَ يَظُنُّونَ (249): وہی قلیل لوگ جن کی تعداد تین سو تیرہ تھی۔

113. لِحَالُوتِ (250): وہ عمالقہ قوم سے تھا ایک قول میں کنعان سے تھا۔

114. ذَاوُودُ (251): داؤد بن ایسا بن عوید بن باعر بن سلون جو یہودا کے

خاندان سے تھے اور آپ پہلے نبی ہیں جنہیں نبوت و حکومت دونوں ملے،

آپ ایک سو سال تک زندہ رہے۔

115. مَنْ كَلَّمَ اللَّهُ (253): سیدنا موسیٰ علیہ السلام مراد ہیں۔

116. وَزَفَعَ بَعْضُهُمْ (253): سیدنا محمد ﷺ مراد ہیں۔

117. الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ (258): وہ نمرود بن کوش بن کنعان تھا اور یہ

مکالمہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے سے پہلے ہوا، قول ہے کہ

آگ میں پھینکنے کے بعد ہوا۔ (دوسرا قول بعید از عقل معلوم ہوتا ہے

کیونکہ اس کا فائدہ ہی نہیں۔ مترجم)

118. كَالَّذِي مَرَّ (259): سیدنا عزیر علیہ السلام بن شریخا، قول ہے کہ ارمیاں

بن حلقیا قول ہے کہ شعیاء، اور یہ بات بعید ہے کہ گزرنے والا کافر شخص

تھا۔

119. عَلَى قَرْيَةٍ (259): بیت المقدس ہے۔ قول ہے کہ عنب نامی بیت المقدس

کی ایک بستی کہا گیا ہے کہ دریائے فرات کے کنارے ہر قل کا گر جاگھر

جسے ایک کوشک نامی فارسی نے تعمیر کیا تھا، مراد ہے۔

120. طَعَامِكَ (259): انجیر بطور خوراک اور قول ہے کہ انگور مراد ہے۔

121. وَشَرَّابِكَ (259): انگور کا نچوڑا ہوا پانی قول ہے کہ دودھ تھا۔

122. إِلَى الْعِظَامِ (259): سیدنا عزیر علیہ السلام کے گدھے کی ہڈیاں مراد ہے

قول ہے کہ ان کی اپنی ہڈیاں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دوسرے جسم

سے پہلے ان کا سر اور آنکھیں زندہ کیں، قول ہے کہ ہستی کے لوگوں کی ہڈیاں، لیکن یہ قول ناقابل تسلیم ہے۔

123. أَرْبَعَةٌ مِنَ الظَّالِمِينَ (260): مرغ، کوا، سور اور کبوتر تھے قول ہے کہ چیل اور بڑھتھیں۔

124. كُلِّ جَبَلٍ (260): القدر کے چار اور قول ہے کہ سات پہاڑ مراد ہیں۔

125. مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ (261): سیدنا عثمان بن عفان ذوالنورین اور عبدالرحمن بن عوف جن میں دوسرے لوگ بھی شامل ہیں مثلاً منہم مراد ہیں۔

126. الَّذِينَ أُخْضِرُوا (273): نقراء مہاجرین جن کی تعداد بشمول اصحاب صفہ چار سو تھی۔

127. عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا (286): یہودی مراد ہیں جنہوں نے انتہائی شدید تکالیف اٹھائیں۔



سورة آل عمران

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. الحمد (1) سورة بقرہ میں اس کی تفصیل گزر چکی ہے۔
2. الْفُرْقَان (4): احکام شریعت، اور حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والی کتاب بھی مراد لی گئی ہے۔

3. آیات مُحْكَمَاتٌ .. وَأُخْرُ مُتَشَابِهَاتٌ (7) محکمات: جس کا معنی و مطلب واضح ہو اور متشابہات جس کے معنی و مطلب میں تحقیق و جستجو کی ضرورت ہو، قول ہے کہ محکم سے غیر منسوخ اور متشابہ سے منسوخ آیات و احکام مراد ہیں، قول ہے کہ محکم آیات سے طلال و حرام، اور متشابہ سے صفات و قدرت باری تعالیٰ مراد ہیں، یہ قول بھی ہے کہ محکم آیت جو واضح بغیر تاویل کے اور متشابہ جو غیر واضح ہو مثلاً اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ ﴿خَلَقْتُ بَيْنَهُمَا﴾ (میں نے دونوں ہاتھوں سے بنایا)، اور یہ قول بھی ہے کہ محکم سے آیات احکام اور متشابہ سے حروف مقطعات مراد ہیں۔
4. الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ (7): یہود کا حروف مقطعات کو جمل کے حساب پر محمول کرنا مراد ہے، قول ہے کہ مراد عیسائی کی یہ بات: تمہاری کتاب میں ہی ہم نے فیصلہ کر دیا، تو معلوم ہوا کہ اس (رب تعالیٰ) کے ساتھ کوئی اور بھی ہے، ان کا یہ کہنا کہ تمہارا عیسیٰ علیہ السلام کو روح اللہ کہنا ہی ہمیں کافی ہے مراد لیا گیا ہے۔
5. وَالرَّاسِخُونَ (7): سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مراد ہیں۔
6. قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا (12): یہود مدینہ اور اس کے نوح کے لوگ مراد ہیں۔
7. فِي فِتْنَتَيْنِ (13): بدر کے روز مسلمان اور مشرکین مراد ہیں۔
8. وَالْأُمِّيِّينَ (20): مشرکین عرب مراد ہیں۔
9. وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ (21): یہود کا ایک دن میں تینتالیس نبیوں اور بارہ عابدوں کو قتل کر کے مکر جانا مراد ہے۔

10. الَّذِينَ أَوْتُوا نَصِيبًا (23): یہود میں سے نعیم بن عمرو اور حارث بن زید مراد ہیں۔
11. إِلَى كِتَابِ اللَّهِ (23): توراۃ مراد ہے جب نبی کریم ﷺ نے ان سے توراۃ سے اپنی نبوت کی پیشگوئی کی تصدیق چاہی۔
12. أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ (24): ایام تشریق (عید الاضحیٰ کے بعد) تین دن (گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخ) مراد ہیں۔
13. وَأَلِ بْنِ إِهِيَمَ (33): سیدنا ابراہیم علیہ السلام، آپ کی آل اولاد مراد ہے۔
14. وَأَلِ عِمْرَانَ (33): عمران بن ماثان سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نانا اور آپ کی زوجہ مریم کی والدہ حنہ بنت فاقوز مراد ہیں، یہ قول بھی ہے کہ عمران موسیٰ علیہ السلام کے والد مراد ہیں۔
15. زَكَرِيَّا (37): سیدنا یحییٰ علیہ السلام کے والد زکریا بن اذن جو بڑھئی کا کام کرتے تھے یہ سب یہود کی اولاد میں سے تھے۔
16. رِزْقًا (37) بے موسیٰ پھل یعنی گرمیوں میں سردیوں کے اور سردیوں میں گرمیوں کے پھل مراد ہیں۔
17. بَلَغْنِي الْكِتَابَ (40): ایک سو بیس سال کی عمر ہو چکی تھی۔
18. وَأَمْرًا إِلَى عَاقِرٍ (40): سیدنا یحییٰ علیہ السلام کی والدہ اشیاع بنت فاقوز، مریم علیہا السلام کی خالہ اور ایک قول میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی خالہ جن کی عمر اس وقت اٹھانوے سال ہو چکی تھی۔
19. كَهَيْئَةِ الظِّلِّ (49): چگادڑ مراد ہے۔

20. بَعْضُ الَّذِي حُرِّمَ (50): ہفتے کے دن شکار کرنا، گوشت سے لگی معمولی

چربی، اور اونٹ کا گوشت ان کے لیے حلال کرنا مراد ہے۔

21. فَقُلْ تَعَالَوْا (61): نجران کے عیسائیوں کا ساٹھ افراد پر مشتمل وفد جن

میں سید اور عاقب نامی شخص بھی شامل تھے۔

22. وَدَّتْ طَائِفَةٌ (69): یہود کے کچھ لوگ مراد ہیں۔

23. وَقَالَتْ طَائِفَةٌ (72): وہ عبد اللہ بن صیف، عدی بن ثابت، حارث

بن عوف یہودی مراد ہیں

24. مَنْ إِنْ تَأْمَنَهُ بِقِنطَارٍ (75): سیدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ مراد

ہیں۔

25. مَنْ إِنْ تَأْمَنَهُ بِدِينَارٍ (75): فخاص بن عازوراء مراد ہے۔

26. لَفَرِيقًا يَلُودُونَ (78): مالک بن صیف اور فخاص بن عازوراء مراد ہیں۔

27. ثُمَّ جَاءَ كُفْرَسُورٌ (81): سیدنا محمد ﷺ مراد ہیں۔

28. قَوْمًا كَفَرُوا (86): قبل از بعثت آپ ﷺ پر ایمان اور بعدہ انکار

کرنے والے یہودی مراد ہیں، قول ہے کہ ان میں سے حارث بن سوید

مسلمان ہوا پھر اس نے محذر بن زیاد بلوی کو دور جاہلیت کے قتل کے

بدلے قتل کر کے مرتد ہو گیا، جب یہ آیت: ﴿إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا﴾

نازل ہوئی تب اس کی توبہ قبول ہوئی مراد ہے۔

29. إِنْ تُطِيعُوا فَرِيقًا (100): شاش بن قیس، ادس بن قیظی، جبار بن صخر

جنہوں نے انصار رضی اللہ عنہم میں جھگڑا پیدا کرنے کی کوشش کی، مراد

ہیں۔

30. كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا (105): یہود و نصاریٰ (عیسائی) مراد ہیں۔

31. أُمَّةٌ قَائِمَةٌ (113): عبد اللہ بن سلام، عبد اللہ بن صوریاء، اسد و اسید

پسران شعبہ اور ان کے ساتھی مراد ہیں، قول ہے کہ مسلمان، قول ہے کہ وفد نجران میں شامل چالیس اشخاص جو مسلمان ہو گئے تھے مراد ہیں۔

32. مَا يُنْفِقُونَ (117): بنو قریظہ و بنو نضیر اور خندق والے مشرکین مراد

ہیں۔

33. بَطَانَةٌ (118): یہودی و منافقین مراد ہیں۔

34. هَمَزٌ طَائِفَتَانِ (122): بنو اوس میں سے بنو حارثہ اور خزرج میں سے بنو

سلمہ مراد ہیں۔

35. بِبْنَدٍ (123): بدر غفاری کا کھودا ہوا کنواں، قول ہے کہ بدر بن قریش

بن الحارث بن مغلہ بن نظر بن کنانہ، اور قول ہے کہ مشہور وادی بدر مراد ہے۔

36. لِيَقْطَعَ طَرَفًا (127): مشرکین کے بدری مقتولین مراد ہیں۔

37. قَرْحٌ (140): غزوہ احد کے زخم لگنا مراد ہے۔

38. مَسَّ الْقَوْمَ (140): مشرکین احد مراد ہیں۔

39. قَرْحٌ مِثْلُهُ (140): غزوہ بدر کے موقع پر ان کی درگت بننا مراد ہے۔

40. إِنَّ تُطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا (149): ابوسفیان رضی اللہ عنہ، قول ہے کہ یہودی

و منافقین نے احد کے دن مسلمانوں سے کہا کہ اپنے آبائی مذہب پر واپس آ جاؤ۔

41. مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا (152): جن سنتیں لوگوں (صحابہ رضی اللہ عنہم) نے درہ

چھوڑ کر مال غنیمت جمع کرنا شروع کر دیا۔

42. مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ (152): سیدنا عبداللہ بن جبیر اور ان کے ساتھی (صحابہ رضی اللہ عنہم) جو درے پر ڈٹے رہے مراد ہیں۔
43. عَمَّا (153): غزوہ احد کے دن مسلمانوں کو جو ہزیمت اٹھانی پڑی مراد ہے۔
44. يَغْمِي (153): غزوہ بدر کے دن مشرکین کو جو ہزیمت اٹھانی پڑی، قول ہے کہ رسول کریم ﷺ کا درہ چھوڑنے (والوں) پر افسوس کرنا مراد ہے۔
45. يَغْشَى طَائِفَةً (154): مومنین (مسلمان) مراد ہیں۔
46. وَطَائِفَةٌ قَدْ (154): معتب بن قشير اور اس کے ہمنا منافقین مراد ہیں۔
47. إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا (155): وہ چار اشخاص سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ، ولید بن عقبہ، خارجہ بن زید اور رفاعہ بن العلی جو شکست سے بچے رہے۔
48. كَالَّذِينَ كَفَرُوا (156): عبداللہ بن ابی اور اس کے ہمنا منافقین مراد ہیں۔
49. مِثْلَيْهَا (165): غزوہ بدر کے موقع پر ستر مشرکین کا قتل اور ستر ہی کا قیدی ہونا مراد ہے
50. الَّذِينَ تَأْفَكُّوا (167): عبداللہ بن ابی اور ان کے ساتھی جو واقعہ احد سے پہلے ذلیل ہوئے تھے مراد ہے۔
51. لِإِخْوَانِهِمْ (168): شہداء احد جو ان کے نبی نبھائی تھے اور نہ کہ دینی مراد ہیں۔

52. الَّذِينَ اسْتَجَابُوا (172): وہ ستر مسلمان جنہوں نے زخم کھائے

احد کے دوسرے دن ابو سفیان (رضی اللہ عنہ) کی اتباع کرنے کی نیت سے حرآء الاسد کے مقام تک چلے گئے مراد ہیں۔

53. قَالَ لَهُمُ النَّاسُ (173): نعیم بن مسعود قبل از اسلام قبول کرنے،

قول ہے کہ منافقین مراد ہیں۔

54. إِنَّ النَّاسَ (173): ابو سفیان اور اس کا ٹولہ مراد ہے۔

55. الَّذِينَ يُسَارِعُونَ (176): گروہ منافقین مراد ہے۔

56. الَّذِينَ يَدْخُلُونَ (180): یہودی مراد ہیں، قول ہے کہ مانعین زکاۃ، قول :

ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرنے والے کجوس مراد ہیں۔

57. قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا (181): فخاص بن عازوراء یہودی مراد ہے۔

58. الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ عٰهَدَ اِلَيْنَا (183): کعب بن اشرف، مالک بن

صیف، اور فخاص بن عازوراء یہودی مراد ہیں۔

59. الَّذِينَ يَفْرَحُونَ (188): یہودی ملعون مراد ہیں۔

60. يٰمَآ أَتُوا (188): کتمان حق اور توراۃ میں نبی کریم ﷺ کی صفات نبوت

کو چھپانا۔

61. يٰمَآ لَمْ يَفْعَلُوا (188): سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے دین پر ڈٹے رہنا، قول

ہے کہ ﴿الفرحون﴾ سے منافقین مراد ہیں اور ﴿مَآ أَتُوا﴾ سے

مراد جہاد سے منہ موڑنا اور ﴿مَآ لَمْ يَفْعَلُوا﴾ سے اپنے عذر لنگ پر

قسمیں کھانا مراد ہے۔

62. مُتَادِيًا (193): سیدنا نبی کریم ﷺ، قول ہے کہ قرآن مجید مراد ہے۔

63. لَمَنْ يُؤْمِنْ (199): سیدنا عبد اللہ بن سلام اور ان کے ساتھی رضی اللہ عنہم، قول ہے کہ نجاشی مراد ہیں۔



سورة النساء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. يَا أَيُّهَا النَّاسُ (1): مطلق مکلفین شریعت، قول ہے کہ اہل مکہ مکرمہ مراد ہیں۔
2. نَفْسٍ (1): سیدنا آدم علیہ السلام ابو البشر مراد ہیں۔
3. زَوْجَهَا (1): سیدہ حواء علیہا السلام مراد ہیں۔
4. السُّفَهَاءُ (5): بہت زیادہ بے وقوف، چھوٹا بچہ، قول ہے کہ عورتیں اور بچے مراد ہیں۔
5. الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ (27): زانی لوگ، قول ہے کہ یہودی مراد ہیں۔
6. الَّذِينَ يَبْخُلُونَ (37): یہودی مراد ہیں۔
7. الَّذِينَ أَوْتُوا نَصِيبًا (44): رفاعہ بن زید بن تابوت مراد ہے۔
8. يُؤْمِنُونَ بِالْحُبُوبِ (51): کعب بن اشرف، حمی بن اخطب، سلام و ربیع بن ابی الحقیق، قول ہے کہ جبت سے حمی بن اخطب اور طاغوت سے کعب بن اشرف اور ان کے ہم خیال مراد ہیں۔

9. الَّذِينَ كَفَرُوا (51): ابوسفیان (قبل از اسلام) اور اس کا ہم نوا ٹولہ مراد

ہے۔

10. يُخْسِدُونَ النَّاسَ (54): سیدنا محمد کریم ﷺ اور مسلمان مراد ہیں۔

11. الَّذِينَ يَزْعُمُونَ (60): یہود میں سے منافقین مراد ہیں۔

12. إِلَى الطَّاغُوتِ (60): کعب بن اشرف یہودی، قول ہے کہ جی بن

انخطب مراد ہے۔

13. لَمَنْ لِيَبْطِئَنَّ (72): جمع منافقین مراد ہیں۔

14. الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا (75): اس وقت کا مکہ مکرمہ جب وہاں کے

باشندے مشرک تھے مراد ہے۔

15. الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كَفُوا (77): سیدنا عبدالرحمن بن عوف، سعد ابی

وقاص، قدامہ بن مظعون اور مقداد بن اسود رضی اللہ عنہم، یہ قول ہے

کہ منافقین کے کچھ لوگوں نے جہاد کے شوق میں ایمان کا اظہار کیا تھا لیکن

جب جہاد فرض ہوا تو پھر گئے

16. وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ (81): منافقین مراد ہیں۔

17. بَيَّتَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ (81): کچھ منافق لوگ۔

18. فِي الْمُنَافِقِينَ فَيَقْتُلِينَ (88): عبداللہ بن ابی کا احد کے روز اپنے

ساتھیوں کو لے کر جہاد کے لیے نکلنا اور جہاد کیے بغیر واپس لوٹ آنا، تو

بعض مسلمانوں نے کہا کہ ہم انہیں قتل کر دیں، بعض کا کہنا تھا کہ ہم اپنا

ہاتھ ان سے روک لیں، قول ہے کہ کچھ عرب مسلمان ہوئے اور مدینہ

منورہ کی آب و ہوا اس نہ آئی تو وہ واپس سابقہ دین کی طرف لوٹ گئے تو

مسلمانوں میں ان کے نفاق کے بارے اختلاف ہوا کہ وہ منافق ہیں یا نہیں۔

19. إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ (90): بنو مدح مراد ہیں۔

20. إِلَى قَوْمٍ (90): بنو خزاعہ مراد ہیں۔

21. أَوْ جَاءُوكُمْ (90): ہلال بن عویر اسلمی اور ان کی قوم، قول ہے کہ بنو مدح مراد ہیں۔

22. سَتَجِدُونَ آخِرِينَ (91): بنو اسد و غطفان کے کچھ لوگ، نعیم بن مسعود بھی مراد لیا گیا ہے۔

23. لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا (92): قاتل عیاش بن ربیعہ تھا جس نے لا علی میں حارث بن یزید بن ابی امیہ کو قتل کیا تھا کہ اسے ان کے مسلمان ہونے کا علم نہیں تھا، قول ہے کہ قاتل سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ اور مقتول ایک چرواہا تھا جسے غلطی سے قتل کیا گیا۔

24. لِمَنْ أَلْفَى (94): سریہ (جہادی گروہ) اسامہ رضی اللہ عنہ میں مرد اس بن نہیک کو اس خیال سے قتل کیا گیا کہ وہ ڈر کے مارے انہیں سلام کر رہا ہے، قول ہے کہ عامر بن اضبطہ انجعی جسے مقداد رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا۔

25. الَّذِينَ تَوَفَّاهُمْ (97): قبیلہ بنو اسلم مکہ میں مسلمان تو ہو گیا لیکن استطاعت کے باوجود ہجرت نہ کی اور غزوہ بدر میں مشرکین کے ساتھ شریک ہوئے جنہیں مشرکین کے ساتھ قتل کر دیا گیا مراد ہے۔

26. وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا (100): سیدنا جندب بن ضمرہ رضی اللہ عنہ حالت مرض میں ہجرت کرتا ہوا تنعیم کے مقام پر فوت ہو گیا، قول ہے کہ خالد بن حزام بن خویلد جو سیدہ خدیجہ ام المومنین رضی اللہ عنہا

کا بھتیجا تھا حبشہ کی ہجرت کو نکل کھڑا ہوا لیکن وہاں پہنچنے سے پہلے سانپ کے ڈسنے سے فوت ہو گیا۔

27. فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ (104): مسلمان ابو سفیان وغیرہ مشرکین کی احد میں شکست کے بعد ان کا پیچھا کرتے ہوئے چل پڑے۔

28. عَنْ الَّذِينَ يَجْتَنُونَ (107): طعنے بن امیر ق نے رفاعہ بن زید کی زرہ چوری ہونے پر لبید بن سہل یہودی پر الزام لگا یا تو اس نے اپنے اقارب سمیت نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ آپ ﷺ ہمارا دفاع فرمائیں، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر اس کی بریت ثابت کر دی، اور یہ بھی کہا گیا کہ وہ مسلمان ہو گیا تھا۔

29. لَا يَرْضَى (107): لبید پر چوری کا الزام لگنا مراد ہے۔

30. لَهْمَتْ طَائِفَةٌ (113): طعنے اور اس کے رشتے دار مراد ہیں۔

31. وَمَنْ يُشَاقِقْ (115): مذکورہ طعنے جو ان آیات کے نزول کے بعد مرتد ہو کر مکہ بھاگ گیا، اور وہیں ایک گھر میں نقب لگائی تو دیوار اس پر گر پڑی جو نیچے آکر مر گیا۔

32. إِلَّا إِنَّا (117): لات، منات اور عزی (جاہلیت کے بت) مراد ہیں۔

33. وَيَسْتَفْتُونَكَ (127): سیدہ خولہ بنت حکیم نے آپ ﷺ سے اپنی بھتیجیوں کی میراث کے متعلق سوال کیا تھا کیونکہ ان کا چچا انہیں وراثت میں حصہ نہیں دے رہا تھا۔

34. وَإِنْ أَمْرًا أَفْخَافَتْ (128): سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا مراد ہیں جنہیں یہ خدشہ ہوا کہ اسے طلاق نہ ہو جائے تو انہوں نے اپنی باری سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی، قول ہے کہ دختر محمد بن مسلمہ اور اس کا خاوند رافع بن خدیج ہے، اور قول ہے کہ سعد بن ربیع مراد ہے۔

35. ثُمَّ كَفَرُوا (137): منافقین جو ظاہر میں تو مسلمان تھے لیکن اندرون

خانہ تاحیات کافر ہی رہے۔

36. لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ (144): بنو قریظہ مراد ہیں کہ بعض انصار صحابہ

رضی اللہ عنہم ان سے بوجہ رضاع اور حلیف ہونے کے دوستی رکھتے تھے جس سے اللہ تعالیٰ نے روک دیا۔

37. إِلَّا مَنْ ظَلَمَ (148): سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ مراد ہیں کہ کسی نے

انہیں گالیاں دیں آپ خاموش رہے، لیکن جب اس نے دوبارہ گالیاں دیں تو پھر آپ نے اس کا جواب دیا۔

38. إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ (150): یہودی مراد ہیں۔

39. نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ (150): سیدنا موسیٰ اور ہارون علیہما السلام مراد ہیں۔

40. وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ (150): سیدنا عیسیٰ اور سیدنا محمد ﷺ مراد ہیں۔

41. الرَّاسِخُونَ (162): سیدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔

42. وَالْمُؤْمِنُونَ (162): مہاجرین و انصار اور ان سے متعلقین رضی اللہ عنہم مراد ہیں۔

43. زُبُورًا (163): جس میں تمام کے تمام وعظ و نصیحت جو ڈیڑھ سو آیات پر مشتمل تھی۔

44. إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا (167): یہاں بھی یہودی مراد ہیں۔

45. يَا أَهْلَ الْكِتَابِ (171): عیسائی مراد ہیں قول ہے کہ دونوں عیسائی و یہودی مراد ہیں کیونکہ دونوں ہی غلو کے مرتکب ہیں۔

46. الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ (172): عرش کے چاروں طرف کے فرشتے جن میں جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام مراد ہیں

47. بُرْهَانُ (174): قرآن کریم ہے، قول ہے کہ سیدنا محمد کریم ﷺ مراد

ہیں

48. يَسْتَفْتُوْكَ (176): سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ مراد ہیں کہ وہ

کالہ (بے اولاد) تھے اور اپنی جائیداد کے متعلق آپ ﷺ سے اس وقت دریافت کیا جب آپ ان کی بیمار پر سی کے لیے تشریف لے گئے کہ اس کو کس طرح تقسیم کروں۔



سورة البائدة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

1. مَا يُنْتَلٰی عَلَیْكُمْ (1): آیت ﴿حُرِّمَتْ عَلَیْكُمْ الْمَيْتَةُ﴾ مراد

ہے۔

2. الشَّهْرُ الْحَرَامُ (2): اس آیت میں صرف ماہ ذوالحجہ مراد ہے۔

3. اَمْمِیْنُ الْبَيْتِ (2): حطم بکری جس کا نام شریح بن ضبیعہ تھا عمرہ کرنے

آیا تو اسے قریش نے گرفتار کر لیا مراد ہے۔

4. الْیَوْمَ اَکْمَلْتُ (3): یوم عرفہ سن دس ہجری، حجۃ الوداع جو جمعہ کارور :

تھا مراد ہے۔

5. یَسْأَلُوْكَ مَاذَا (4): سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔

6. شَنَانُ قَوْمٍ (2 و 8): کفار قریش مراد ہیں۔

7. إِذْهَمَّ قَوْمٌ (11): آپ صلح حدیبیہ کے موقع پر ایک (بیکر کے) درخت کے سائے میں محو خواب تھے غورث بن حارث غطفانی نے آپ ﷺ کی تلوار آپ ﷺ پر سونتی جبکہ، قول ہے کہ عمرو بن جحاش یہودی نے آپ ﷺ پر پتھر پھینکنے کا ارادہ کیا۔
8. اثْنَى عَشَرَ نَقِيبًا (12): یوشع بن نون، کالب بن یفنا، شموع بن زکور، یروک بن یوسف، کدی بنشوزی، عمی زاد بن کملی، ستوراء بن میخائیل، یحییٰ بن ونسی، کدی آل بن سوی بن شقظ مراد ہیں۔
9. عَلَى فِتْرَةٍ (19): چھ یا پانچ سو سال کی مدت جو سیدنا عیسیٰ اور نبی کریم ﷺ کے درمیان تھی جن میں چار غیر مرسل نبی جن کے نام خالد بن سنان عیسیٰ از عرب اور تین نبی علیہم السلام بنی اسرائیل سے تھے۔
10. الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ (21): بیت المقدس، قول ہے کہ اریحا، قول ہے کہ فلسطین قول ہے کہ دمشق و شام مراد ہیں۔
11. قَوْمًا جَبَّارِينَ (22): عوج بن عنق کی قوم جو قوی بیکل جسم کی مالک عمالقمہ میں سے تھی اور وہ شہر میں رہائش پذیر تھی۔
12. قَالَ رَجُلَانِ (23): یوشع بن نون اور کالب بن یفنا، قول ہے کہ دو اشخاص جو ان جبارین میں سے مسلمان تھے مراد ہیں۔
13. فِي الْأَرْضِ (26): سر زمین تہ (teeh) جو ایلمہ اور بیت المقدس کے درمیان چھ فرسخ کے فاصلے پر تھی، سیدنا موسیٰ اور ہارون علیہما السلام تو میدان تہ میں ہی وفات پا گئے، قول ہے کہ وہ میدان تہ میں ان کے ساتھ تھے ہی نہیں ایک مدت کے بعد یوشع نے ان کے جسد خاکی وہاں سے نکال لیے اور پھر اس شہر کو فتح کر لیا۔

14. اِنْجٰی اَدَمَ (27): وہ دونوں جزواں بہن بھائی ہائیل اپنی لیوڈا اور قاتیل اپنی جزواں اقلیمیا تھے مراد ہیں۔
15. قُورَبَاآ (27): ہائیل نے شاندار چھترا / دنبہ اور قاتیل نے ردی کھیتی قربانی میں پیش کی مراد ہے۔
16. مِنْ اَحَدِھُمَا (27): ہائیل جس کی عمر اس وقت بیس سال تھی تو قاتیل نے اپنے بھائی ہائیل کو مکہ کے قریب جبل حرا کے پاس قتل کر دیا، قول ہے کہ مسجد بصرہ قول ہے کہ دمشق کے قریب جبل قاسیون کے پاس قتل کیا اور اس کی جزواں بہن سے شادی کر کے اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا۔
17. الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ (33) عربین قبیلے کے لوگ جنہوں نے چرواہائے نبویہ کو شہید کیا اور اونٹ بھی ہانک کر لے گئے یہ مشہور واقعہ ہے، قول ہے کہ ہلال بن عویر کی قوم تھی جس نے مسلمانوں پر ڈاکہ ڈالا تھا۔
18. سَمَاعُوْنَ (41): بنو قینقاع، قول ہے کہ بنو قریظ مراد ہیں۔
19. لِقَوْمٍ اٰخِرِیْنَ (41): جو لوگ تکبر اور حسد کے سبب آپ ﷺ کے پاس نہیں آتے تھے قول ہے کہ اہل خیبر مراد ہیں۔
20. الْکَلِمَہ (41): آیت رجم، قول ہے کہ کلام نبی ﷺ چھپانا مراد ہے۔
21. اَوْتِیْتُمْ هٰذَا (41): وہی حکم رجم جو انہیں توراۃ میں دیا گیا تھا نہ کہ کوڑے کی سزا، یہودیوں سے جن دو آدمیوں نے زنا کیا تھا اس عورت کا نام بصرہ تھا۔
22. وَالرَّجَاۗیُوْنَ (44): عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔
23. وَالْاُحْبَابُ (44): عبد اللہ بن صور یا مراد ہے۔

24. اَنْحٰكُمُ الْجَاهِلِيَّةَ (50): بنو نضیر کے مقتولین کو بنو قریظہ کے مقتولین سے

افضل قرار دینا مراد ہے، جس طرح ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ بنو نضیر کے مقتولین کو فدیہ اور قصاص میں کوئی فضیلت نہیں ہے (مسند احمد 5/145)۔

25. الَّذِیْنَ فِی قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ (52): عبد اللہ بن ابی (رکیس المنافقین) مراد ہے۔

26. ذَايِرَةً (52): مشرکین یا یہود کا مسلمانوں پر غلبہ پالینا مراد ہے۔

27. بِالْفَتْحِ (52): فتح مکہ مکرمہ، قول ہے کہ خیر اور یہود کی بستیاں، قول ہے کہ ان کے درمیان فرق کرنا مراد ہے۔

28. اَوْ اَمْرٍ (52): یہود کی جلا وطنی یا قتل یا جزیہ لگانا مراد ہے۔

29. مَنْ يَزِيدُ (54): دور نبوی میں تین قبائل اسود عسّی کے ساتھی بنو مدلج،

سیلہ (کذاب) کے ساتھی بنو ضیفہ، طلیحہ (کذاب) کے ساتھی بنو اسد مرتد ہوئے تھے، عہد صدیقی میں سات بنو فزارہ، بنو سلیم، بنو تمیم، بنو ربوع، بنو کندہ، بنو غطفان اور بنو بکر، اور عہد فاروقی میں ایک قبیلہ جبلہ مرتد ہوئے تھے۔

30. بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ (54): سیدنا صدیق اکبر اور وہ مجاہدین رضی اللہ عنہم

جنہوں نے ان مرتدین کے خلاف جہاد کیا تھا، مراد ہیں۔ قول ہے کہ سیدنا سلمان، قول ہے کہ انصار اور دیگر قوم ابی موسیٰ رضی اللہ عنہم مراد ہیں۔

31. الَّذِیْنَ اتَّخَذُوا دِیْنََكُمْ هُزُوًا (57): سوید بن حارث، رفاعہ بن زید یہ

دونوں مسلمان تو ہو گئے لیکن نفاق باقی رہا (مخلص مسلمان نہ بنے)۔

32. وَقَالَتِ الْيَهُودُ يُدْعِيُ اللَّهُ (64): فخاص بن عازوراء ملعون نے یہ بات کہی تھی۔

33. أُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ (66): لوگ جو مسلمانوں سے دشمنی میں میانہ رو تھے، قول ہے کہ اہل کتاب کے مومن لوگ سیدنا عبد اللہ بن سلام اور ان کے ساتھی رضی اللہ عنہم مراد ہیں۔

34. الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَى (82): نجاشی، قول ہے کہ جو ستر آدمی مدینہ منورہ آئے تھے۔

35. تَرَى أَغْيِيَهُمْ (83): جس وقت سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے سورۃ مریم کی تلاوت کی تو اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، قول ہے کہ اس (نجاشی) کے ساتھیوں کے سامنے سورۃ یسین کی تلاوت فرمانا مراد ہے۔

36. مَعَ الشَّاهِدِينَ (83): اس وقت کے موجود مسلمان مراد ہیں۔

37. لَا تُخْرِجُوا (87): سیدنا ابو بکر، علی، ابن مسعود، ابن عمر، سالم، ابو ذر، مقداد اور معقل بن مقرن رضی اللہ عنہم نے فیصلہ کیا کہ عورت کے قریب نہیں جائیں گے، گوشت نہ کھائیں گے، بغیر افطار کے مسلسل روزے رکھیں گے، سونا چھوڑ دیں گے۔

38. لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا (93): جو مسلمان حرم سے پہلے شراب پیتے تھے فوت ہو گئے، قول ہے کہ یہ عام ہے۔

39. سَأَلَهَا قَوْمٌ (102): بنی اسرائیل مراد ہیں۔

40. بَعْدَ الصَّلَاةِ (106): نماز عصر مراد ہے۔

41. تُخْرِجُ الْمَوْتَى (110): سام بن نوح، عورت اور لونڈی مراد ہیں۔

42. مَا يَذَّذُّ (112): سرخ رنگ کا دسترخوان جس پر صاف ستھری تلی ہوئی بغیر کانٹے کے مچھلی جس کے سر کے قریب نمک، دم کے پاس سرکہ، اور اس کے چاروں طرف ماسواگندنا کے مختلف قسم کی سبزیاں اور پانچ روٹیاں، جن میں سے ایک روٹی پر زیتون دوسری پر گھی تیسری پر شہد چوتھی پر (پکا ہوا) خشک گوشت اور پانچویں پر پنیر۔

43. يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ (119): سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا یہ کہنا کہ ﴿مَا قُلْتُ لَهُمْ﴾ اور ابلیس کا یہ کہنا کہ ﴿إِنَّ اللَّهَ وَعَدَ كُفْرًا﴾ بے فائدہ ہوگا۔



سورة الأنعام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا (1): کفار قریش مراد ہیں۔
2. أَجَلًا وَأَجَلٌ (2): وقت موت و قیامت، قول ہے کہ مدت دنیا اور برزخ، قول ہے: وقت خواب اور موت۔
3. يَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا (25): نضر بن حارث بن کلدہ عبد ربی مراد ہے اور آیات قرآنی کو بھی اسی ملعون نے سابقہ لوگوں کے قصے کہانیاں کہا تھا۔
4. وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ (26): آپ ﷺ کا چچا ابوطالب دوسروں کی تکالیف آپ ﷺ سے دور کرتا رہا لیکن آپ ﷺ کی اتباع نہ کی، قول ہے کہ

کفار قریش اسے آپ ﷺ کی اتباع سے روکتے تھے جو خود بھی آپ ﷺ سے دور رہتے تھے لہذا خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا کرتے تھے۔

5. الَّذِي يَقُولُونَ (33): کفار قریش وغیرہ کا آپ ﷺ کو جادوگر، مجنون،

جھوٹا اور سابقہ ام کے قہے کہانیاں بیان کرنے والا الزام لگاتے تھے۔

6. فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ (33): ابو جہل ملعون نے یہ کہا تھا کہ ہم تمہیں

(یعنی نبی ﷺ کو) تو صادق سمجھتے ہیں لیکن تیری دعوت کو جھٹلاتے ہیں

اسے نہیں مانتے۔

7. الَّذِينَ يَخْافُونَ (51): مسلمان مراد ہیں۔

8. الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ (52): سیدنا بلال مع ان کی والدہ، عمار اور

جبر جو کہ فاکہ بن مغیرہ کا غلام تھا رضی اللہ عنہم مراد ہیں۔

9. مِنْ قَوْمِكُمْ (65): قوم لوط پر آسمان سے پتھروں کی اور ہاتھی والوں

پر پرندوں سے کنکریوں کی بارش مراد ہے۔

10. أَوْ مِنْ تَحْتِ (65): قارون کا زمین میں دھنسا، غرقابی فرعون اور من

فوق سے بارش نہ ہونا اور من تحت سے نباتات کا نہ اگنا، قول ہے کہ من

فوق سے بادشاہوں کا ظلم و ستم اور من تحت سے غلاموں اور کی

(نیچ) لوگوں پر ظلم و ستم ڈھانا مراد ہے۔

11. لِأَبِيهِ أَرْزَا (74): سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام، قول ہے کہ اس

کے بت کا نام یعنی آرزیت کو چھوڑو، قول ہے کہ لفظ آرز کا معنی ان کی

زبان میں ڈانٹنا تھا۔

12. رَأَى كَوْكَبًا (76): زہرہ ستارہ اور مشتری بھی مراد لیا گیا ہے۔

13. يَهَيَّا قَوْمًا (89): مسلمان، قول ہے کہ انصار، قول ہے کہ ایرانی لوگ مراد

ہیں۔

14. وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ (91): مالک بن صفی یہودی، قول ہے کہ کفار قریش

مراد ہیں۔

15. أَوْ قَالَ أُوجِي (93): سیلہ کذاب مراد ہے۔

16. وَمَنْ قَالَ سَأُنْزِلُ (93): نصر بن حارث، قول ہے کہ عبد اللہ بن ابی

السرْح کا مرتد ہونے کے بعد یہ دعویٰ کرنا مراد ہے۔

17. الْحَيِّ مِنَ الْمَيِّتِ (95): نطفے سے (زندہ) حیوان، تختلی سے نباتات، قول

ہے کہ کفار میں سے جو مومن ہو گئے مراد ہے۔

18. وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ (109): سورۃ الحجر میں مذکور کفار قریش جو مذاقاً کہا

کرتے تھے مراد ہیں۔

19. لَكِنْ جَاءَهُمْ آيَةٌ (109): ان کفار کے مطالبہ کے مطابق جبل صفا کو

سونے میں بدل دینا، قول ہے کہ سورۃ اسراء میں ان کی تجاویز و مطالبات

مراد ہیں۔

20. فَأَحْيَيْنَاَهُ (122): سیدنا محمد کریم ﷺ، قول ہے کہ سیدنا حمزہ، قول ہے

کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہما، قول ہے کہ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ مراد

ہیں۔

21. كَمَنْ مَثَلُهُ (122): ابو جہل ملعون، قول ہے کہ یہ آیت ہر مومن و کافر

کو عام ہے۔

22. قَالُوا ابْنُ نُؤْمٍ (124): ولید بن مغیرہ (خبیث) مراد ہے، قول ہے کہ

ابو جہل (خبیث) نے کہا تھا۔

23. وَجَعَلُوا إِلَهُهُ (136): قبیلہ خولان مراد ہے۔
24. لِيَشْرَ كَآئِبُهُمْ (136): مذکورہ قبیلے کا عمرانس نامی بت مراد ہے۔
25. إِلَّا مَنْ نَّشَأَ (138): خدام بت خانہ اور مخصوص لوگ مراد ہیں۔
26. وَأَنْعَامَ حُرِّمَتْ (138): بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور حام مراد ہیں، (بحیرہ: جو اونٹنی پانچ بچے جنے جس کا آخری بچہ نہ ہو اس کا کان چیر کر بتوں کے نام کر دیتے تھے جسے کوئی ہاتھ نہیں لگاتا تھا، سائبہ: ایسی اونٹنی جو بیمار نہ ہوئی ہو یا جنگ میں سے بچ نکلی ہو اسے بھی بتوں کے نام کر دیتے تھے، وصیلہ: وہ اونٹنی جس نے پہلے پہل بچی اور دوسری بار بھی بچی دی ہو، حام: ایسا اونٹ جس پر نہ تو سواری کی گئی ہو اور نہ اس سے بار برداری کا کام لیا گیا ہو۔
27. وَأَنْعَامَ لَا يَذْكُرُونَ (138) وہ اونٹ جو بتوں کے نام ذبح کیا گیا ہو، قول ہے کہ اس اونٹ پر حج کیا ہو اور نہ تبلیہہ کہا گیا ہو۔
28. الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ (140): قبیلہ ربیعہ و مضر جو بچیوں کو زندہ درگور کیا کرتے تھے مراد ہے۔
29. لِيُضِلَّ النَّاسَ (144): عمرو بن لُحی بن قحطہ جس نے سب سے پہلے عرب میں بت پرستی کو رائج کیا اور جانور ان کے نام کرنے کا رواج شروع کیا۔
30. عَلَى ظَافِتَيْنِ (156): یہود و نصاریٰ (عیسائی) مراد ہیں۔
31. الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ (159): یہودیوں کا اکہتر اور عیسائیوں کا بہتر فرقوں میں بٹ جانا مراد ہے۔



سورة الاعراف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

1. المص (1): سورت کا نام، قول ہے کہ میں اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا اور فیصلے کرتا ہوں۔
2. وَرَقِ الْجَنَّةِ (22): انجیر کے پتے، قول ہے کہ کیلے کے پتے مراد ہیں۔
3. فَعَلُوا فَاَفْجَشَتْهُ (28): نگ دھڑنگ بیت اللہ کا طواف کرنا مراد ہے۔
4. خُذُوا زِينَتَكُمْ (31): لباس زیب تن کرنا یا کپڑا جو جسم کو ڈھانپے، قول ہے کہ لنگھا اور خوشبو مراد ہے۔
5. وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ (46): جنت و جہنم کے درمیان کی دیوار / رکاوٹ جس کا ذکر سورة الحديد میں بھی ہے۔
6. وَعَلَى الْأَعْرَافِ (46): جنت و جہنم کی دیوار کا اوپر والا حصہ۔ قول ہے کہ ان کے درمیان کے ٹیلے مراد ہیں۔
7. أَصْحَابِ الْأَعْرَافِ (48): قبل از دخول جنت بچے کچے مومن مراد ہیں۔ قول ہے کہ انسانوں کی شکل میں فرشتے ہوں گے، دونوں اقوال کو سامنے رکھتے ہوئے یہ نتیجہ نکلا کہ فریقین کے دخول سے پہلے یہ اعلان ہوگا، قول ہے کہ وہ لوگ جو اپنے صغیرہ گناہوں کی وجہ سے دخول جنت سے متاخر ہوئے، قول ہے کہ وہ لوگ جن کی نیکی اور گناہ برابر ہوں گے، قول ہے کہ اولاد دُنا، قول ہے کہ مشرکین کے چھوٹے بچے مراد ہیں۔
8. فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ (54): پہلا دن اتوار اور آخری جمعہ کا ان کے درمیان کا وقت مراد ہے۔

9. نُوحًا (59): نوح علیہ السلام بن لمک بن ملک بن متوشلح بن اخنوخ (اور یس علیہ السلام) مراد ہیں ایک ہزار پچاس سال زندہ رہے، قول ہے کہ چار سو سال وغیرہ اقوال، آپ ﷺ اور سیدنا آدم کے درمیان بارہ سو سال کی مدت ہے، قول ہے کہ کشتی اور طوفان کے درمیانی مدت جو سورۃ ہود اور عنکبوت میں مذکور ہے مراد ہے۔

10. عَادًا (65): اولاد عاد بن ارم بن سام بن نوح مراد ہے۔

11. هُودًا (65): ہود بن عبد اللہ بن رباح جو عاد کے نبی (علیہ السلام) تھے جن کی عمر چار سو چونسٹھ سال تھی ان کے اور نوح (علیہما السلام) کے درمیان آٹھ سو سال کا وقفہ ہے۔

12. ثَمُودَ (73): بنی ثمود بن عوص بن عاد بن ارم مراد ہے۔

13. صَالِحًا (73): صالح بن عبید جو ثمود کے نبی (علیہ السلام) تھے دو سو اسی سال زندہ رہے ان کے اور ہود علیہما السلام کے درمیان ایک سو سال کا وقفہ ہے۔

14. قَدْ جَاءَ ثَكْمُ بَيْتَةٍ (73): اونٹنی والا معجزہ مراد ہے جندع بن عمرو نامی شخص نے اس کا مطالبہ کیا تھا کہ اس کلابہ نامی چٹان سے اونٹنی نکل آئے جب وہ آئی تب وہ اپنے قبیلے سمیت مسلمان ہو گیا۔

15. فَعَقَّرُوا النَّاقَةَ (77): مصدرع نامی شخص نے بدھ کے دن اس کی کوٹھیں کاٹ کے اسے زخمی کیا تھا تو ان پر بروز ہفتہ عذاب نازل ہوا اس پر ایک سو دس مسلمان آدمی محفوظ رہے مراد ہے۔

16. فِي دَارِهِمْ (78): سورۃ نمل میں مذکور بستی جس میں پندرہ سو گھر تھے مراد ہے۔

17. وَلَوْطًا (80): سیدنا لوط علیہ السلام بن ہاران بن تارح جو سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے سیدنا صالح اور ان کے درمیان چھ سو تیس سال کا وقفہ جس کا ذکر سورۃ شعراء اور عنکبوت میں ہے۔
18. لِقَوْمِهِ (80): ملک اردن میں اہل سدوم اور ارد گرد کے لوگ مراد ہیں۔
19. الْفَاحِشَةَ (80): لونڈے بازی یعنی لڑکوں سے بد فعلی کرنا مراد ہے۔
20. قَرَيْتُكُمْ (82): بستی سدوم مراد ہے۔
21. إِلَّا امْرَأَتَهُ (83): والہہ نامی زوجہ نوح علیہ السلام مراد ہے۔
22. وَإِلَىٰ مَدْيَنَ (85): بنو مدین بن ابراہیم جو شعیب علیہ السلام کی قوم تھی۔
23. أَخَاهُمُ شُعَيْبًا (85): ان کے نبی شعیب بن صیفون علیہ السلام مراد ہیں۔
24. وَجَاءَ السَّحَرَةُ (113): جادوگر جن کی تعداد چار سو تھی، قول ہے کہ نوسو، قول ہے کہ پندرہ ہزار جن کے سربراہ عاذور، ساتور، حطیط اور مصفی تھے جو مسلمان ہو گئے (ابن اسحاق)۔
25. فِي الْيَجْرِ (136): بحیرہ قلزم مراد ہے۔
26. الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يُسْتَضْعَفُونَ (137): قوم بنی اسرائیل مراد ہے۔
27. مَشَارِقِ الْأَرْضِ (137): ملک شام مراد ہے۔
28. وَمَغَارِبَهَا (137): ملک مصر مراد ہے، شام سے نکلنے سے پہلے اور بعد از غرقابی فرعون مصر واپس آئے تھے مراد ہے۔
29. كَلِمَةً رَبِّكَ (137): اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ (جو سورہ القصص کی آیت نمبر 5 میں مذکور ہے) کہ ہم کمزور قوم پر احسان کریں گے۔

30. قَوْمٌ يَعْكُفُونَ (138): کعبان کی ایک قوم، قول ہے کہ بنو نعم کی، لیکن یہ صحیح نہیں کیونکہ بنو نعم تو موسیٰ علیہ السلام سے متاخر ہیں۔
31. مُوسَىٰ ثَلَاثِينَ لَيْلَةً (142): ذوالقعدہ کا مہینہ مراد ہے۔
32. بِعَشِيرَةٍ (142): ذوالحجہ کے دس دن مراد ہیں۔
33. الْأَلْوَا ح (145): وہ سات تختیاں / پھٹیاں جن میں اللہ تعالیٰ کے احکام و کلام الہی تحریر تھے۔
34. دَارَ الْفَاسِقِينَ (145): مصر میں فرعون کا گھر، قول ہے کہ آگ مراد ہے (اللہ تعالیٰ ہمیں پناہ دے)۔
35. لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ (156): مسلمان مراد ہیں، قول ہے کہ جو نبی علیہ السلام پر ایمان لائے۔
36. النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ (157): سیدنا محمد ﷺ مراد ہیں۔
37. الظَّيْبَاتِ (157): یہود پر حرام کردہ اشیاء مثلاً اونٹ کا گوشت، چربی وغیرہ، قول ہے کہ بحیرہ و سائبہ جیسے جانور جو غیر اللہ کے نام پر ہوں۔
38. أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ (159): وہ لوگ جنہوں نے دین کو مضبوطی سے تھام رکھا۔
39. عَنِ الْقَرْيَةِ (163): ایلہ بستی مراد ہے۔ قول ہے کہ طبریہ ہے سیدنا داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں وہ لوگ احکام الہی کو پامال کرتے ہوئے ہفتے کے دن مچھلی کا شکار کیا کرتے تھے۔
40. لِيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ (167): یہود مراد ہیں۔
41. مَنْ يَسُوْمُهُمْ (167): مجوسی پھر رومی اور آخر میں مسلمانوں کے ہاتھوں : زلت در سوالی اٹھاتے ہوئے جزیہ ادا کرنے پر مجبور ہوئے۔

42. مِنْهُمْ الصَّالِحُونَ (168): سیدنا عبد اللہ بن سلام اور ان کے ساتھی رضی اللہ عنہم، قول ہے کہ چین سے درے کے لوگ (غالباً مسلمان) مراد ہیں۔

43. تَخَلَّفَ (169): زمانہ نبوی کے لوگ مراد ہیں۔

44. وَالَّذِينَ يُحْسِنُ كَوْنَهُمْ (170): سیدنا عبد اللہ بن سلام اور ان کے ساتھی رضی اللہ عنہم، قول ہے کہ امت محمدیہ مراد ہے۔

45. الَّتِي آتَيْنَاكَ آيَاتِنَا (175): بلعم بن باعوراء قول ہے کہ امیہ بن خلف ثقفی جس نے توراۃ، انجیل اور کتب سابقہ قدیمہ پڑھ رکھی تھیں، نبی کریم ﷺ کی نبوت کا انکار کیا مراد ہے۔

46. وَهَكَذَا خَلَقْنَا أُمَّةً (181): مسلمان مراد ہیں، قول ہے کہ علماء، قول ہے کہ انبیاء علیہم السلام مراد ہیں۔

47. مَبَاضًا حَبِيبًا (184): امام اعظم سیدنا محمد کریم ﷺ مراد ہیں۔

48. يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ (187): کفار قریش کا استہزاء آپ ﷺ سے قیامت کے متعلق سوال کرنا، قول ہے کہ یہود کا آپ ﷺ سے امتحان قیامت کے بارے پوچھنا مراد ہے۔

49. مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ (189): سیدنا آدم علیہ السلام مراد ہیں۔

50. جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ (190): صرف نام کی حد تک نہ کہ عقیدتا کیونکہ اماں حوائے ابلیس کے مشورے پر بچے کا نام عبد الحارث رکھا تھا حالانکہ اس کے برعکس بات صحیح ہے، جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام سے یہ بات بعید ہے کہ وہ نبی ہوتے ہوئے اس قسم کے شرک کا ارتکاب کریں، قول ہے کہ اپنی

اولاد کو مضاف کو حذف کر دیا ایسا کرنے سے باز رکھا کہ وہ بھی شرک کرتے یا کس طرح شرک کرتے ہیں؟

51. طَائِفٌ (201): دس دس شیاطین مراد ہیں۔

52. وَآخُوا إِلَهُهُمْ (203): مشرکین یعنی شیاطین کے بھائی کیونکہ شیطان اسم جنس ہے۔

53. الَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ (206): حضرات ملائکہ علیہم السلام مراد ہیں۔



سورة الأنفال

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. يَسْأَلُونَكَ (1): بدری مجاہدین میں یہ بحث چل نکلی کہ مال غنیمت

مہاجرین و انصار میں سے کسے ملے گا؟ اور کیا نوجوان مجاہدین کو یا انہیں اور بوڑھوں کو کہ وہ بھی تو تمہاری پشت پر تھے؟

2. مِنْ بَيْنَتِكَ (5): بدر کی جانب ان کا گھر، قول ہے کہ اپنے گھر مکہ سے مدینہ کی طرف۔

3. وَإِنْ فَرِيقًا (5): جن لوگوں نے کہا کہ ہم نے تو جنگ کی تیاری ہی نہیں کی کہ ہم تھوڑے (قلیل) ہیں حالانکہ ہم تو صرف قافلے کو روکنے کی خاطر گئے تھے۔

4. الطَّائِفَتَيْنِ (7): قافلہ ابوسفیان اور جو لوگ مکہ مکرمہ سے ان کی مدد کے لیے آئے تھے مراد ہیں۔

5. غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ (7): بغیر جنگ کے قافلے کو قابو کرنا مراد ہے۔
6. إِنَّ تَسْتَفْتِحُوا (19): مشرکین کا بدر کے دن اپنے میں سے زیادہ ظالم اور قول ہے کہ مسلمانوں کا اپنے رب سے مشرکین کے خلاف مدد کرنے کی دعا کرنا مراد ہے۔
7. الضُّمُّ الْبِكْمُ (22): بنو عبدالدار کا کہنا کہ ہم تمہاری دعوت سے بہرے دگونگے ہیں۔ قول ہے کہ یہود، قول ہے کہ منافقین مراد ہیں۔
8. يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا (30): ابو جہل، ابو بختری اور ہشام بن ولید نے دار الندودہ میں آپ ﷺ کے بارے مشورہ کیا، آخر کار یہ طے ہوا کہ ہر قبیلہ سے ایک ایک آدمی لیا جائے اور یکدم اکٹھے اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا جائے، لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اطلاع دے دی نیز مکہ سے مدینہ کو ہجرت کا حکم بھی دے دیا۔
9. لَوْ نَشَاءُ لَقُلْنَا (31): نصر بن حارث کا یہ کہنا مراد ہے۔
10. وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ (32): یہاں بھی نصر بن حارث جو ان کے سرکردہ شیاطین میں سے تھا مراد ہے۔
11. سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ (38): بدر کے مقتولین کفار و مشرکین، قول ہے کہ جو لوگ اپنے انبیاء علیہم السلام کے بارے مختلف گروہوں میں بٹے ہوئے تھے مراد ہیں۔
12. عَبِيدَنَا (41): سیدنا محمد کریم ﷺ مراد ہیں۔
13. يَوْمَ الْفُرْقَانِ (41): غزوہ بدر کا دن مراد ہے۔
14. وَالرَّكِبِ أَسْفَلَ مِنْكُمْ (42): چالیس افراد پر مشتمل ابوسفیان کا قافلہ جو ساحل پر تین میل کے فاصلے پر تھا۔

15. الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ (47): مشرکین مکہ مکرمہ مراد ہیں۔
16. زَيْنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ (48): شیطان کا سراپہ بن جہنم کی شکل میں مشرکین کے پاس ہدایات دینے کے لیے آنا۔
17. يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ (49): عبد اللہ بن ابی رکیس المنافقین مراد ہے۔
18. غَرَّهُوْا (49): مسلمان مراد ہیں۔
19. الَّذِينَ عَاهَدْتَ (56): بنو قریظہ کا دوبارہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ کیا معاہدہ توڑنا مراد ہے۔
20. وَآخِرِينَ مِنْ دُونِهِمْ (60): بنو قریظہ، قول ہے کہ اہل فارس، قول ہے کہ جن، قول ہے کہ منافقین، قول ہے کہ اس پر خاموشی واجب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے تم نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ صحیح جانتا ہے۔
21. لَوْلَا كِتَابُ (68): اہل بدر کو عذاب نہ دینا، قول ہے کہ فدیہ کا حلال کرنا، قول ہے کہ لاعلمی کے سبب جو گناہ کرے گا اسے عذاب نہیں ہوگا، قول ہے کہ جس نے اجتہاد تو کیا لیکن صحیح نتیجہ پر نہ پہنچ سکا مراد ہیں۔
22. لِمَنْ فِي أَيْدِيكُمْ (70): سیدنا عباس عم نبی، عقیل چچا زاد بھائی اور نوفل وغیرہ رضی اللہ عنہم کا فدیہ لینے کا شکوہ کرنا کہ ہم سے نہ لیا جاتا مراد ہے۔
23. خِيَا نَتَكَ (71): ادائے فدیہ کی ضمانت دینے کے بعد مکر جانا مراد ہے۔
24. فَأَمْكَنَ مِنْهُمْ (71): بدر کے دن ان کا گرفتار ہو جانا مراد ہے۔



سورة التوبة

1. الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ (1): چھوٹے بڑے معاہدے۔
2. أَزْبَعَةً أَشْهُدُ (2): شوال سن نو ہجری کا سال جس میں یہ آیت نازل ہوئی، ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم، اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ حرمت والے مہینے گزر جائیں، قول ہے کہ دس ذوالقعدہ سن نو ہجری سے کہ حج کا موسم بھی اس میں آجاتا ہے دس ربیع الاول سن دس ہجری تک کی مہلت مراد ہے۔
3. الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (7): جنہوں نے ان چار مہینوں کو حلال کیا تھا۔
4. قَوْمًا نَكَثُوا (13): کفار قریش کا صلح حدیبیہ کا معاہدہ توڑنا مراد ہے۔
5. وَيُثَوِّبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ (15): سیدنا سہیل بن عمرو، عکرمہ بن ابو جہل، ابوسفیان، معاویہ بن ابوسفیان اور صفوان وغیرہ کفار جو مسلمان ہو گئے تھے۔
6. أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ (19): سیدنا عباس رضی اللہ عنہ اور شیبہ بن عثمان جب انہوں نے درشت لہجے میں حجاج کو ستو / پانی پلانے اور کعبہ شریف کی خدمت پر فخر کیا تھا۔
7. وَيَوْمَ حُنَيْنٍ (25): شوال سن آٹھ ہجری میں مسلمانوں کا ہوازن سے جہاد کرنے کا دن مراد ہے، اور حنین عمالقہ کے ایک شخص کا نام تھا جو ایک ہی جگہ پر مستقل رہائش رکھنے کے سبب اس جگہ کا نام اسی کے نام پر حنین پڑ گیا جس طرح شیر بنو ہذیل کے ایک شخص کا نام تھا اور ابو قیس، قیس بن شراحلم نامی جرہمی شخص کا نام تھا وہ جہاں قیام پذیر ہو کر فوت ہوا اس جگہ کا نام اس کے نام پر مشہور ہو گیا۔

8. بَعْدَ عَامِهِمْ (28): سن نو ہجری مراد ہے۔
9. وَقَالَتِ الْيَهُودُ (30): فخاص بن عازوراء، شاش بن قیس، مالک بن صیف اور نعمان بن اوئی، قول ہے کہ ان کے اسلاف میں سے ایک جماعت، قول ہے کہ بخت نصر کے بعد جب توراۃ ان کے ہاتھ لگی تب ان کا یہ کہنا مراد ہے۔
10. الَّذِينَ كَفَرُوا (30): ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ، قول ہے کہ مشرکین کافر شتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دینا مراد ہے۔
11. أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ (36): جرمت والے محرم، رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ مہینے مراد ہیں۔
12. النَّسَبُ (37): احترام والے مہینے کو کسی دوسرے مہینے اور کسی دوسرے مہینے کو احترام والے مہینے سے بدل دینا مراد ہے، اور جس نے سب سے پہلے اس تبدیلی والا کام کیا اس کا نام عدی بن ثعلبہ بن الجارث بن مالک بن کنانہ تھا، قول ہے کہ مالک بن کنانہ تھا، قول ہے کہ عمرو بن لُحی، اور اس کے بعد آخری بار ابو ثمامہ جنادہ بن عوف نے اس پر عمل کیا اس کے بعد اسلامی دور شروع ہو گیا۔
13. ثَانِي اثْنَيْنِ (40): سیدنا محمد کریم ﷺ اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔
14. فِي الْغَارِ (40): مکہ مکرمہ کے ثور نامی پہاڑ کی ایک غار مراد ہے۔
15. مَنْ يَقُولُ اِنَّنِي لِي (49): جد بن قیس مراد ہے۔
16. مَنْ يَلْمِزُكَ (58): ثعلبہ بن حاطب، قول ہے کہ ابن ذوالخویرہ تمہیں مراد ہے۔

17. الَّذِينَ يُدُونُ النَّبِيَّ (61): عتاب بن قشیر، قول ہے کہ نبتل بن

حارث مراد ہے۔

18. نَعْفُ عَنْ طَائِفَةٍ (66): فحش بن خیر اشجی جو تائب ہو گیا تھا، قول ہے

کہ منافقین کے کمزور لوگ مراد ہیں۔

19. نَعَذِبُ طَائِفَةً (66): جھوٹی افواہیں اڑانے والوں کے سرغنہ، قول ہے

کہ ان کی گندی حرکتوں کے سبب انہیں مسجد سے نکال دینا مراد ہے۔

20. يَخْلِفُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا (74): ودیعہ بن ثابت اور جلاس بن سوید مراد

ہیں۔

21. كَلِمَةُ الْكُفْرِ (74): جلاس کی یہ بڑھک کہ اگر محمد ﷺ کی دعوت حق

دج ہے تو پھر ہم تو گدھے سے بھی بدتر لوگ ہیں، قول ہے کہ قسم اٹھانے

والا عبد اللہ بن ابی تھا، بات یہ تھی کہ اگر ہم مدینہ واپس گئے تو ان ذلیل

لوگوں (مسلمانوں) کو نکال باہر کریں گے۔

22. مَنْ عَاهَدَ اللَّهَ (75): ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ جن کا واقعہ مشہور

ہے۔

23. الْمُطَوِّعِينَ (79): سیدنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔

24. وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ (79): ابو عقیل حجاب انصاری رضی اللہ عنہ، قول

ہے کہ رفاعہ بن سہل رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔

25. فَرِحَ الْمُخَلَّفُونَ (81): غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے والے 84 لوگ

مراد ہیں۔

26. الْخَالِفِينَ (83): منافقین، قول ہے کہ عورتیں اور بچے مراد ہیں۔

27. أُولُوا الطَّوْلِ (86): جد بن قیس اور عبد اللہ بن ابی مراد ہیں۔

28. الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ (92): ذیل کے عبد اللہ بن مغفل، عائد بن عمرو، علیہ بن زید، ابولیلی سالم بن عمیر، عریاض بن ساریہ، اور معقل بن مقرن مازنی سات اشخاص رضی اللہ عنہم، قول ہے کہ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔

29. وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ (100): قبلتین (بیت المقدس اور بیت اللہ) کی طرف منہ کر کے نمازیں ادا کرنے والے، قول ہے کہ بیعت عقبہ، قول ہے کہ بدری حضرات، قول ہے کہ قبل از ہجرت مسلمان ہونے والے حضرات مراد ہیں۔

30. وَمِمَّنْ حَوْلَكُمُ (101): بنو مزینہ، بنو غفار، بنو اسلم، بنو شعیب اور بنو جہینہ قبائل مراد ہیں۔

31. مَرَاتِنَ (101): قید پھر قتل مراد ہے۔

32. وَآخَرُونَ اغْتَرَفُوا (102): وہ سات صحابہ ابولبابہ بن عبد المنذر، اوس بن ثعلبہ اور ودیعہ بن حرام وغیرہ رضی اللہ عنہم جو غزوہ تبوک میں شامل نہ ہو سکے مراد ہیں۔

33. وَآخَرُونَ مُّرْجُونَ (106): وہ تین مسلمان جن کا ذکر آ رہا ہے جو غزوہ تبوک میں شامل ہونے سے پیچھے رہ گئے۔

34. وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا (107): وہ بارہ منافقین خدام بن خالد، بحرج، ثعلبہ بن حاطب، ودیعہ بن ثابت، معتب بن قثیر، عباد بن حنیف، نبتل بن حارث، بھاد بن عون، ابو حبیب بن ازعر، جاریہ بن عامر، زید بن مجمع اور مجمع کے دو اور بیٹے مراد ہیں اور مجمع ان کا امام تھا پھر اس نے توبہ کر لی، اور مخلصانہ زندگی گزاری اس کی رہائش مسجد قبا کے قریب

نقی (چند مذکورہ میں سے صحیح نام یہ ہیں جذام بن خالد، بجاد بن عثمان، ابو حبیب بن ازعر)۔

35. لَمَنْ حَارَبَ اللَّهَ (107): ابو عامر راہب، ابو حنظلہ، عبید اللہ بن راہب

اس نے لوگوں کو جمع کیا کہ مسلمانوں سے لڑیں، لیکن خوف کی وجہ سے روم سے مدد کی طلب میں وہاں بھاگ گیا مراد ہے۔

36. وَلَيَخْلِفَنَّ إِنَّ أَرْضَنَا (107): بخرج نامی مناقب مراد ہے۔

37. لَمْسَجِدًا أُتِيَ عَلَى التَّقْوَى (108): اسلام میں سب سے پہلی مسجد قبا

ہے، قول ہے کہ مسجد نبوی مراد ہے بہر حال دونوں قول درست ہیں کیونکہ دونوں مساجد تقویٰ کی بنیاد پر تعمیر ہوئیں۔

38. فِيهِ رَجَالٌ (108): قبیلہ اوس کی شاخ بنو عمرو بن عوف مراد ہیں۔

39. فِي سَاعَةِ الْعُشْرِ (117): غزوہ تبوک کے وقت سواری، سفر خرچ اور گرمی کی تنگی و ترشی مراد ہے۔

40. وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِفُوا (118): غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے والے

تین صحابہ کعب بن مالک السلمی، ہلال بن امیہ واقفی، مرارہ بن ربیع عمری رضی اللہ عنہم مراد ہیں۔ جن کی پچاس دنوں بعد توبہ قبول ہوئی جو غزوہ سے واپسی پر ہوئی۔

41. مَعَ الصَّادِقِينَ (119): سورہ حشر میں مذکور صادقین مراد ہیں۔

42. الَّذِينَ يَلُونَكُمْ (123): کفار عرب، قول ہے کہ رومی، قول ہے کہ ہر قریبی کو عام ہے۔

43. رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ (128): سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات بابرکات

مراد ہے۔



سورة يونس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. لِلنَّاسِ (2): وہ لوگ جنہوں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کو ابو طالب کے یتیم بچے کے علاوہ اور کوئی شخص نہ مل سکا۔
2. وَلَوْ يَعْلَمُ اللَّهُ لِلنَّاسِ (11): اہل مکہ مکرمہ کے وہ لوگ جنہوں نے یہ کہا تھا کہ اگر تو سچا ہے تو ہم پر پتھروں کی بارش برسا۔
3. وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ (12): حذیفہ بن عبد اللہ کے بارے میں نازل ہوئی۔
4. لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا (16): قبل از بعثت چالیس سال کی زندگی مراد ہے۔
5. وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً (19): سورۃ بقرہ آیت نمبر 21 میں اس کا ذکر ہو چکا ہے۔
6. أَذْقْنَا النَّاسَ (21): اہل مکہ مکرمہ مراد ہیں۔
7. إِنَّا رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ (21): کرنا کتابتیں فرشتے مراد ہیں۔
8. يَا أَيُّهَا النَّاسُ (23): قریش مکہ مکرمہ مراد ہیں۔
9. مَوْعِظَةً (57): قرآن کریم مراد ہے۔
10. ذُرِّيَّةٌ مِنْ قَوْمِهِ (83): اپنے آباء و اجداد کے علاوہ بنی اسرائیل کافر عونی خوف، قول ہے کہ قوم فرعون کے پانچ، فرعون کے خاندان سے مومن، اس کی زوجہ، فرعون کی زوجہ اور اس کی ماسطہ (کنگھی بردار) مراد ہیں۔

11. مُبَيَّنًا صِدْقِ (93): سرزمین شام، قول ہے کہ بیت المقدس اور مصر مراد

ہیں۔

12. جَاءَهُمُ الْعِلْمُ (93): قرآن مجید مراد ہے۔

13. الَّذِينَ يَفْقَهُونَ الْكِتَابَ (94): اہل صدق حضرات مراد ہیں۔

14. إِلَّا قَوْمَهُ يُونُسَ (98): علاقہ موصل و نینوا کے باسی جنہوں نے عذاب

آتے دیکھا تو انہوں نے اپنی بری حالت بنائی اور اللہ تعالیٰ سے معافی کی

خاطر آہ و زاری کرنے لگے اور سچی توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے ان سے عذاب

ٹال دیا۔



سورة هود

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. يَكْفُرُونَ صُدُّوا عَنْهُمْ (5): اخنس بن شريق، قول ہے کہ کوئی اور شخص

مراد ہے۔

2. أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيْتَةٍ (17): سیدنا محمد ﷺ مراد ہیں اور صحیح بھی یہی

ہے، قول ہے کہ سیدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔

3. شَاهِدٌ مِنْهُ (17): قرآن کریم، قول ہے کہ جبرائیل علیہ السلام اور ﴿مِنْهُ﴾

سے اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات مراد ہے۔

4. مِنَ الْأَحْزَابِ (17): جن لوگوں نے آپ ﷺ کے خلاف پارٹی بازی

کی، قول ہے کہ دوسرے ادیان مراد ہیں۔

5. الْأَشْهَادُ (18): یہ شاہد کی جمع ہے اس سے فرشتے، انبیاء علیہم السلام اور مومن لوگ، قول ہے کہ مخلوق مراد ہے۔

6. وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ (38): کشتی دو سال میں بنی، قول ہے کہ سو سال میں، اس کی لمبائی تین سو ہاتھ، چوڑائی پچاس ہاتھ اور بلندی تیس ہاتھ، قول ہے کہ طول چار سو ہاتھ، قول ہے کہ بارہ سو ہاتھ اور عرض چھ سو ہاتھ مراد ہے۔

7. فَأَرِ الثَّنُورُ (40): ردئی پکانے کا گھریلو تنور، قول ہے کہ سیدنا آدم اور سیدہ حوا علیہما السلام کا تنور جو موجودہ مسجد کوفہ کی جگہ پر تھا، قول ہے کہ صبح کے تنور سے صبح کی روشنی مراد ہے کشتی دس رجب بروز جمعہ تیرنی شروع ہوئی۔

8. وَأَهْلَكَ (40): آپ کی بعض زوجات، تین بیٹے سام، حام، یافث مع ان کی زوجات مراد ہیں۔

9. إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ (40): آپ کا بیٹا کنعان، قول ہے کہ یام جو غرق ہوا اور آپ کی زوجہ بالغہ غرق ہونے والے مراد ہیں۔

10. وَمَنْ آمَنَ (40): مختلف اقوال مطابق دس، سات اور آٹھ نفر مراد ہیں۔

11. إِلَّا قَلِيلٌ (40): اسی (80) آدمی جن میں نصف عورتیں تھیں، قول ہے کہ اٹھتر (78)، قول ہے کہ دس نفر مراد ہیں۔

12. ابْنَهُ وَكَانَ (42): کنعان بن نوح مراد ہے، قول ہے کہ یام، قول ہے کہ آپ کا سوتیلایا بیٹا جو آپ کی ایک بیوی کے سابقہ خاوند سے تھا۔

13. الْجُودِي (44): الجزیرہ کے علاقے قردی کی سرزمین میں ایک پہاڑ کا نام جس پر کشتی جا ٹھہری۔

14. اِهْبِطْ بِسَلَامٍ (48): بروز جمعہ عاشوراء تھا کشتی سے باہر آئے جہاں مشہور ثنائین نامی بستی بسائی۔
15. ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ (65): بدھ، خمیس (جمعرات) اور جمعہ کے ایام مراد ہیں۔
16. جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ (69): سیدنا جبرائیل و میکائیل علیہما السلام بصورت مہمان آئے، قول ہے کہ بارہ فرشتے تھے۔
17. بِالْبُشْرَى (69): سیدنا حق علیہ السلام کی پیدائش کی خوش خبری دینا مراد ہے۔
18. وَأَمْرًا تُهْدَىٰ قَائِمَةً (71): ان کا نام سارہ جو آپ کے چچا ہاران کی بیٹی اور سیدنا اسحق علیہ السلام کی والدہ ماجدہ تھیں۔
19. وَأَنَّا عَجُوزٌ (72): اس وقت ان کی عمر نوے اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی ایک سو بیس سال تھی، قول ہے کہ ایک سو سترہ سال، قول ہے کہ ننانوے سال تھی۔
20. رُسُلُنَا لَوْطًا (77): مہمانان ابراہیم علیہ السلام فرشتے جو خوبصورت بے ریش لڑکوں کی شکل میں آئے تھے جنہیں ان کی قوم نے انسان سمجھا۔
21. هَؤُلَاءِ بَنَاتِي (78): رہنا، رعونا آپ کی بیٹیاں، قول ہے کہ رہہ، زعر مراد ہیں جن کے نام پر دو مشہور بستیاں ہیں، قول ہے کہ آپ کی بیٹیاں تھیں ہی نہیں لہذا آپ نے قوم کی بیٹیاں مراد لی ہیں کیونکہ نبی اپنی امت کا باپ ہوتا ہے، بیٹیوں کے مختلف نام بھی مذکور ہیں۔
22. إِلَّا أَمْرًا تَأْتِكَ (81): آپ علیہ السلام کی بیوی واللہ مراد ہے۔
23. مَذَلِّينَ أَخَاهُمُ شُعَيْبًا (84): ان کا ذکر گزر چکا ہے۔



سورة یوسف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا (4): ذیل کے سيارے، خرتان، ذیال، قابس، عمودان، مصبح، ضروح، فرغ، وصاب، ذوالکفتن، طارق اور فیلق مراد ہیں۔

2. عَلَى إِخْوَتِكَ (5): سیدنا یوسف علیہ السلام کے ذیل کے دس رؤفین، شمعون، یهوذا، لاوی، رفواہون، دان، یسخر، آشور، کاذا، بنیامین بھائی مراد ہیں۔

3. وَأَخُوهُ (8): بنیامین جو آپ کا ماں جایا بھائی تھا ان کی ماں کا نام راحیل تھا مراد ہے۔

4. اقْتُلُوا يُوسُفَ (9): تجویز قتل شمعون نے دی، قول ہے کہ دان نے دی تھی۔

5. قَالَ قَائِلٌ (10): یہوذا مراد ہے۔

6. غَيَابَةِ الْجُبِّ (10): غرب اردن میں ایک کنواں جو بحیرہ طبریہ سے چند میل کے فاصلے پر ہے، قول ہے کہ بیت المقدس مراد ہے۔

7. وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ (19): مصر جانے والا قافلہ جو سیدنا یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈالنے کے تین دن بعد کنویں کے پاس سے گزرے تھے۔

8. وَارِدَهُمْ (19): مالک بن ذعر خزاعی مراد ہے۔

9. بِشَمْنٍ بَخِيسٍ (20): میں درہم قول ہے کہ بائیس اپنی تعداد کے مطابق قول ہے کہ ردی مال، حرام کہ آزاد کی قیمت لینا حرام ہے قول ہے کہ حرام کے پیسے لیے تھے۔

10. وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاكَ (21): عزیز مصر قطفین نے سیدنا یوسف علیہ السلام کو ان کے وزن برابر کستوری، چاندی، ریشم سے تول کر خرید اتھا اس وقت آپ کی عمر سترہ سال تھی۔

11. لِأَمْرِ آتِهِ (21): اس (عزیز مصر) کی بیوی کا نام زلیخا قول ہے کہ راعیل تھا۔

12. بَلَغَ أَشُدَّهُ (22): بعد اٹھارہ قول ہے کہ بیس، قول ہے کہ تینتیس ایک روایت میں: چالیس سال مراد ہے۔

13. الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا (23): شاہ مصر کی بیوی زلیخا مراد ہے۔

14. بُرْهَانَ رَبِّهِ (24): سیدنا جبرائیل علیہ السلام قول ہے کہ ایک ہتھیلی جس پر ڈانٹ تحریر تھی، قول ہے کہ سیدنا یعقوب علیہ السلام کی شکل کہ آپ اپنی انگلیوں کو کاٹ رہے تھے سامنے آئی۔

15. وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ أَهْلِهَا (26): اس (زلیخا) کے خالوکا دودھ پیتا بچہ مراد ہے قول ہے کہ اس کے چچا زاد بھائی نے دیکھا جس کا زلیخا کو علم نہیں تھا (لیکن صحیح بات دودھ پیتے بچے والی ہی ہے۔ مترجم)۔

16. وَقَالَ نِسْوَةٌ (30): ذیل کے پانچ افراد شراب پلانے والا، دربان، باورچی، داروغہ جیل، چرواہا کی بیویوں کا قول مراد ہے۔

17. فَتَيَانٍ (36): شاہ مصر کا ساقی اور طبخ (باورچی) جن میں سے ایک کا نام سرہم تھا مراد ہیں۔

18. ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ (42): ساقی شاہ مصر مراد ہے۔

19. يَضْعَ سِنِينَ (42): سات سال مراد ہیں (ویسے بضع: تین سے نو تک مراد ہوتا ہے، مترجم)۔

20. وَقَالَ الْمَلِكُ (43): اس بادشاہ کا نام ریان بن ولید بن عمرو بن اراشہ جو

فرعون کے چچا زادوں میں سے تھا وہی سیدنا یوسف علیہ السلام پر ایمان لایا تھا جو آپ کی حیات میں ہی فوت ہو گیا، اس کے بعد قابوس بن مصعب بن ریان بن عمرو بادشاہ بن سیدنا یوسف علیہ السلام کی دعوت نہ مانی اسی کے عہد میں سیدنا یوسف علیہ السلام کی وفات ہو گئی، بعد میں ولید بن مصعب جو سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا ہے شاہ مصر بنا، روایت ہے کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے دور کافر عون بن سیدنا یوسف علیہ السلام کے زمانے کا بھی تھا جو چار صدیوں تک شاہ مصر رہا۔

21. خَزَائِنِ الْأَرْضِ (55): شاہ مصر کے گھر میں چھ سال، قید میں سات سال رہنے کے بعد بعد تیس سال وزیر خوراک بنے۔

22. بِأَخْبَلْ لَّكُم (59): آپ علیہ السلام کا لگا (حقیقی) بھائی بنیامین مراد ہے۔

23. بِضَاعَتُهُمْ (62): جوتے اور چمڑے مراد ہیں (جو اس وقت کی کرنسی تھی)۔

24. صَوَاعِ الْمَلِكِ (72): اجناس ماپنے کا چاندی کا برتن (پڑوپی)، قول ہے کہ سونے کا تھا جو صرف کھانے کی اشیاء کو ماپنے کے کام آتا تھا، قول ہے کہ سیدنا یوسف علیہ السلام اسے سقاہ اور دوسرے عمال اسے صواع کہتے تھے، ایک قراءۃ صاع الملک بھی ہے۔

25. فِي دِينِ الْمَلِكِ (76): بادشاہ کا چور کو جرمانہ لگا دینا اور سیدنا یوسف علیہ السلام کا مذہب چور کو غلام بنالینا، سیدنا یعقوب علیہ السلام کا مذہب اسے ہی ایک سال کے لیے غلام بنالینا، جبکہ سیدنا یوسف علیہ السلام کا مذہب مستقل غلام بنالینا تھا لہذا اسے گرفتار کر کے اپنے پاس ہی رکھ لیا۔

26. قَالَ كَيْدُهُمْ (80): ان میں سے بڑے بھائی روئین کا قول، قول ہے کہ شمعون ان کا سردار، قول ہے کہ یہود اچوان سب سے عقلمندی اور صائب مشورہ کی بنا پر فائق تھا مراد ہے۔

27. أَبْرَحَ الْأَرْضَ (80): سر زمین مصر مراد ہے (کیونکہ وہ اس وقت مصر میں ہی تھے)۔

28. وَالْعِيذِ الْيَتِي (82): سیدنا یعقوب علیہ السلام کی قوم کنعان کے پڑوسی مراد ہیں۔

29. رِيحُ يُونُسَ (94): اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے باد نسیم کی صورت میں ان تک بیٹے کی خوشبو تین دن کے فاصلے کی دوری سے ان تک پہنچادی۔

30. جَاءَ الْبَشِيرُ (96): آپ علیہ السلام کا بیٹا جس نے آپ کو یوسف کو بھیڑیے کے کھا جانے کی خبر دی تھی اسی نے ہی بطور کفارہ آپ علیہ السلام کو یوسف کے زندہ ہونے کی خوشخبری سنائی۔

31. وَرَفَعَ أَبُو يَهُ (100): سیدنا یوسف علیہ السلام کے والد محترم سیدنا یعقوب علیہ السلام آپ کی خالہ لیا کیونکہ آپ کی والدہ ماجدہ راحیل تو پہلے فوت ہو گئی تھیں۔

32. وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا (100): آپ کے والد ماجد، خالہ، اور بھائی، آپ کے غائب ہونے کی مدت چالیس، قول ہے: کہ اسی سال، قول ہے کہ اٹھارہ سال، سیدنا یعقوب علیہ السلام آپ کے ملنے کے بعد بارہ سال قول ہے کہ چوبیس سال زندہ رہے، اور ایک سو سینتالیس سال کی عمر میں فوت ہوئے ان کے بعد یوسف علیہ السلام تیس سال زندہ رہے اور ایک سو بیس سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

33. مِنْ الْبَدْوِ (100): سرزمین کنعان جہاں آپ کے مال مویشی تھے مراد ہے۔

34. تَأْوِيلُ الْأَحَادِيثِ (101): تعبیر خواب کا علم مراد ہے۔

35. وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ (103): اس وقت کے مکہ کے ہابی اور عرب کے لوگ یا یہ عام ہے۔



سورة الرعد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ (6): کفار کا استہزاء جلد عذاب لانے کا مطالبہ کرنا کہ اگر تو سچا ہے مراد ہے۔

2. لَهُ مُعَقِّبَاتٌ (11): رات کو چھپ کر اور دن کو زمین پر اترنے والے فرشتے مراد ہیں۔ ﴿مُعَقِّبَاتٌ﴾ کا مطلب انسان کے محافظ فرشتوں کا باری باری زمین پر آنا، قول ہے کہ سیدنا نبی کریم ﷺ کی ذات مبارکہ، ﴿مَنْ أَمَرَ اللَّهُ﴾ سے اللہ تعالیٰ کی اجازت سے، قول ہے کہ حکام اور ان کے محافظ دستے مراد ہیں۔

3. مَا يَقُومُ (11): عامر بن طفیل اور اربد بن ربیعہ جنہوں نے نبی کریم ﷺ کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا تو اربد پر آسمانی بجلی گری وہ جل مرا اور عامر بن طفیل کو گدی میں پھوڑا نکلا جس سے وہ مر گیا۔

4. الرَّعْدُ (13): بادلوں کے داروغہ فرشتے کا نام جو تیسرے آسمان والوں میں سے ہے جس کی تسبیح ربانی کی آواز ہی کڑک (رعد) ہے نیز اس کے مددگار فرشتے بھی ہیں۔
5. وَالْمَلَائِكَةُ (13): عام فرشتے مراد ہیں، قول ہے کہ رعد فرشتے کے مددگار فرشتے مراد ہیں۔
6. مَنْ يَشَاءُ (13): مذکورہ اربد خبیث مراد ہے۔
7. دَعْوَةُ الْحَقِّ (14): توحید باری تعالیٰ مراد ہے، قول ہے کہ کلمہ شہادت، قول ہے کہ خالص دعا مراد ہے۔
8. أَفَمَنْ يَعْلَمُ (19): سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب، قول ہے کہ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔
9. كَمَنْ هُوَ أَعْمَى (19): ابو جہل لعین مراد ہے۔
10. وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا (27): اہل مکہ مکرمہ مراد ہیں۔
11. طُوبَى لَهُمْ (29): جنت کے درخت کا نام جس کی جڑیں تو محل نبوی میں اور اس کی شاخیں تمام محلات جنت تک پھیلی ہوئی ہیں۔
12. وَهُمْ يَكْفُرُونَ بِالرَّحْمَنِ (30): اہل مکہ کو جب رحمن کے سامنے سجدہ ریز ہونے کو کہا گیا، قول ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے معاہدہ کے شروع میں مکمل ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ لکھا تو انہوں نے کہا کہ ہم رحمن کو نہیں جانتے، قول ہے کہ ابو جہل نے جب سیدنا محمد ﷺ کو "یا اللہ" اور "یا رحمن" کہتے سنا تو رحمن کا منکر ہو گیا۔

13. وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ (36): اصحاب سیدنا نبی کریم رضی اللہ عنہ، قول

ہے کہ سیدنا عبد اللہ بن سلام اور ان کے ساتھی رضی اللہ عنہم مراد ہیں۔

14. مَنْ يُنْكِرْ بَعْضَهُ (36): کعب بن اشرف، فخاص، مالک بن

صیف، سید، عاقب اور ان کے عیسائی ہم مذہب، قول ہے کہ مشرکین کا
رحمن کا انکار کرنا مراد ہے۔

15. مَا يَشَاءُ وَيُشِيتُ (39): شرایع، فرائض، ناسخ و منسوخ، قول ہے کہ

گناہوں کا معاف کرنا اور بعض کو سزا دینا مراد ہے۔

16. وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ (39): لوح محفوظ جس کا طول پانچ سو سال کی

مسافت کے برابر جو سفید موتی سے بنا ہوا ہے، قول ہے کہ سابقہ اور آئندہ
کا علم، قول ہے کہ دو کتابیں جن میں سے ایک میں ترمیم اور دوسری میں
مستقل امور ناقابل تبدیل تحریر ہیں اسے ہی ام الکتاب کہا جاتا ہے۔

17. نَنْقُصُهَا مَنْ أَظْهَرَ اِفْهَآ (41): فتح بلاد مشرکین و کفار، قول ہے کہ ملکوں

کا ویران ہونا، قول ہے کہ علماء کی موت، قول ہے کہ عوام الناس کی موت
مراد ہے۔

18. وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ (43): اللہ جل جلالہ کی ذات مبارک مراد

ہے، قول ہے کہ سیدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ مراد ہیں لیکن یہ
آیت مکی ہونے کی وجہ سے خلاف حقیقت ہے کیونکہ وہ تو مدینہ میں
مسلمان ہوئے تھے۔



سورة ابراهيم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

1. الضُّعَفَاءُ (21): ہمارے نبی علیہ السلام کے امتی مراد ہیں۔
2. الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا (21): سردار اور بڑے لوگ مراد ہیں۔
3. كَلِمَةً طَيِّبَةً (24): کلمہ توحید، قول ہے کہ ہر اچھی بات مراد ہے۔
4. كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ (24): کھجور کا درخت، قول ہے کہ ہر پھلدار درخت، قول ہے کہ کوئی جنتی درخت مراد ہے۔
5. كَلِمَةً خَبِيثَةً (26): کلمہ شرک، نیز یہ قول بھی ہے کہ ہر بری و فحش بات / نفلگو مراد ہے
6. كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ (26): اندرانی (حظقل / کوڑھتر)، قول ہے کہ لہسن، قول ہے کہ کٹوٹ مراد ہے۔
7. بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ (27): کلمہ توحید کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر ثابت قدم رکھے، آمین۔
8. الَّذِينَ بَدَّلُوا (28): کفار قریش، قول ہے کہ بنو مغیرہ اور بنو امیہ مراد ہیں۔
9. نِعْمَةً اللّٰهِ (28): سیدنا محمد ﷺ مراد ہیں۔
10. قَوْمُهُمْ (28): آپ ﷺ کے متبعین مراد ہیں۔
11. هَذَا الْبَلَدُ (35): مکہ مکرمہ اور اس کا حرم مراد ہے۔
12. خُزَيْمِی (37): سیدنا اسماعیل علیہ السلام اور آپ کی اولاد جو بارہ مرد اور ایک عورت پر مشتمل تھی جن کی والدہ سیدہ بنت مضاہ جرہمہ تھی۔

13. يُوَادُّ غَيْرَ ذِي زَرْعٍ (37): مکہ مکرمہ و مکمل حرم مراد ہے۔
14. أَفَئِنَّةٌ مِّنَ النَّاسِ (37): جمع مسلمان مراد ہیں۔
15. عَلَى الْكِبَرِ (39): سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو ننانوے سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا اسماعیل علیہ السلام عطا کیا جس کی تفصیل سورۃ ہود میں گزر چکی ہے، قول ہے کہ جب اسماعیل علیہ السلام کو مکہ مکرمہ میں لایا گیا تو وہ دو سال، قول ہے کہ چودہ سال، بہر حال سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے ایک سو تیس بعض کے ہاں ایک سو سونتیس سال کی عمر میں وفات پائی۔



سورة الحجر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. رَبُّمَّا يَوْمَ (2): بوقت موت، قول ہے کہ قیامت کے دن، قول ہے کہ نافرمان مومنین کا جہنم سے نکلنا مراد ہے۔
2. فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا (16): آسمانی بارہ برج جن میں پہلا حمل اور آخری حوت ہے۔
3. الْمُسْتَقْدِمِينَ وَالْمُسْتَأْخِرِينَ (24): ولادت و موت میں تقدیم و تاخر، قول ہے کہ اسلام اور فرمانبرداری، قول ہے کہ صفوف نماز میں مقدم و مؤخر لوگ مراد ہیں۔
4. وَالْجَنَّاتِ (27): جنات کا باپ، قول ہے کہ ابلیس مراد ہے۔

5. لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ (44): قول ہے کہ اس کی منزلیں ہاویہ، سحیر، جحیم، سقر، حطمة، لقی اور جہنم مراد ہیں۔

6. مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ (44): سب سے اونچی منزل ہاویہ: جو نافرمان موحدین، سحیر: یہود کے لیے، جحیم: عیسائیوں، سقر: صابی (بے دین) حطمة: مجوس، لقی: مشرکین اور جہنم منافقین کے لیے ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مطابق: ہاویہ: نافرمان موحدین، سقر: یہود، سحیر: عیسائیوں، جحیم: بے دین، لقی: مجوس، حطمة: بت پرست و مشرکین، جہنم: منافقین اور مدعی رب، قرآن کی اس آیت سے ظاہراً معلوم ہوا کہ یہ سب جہنم کے صفاتی نام ہیں۔

7. إِلَى قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ (58): سیدنا لوط علیہ السلام کی قوم مراد ہے۔

8. حَبِطَتِ تُوْمُرُونَ (65): بیت المقدس کی صعیر نامی ایک بستی، قول ہے کہ زعر مراد ہے۔

9. أَهْلُ الْمَدِينَةِ (67): شہر سدوم کے باسی مراد ہیں۔

10. عَنْ الْعَالَمِينَ (70): غریب مسافر جنہوں نے اپنے نبی علیہ السلام کو اپنے ساتھیوں کو شہر میں داخل ہونے سے روکنے کا مشورہ دیا تھا کہ یہ بھی شہر میں جا کر معاصی کا ارتکاب کریں گے۔

11. بَنَاتِي (71): سیدنا لوط علیہ السلام کی ربا اور رعوثا نامی بیٹیاں مراد ہیں، (یا امت کی حلال عورتیں کہ امت کی عورتیں نبی کی بیٹیاں ہی ہوتی ہیں)۔

12. الْأَيْكَةِ (78): سیدنا شعیب علیہ السلام کی قوم مراد ہے اور ﴿الْأَيْكَةِ﴾ سے درختوں کے جھنڈ کہ ان کے علاقے میں مقل کے درختوں کے جھنڈ ہوتے تھے مراد ہے۔

13. أَصْحَابُ الْحَجَرِ (80): سیدنا صالح علیہ السلام کی قوم اور ﴿الْحَجَرِ﴾ سے وادی جس میں وہ آباد تھے مراد ہے، اور یہ وادی شام اور مدینہ کے درمیان واقع ہے جو مشہور وادی علا کے قریب ہے وہاں ان کے پہاڑوں میں کھدے ہوئے گھروں کے نشانات موجود ہیں۔

14. سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِ (87): سورۃ فاتحہ جس کی سات آیات ہیں مراد ہے، ہر نماز میں تلاوت کرنے کی وجہ سے، یا کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی ثنا بار بار کی جاتی ہے، قول ہے کہ طویل سورتوں میں سے ہے، قول ہے کہ آل حمیم سات مراد ہیں، قول ہے کہ قرآن کی اسباب (منزلیں) مراد ہیں۔

15. الْمُفْتَسِمِينَ (الحجر 90): اہل مکہ مکرمہ کا قرآن کے مختلف نام رکھنے کی قسمیں کھانا جو ان کے کفر و عناد کا مظہر ہے، بعض نے اسے (قرآن کو) جادو، شعر و شاعری، اور کچھ اسے سابقہ لوگوں کے قصے کہانیاں کا نام دیا تھا۔

16. عِصِينَ (91): ٹکڑے جیسے بخرے، قول ہے کہ مکہ مکرمہ کے وہ لوگ جنہوں نے شہر میں داخلے کے راستے آپس میں تقسیم کر لیے اور ان پر بیٹھ کر موسم حج میں آنے والوں کو قرآن کریم اور نبی علیہ السلام سے متنفر کرتے تھے ان کی تعداد بارہ تھی بعض نے سو کہ ذکر کی ہے، ان میں ولید بن مغیرہ بھی شامل تھا، قول ہے کہ یہود نصاریٰ (عیسائی)، قول ہے کہ جن لوگوں نے صالح علیہ السلام پر رات کے وقت حملہ کرنے کی قسمیں کھائی تھیں جن کا ذکر سورۃ نمل میں ہو چکا ہے۔

17. الْمُسْتَهْزِئِينَ (95): ذیل کے پانچ افراد: ولید بن مغیرہ، عاص بن داکل سہمی، اسود بن مطلب ابوزمعه، اسود بن عبد یغوث زہری، اور حارث بن ظلالہ مراد ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا تھا قول ہے کہ بدری

گزرے میں پھینکے گئے ابو جہل، امیہ بن خلف، عقبہ و شیبہ، زمعہ بن اسود اور عقبہ بن ابی معیط مراد ہیں۔

18. الْيَقِينُ (99): موت مراد ہے۔



سورة النحل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. أَمُرُّ اللَّهِ (1): مشرکین کا استہزاء عذاب الہی جلد لانے کا مطالبہ کرنا یعنی عذاب قریب ہے۔
2. الْمَلَائِكَةُ (2): وحی لانے والے، سیدنا جبرائیل اور ان کے ساتھ نازل ہونے والے فرشتے، اور جہنم کی آگ کا داروغہ خالد بن سنان اور ریا قیل فرشتہ سکندر زوالقرنین کے پاس آیا کرتے تھے۔
3. بِالرُّوحِ (2): وحی الہی جس سے مردہ دلوں کو زندگی ملتی ہے، قول ہے کہ جبرائیل علیہ السلام روح کے ساتھ مراد ہیں۔
4. خَلَقَ الْإِنْسَانَ (4): ابی بن خلف جمحی رئیس المنافقین مراد ہے۔
5. إِلَىٰ بَلَدٍ (7): مطلق شہر مراد ہیں، قول ہے کہ مکہ مکرمہ بھی مراد ہے۔
6. وَبِالنَّجْمِ (16): ذیل کے ثریا، وقدان، بنات نعش، جدی (برج) ستارے، قول ہے کہ جنس نجوم مراد ہے۔

7. قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ (26): قول ہے کہ اس سے نمرود بن

کنعان مراد ہے جب اس نے بائبل میں آسمان پر چڑھنے کے لیے ایک بہت بلند مینار بنوایا جو انہی پر ہی گر پڑا، اور عام اونچی جگہ بھی مراد لی جاسکتی ہے۔

8. وَلَا حَرَّ مَنَا مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ (35): ذیل کے بحیرہ، سائبہ، و صیلہ اور حام جانور (جو بتوں کے نام پر چھوڑ دیئے جاتے تھے) مراد ہیں۔

9. وَالَّذِينَ هَاجَرُوا (41): سیدنا عمار بن یاسر، بلال بن رباح، خباب بن ارت، جبر بن عتیک بن قیس، ابو جندل بن سہل رضی اللہ عنہم مراد ہیں۔

10. أَقَامَ الَّذِينَ مَكَرُوا (45): قول ہے کہ نمرود بن کنعان وغیرہ مشرکین مراد ہیں۔

11. عَنْ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ (48): مکہ مکرمہ میں سایوں کا دائیں بائیں ہونا، کیونکہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب کی ٹیلوں کا سایہ بہ نسبت دائیں کے شمال جانب زیادہ چلا گیا اور طویل وقت ہوا، دائیں جانب کا الگ ذکر کر کے شمالی جانب کو ساتھ ملا دیا، قول ہے کہ دائیں طرف شروع دن اور شمالی جانب دن کا آخری حصہ مراد ہے۔

12. لِمَا لَا يَعْلَمُونَ (56): بت مراد ہیں۔

13. وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ (57): بنو خزاعہ، بنو کنانہ جنہوں نے فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں بنایا ہوا تھا۔

14. مَثَلُ السَّوْءِ (60): یہ بری عادت کہ بیٹے کی خوشی اور بیٹی کے پیدا ہونے پر منہ بسور نا اور انہیں قتل کرنا مراد ہے۔

15. وَلِلَّهِ الْمَثَلُ الْأَعْلَى (60): اللہ تعالیٰ کی صفات جلال، کمال، قدرت اور علم مراد ہے۔

16. وَتَصِفُ أَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ (62): دلید بن مغیرہ کا یہ کہنا کہ میں رب

کے ہاں بہت کچھ پالوں گا مراد ہے۔

17. إِلَىٰ أَرْدَلِ الْعُمَرِ (70): انتہائی / شدید بڑھاپا، قول ہے کہ پچھتر سال،

قول ہے کہ نوے سال، قول ہے کہ اسی سال کی عمر مراد ہے۔

18. عَبْدًا مَجْلُوكًا وَمَنْ رَزَقْنَاهُ (75): یہ دونوں عام مثالیں ہیں، قول ہے

کہ ابو جہل اور ﴿مَنْ رَزَقْنَاهُ﴾ سے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ مراد

ہیں۔

19. أَحَدُهُمَا أَبُكُمُ وَمَنْ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ (76): یہ دونوں مومن اور

کافر کی مثالیں ہیں، قول ہے کہ ﴿أَبُكُمُ﴾ (گوٹکا) سے ابی بن خلف

، قول ہے کہ ہاشم بن عمرو بن حارث بن ربیعہ مراد ہے اور ﴿وَمَنْ يَأْمُرُ

بِالْعَدْلِ﴾ سے سیدنا حمزہ، و عثمان غنی اور عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہم

مراد ہیں۔

20. مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا (84): اس امت کا نبی جس کی طرف اسے بھیجا

گیا مراد ہے۔

21. بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ (90): عوام الناس کے ساتھ بھلائی و انصاف

کرنا، قول ہے کہ توحید و اخلاص، قول ہے کہ احسان و انصاف کی ادائیگی، قول

ہے کہ عفو و درگزر کرنا، قول ہے کہ العدل سے علانیہ اور پوشیدہ امور اور

احسان سے پوشیدہ کا علانیہ سے بہتر ہونا مراد ہے۔

22. كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا (92): ربیطہ بنت عمرو بن سعد بن مناة بن تمیم جو

صبح سے دوپہر تک اپنی بچیوں کے ساتھ بوت کاتی اور پھر انہیں کہتی کہ

اسے ضائع کر دو یہی اس کی عادت تھی وہ سوت کا تنے اور اسے ضائع کرنے سے عادتاً باز نہیں آتی تھی۔

23. حَيَاتًا طَيِّبَةً (97): اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی رہنا، قول ہے کہ قناعت قول ہے کہ رزق حلال مراد ہے۔

24. رُوحُ الْقُدُس (102): سیدنا جبرائیل علیہ السلام مراد ہیں۔

25. اِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ (103): جبر بنو مغیرہ کا آزاد کردہ غلام، قول ہے کہ عائش حویطب کا آزاد کردہ غلام، قول ہے کہ جبر اور یسار جو مکہ مکرمہ میں تلواریں بناتا تھا، قول ہے کہ مکہ مکرمہ کا رہائشی بلعام عیسائی گویا (گلوکار) مراد ہے۔

26. اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ (106): سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ مراد ہیں جب انہیں والدین سمیت اہل مکہ نے انتہائی تشدد کا نشانہ بنایا، قول ہے کہ جبر عامر بن حضرمی کا آزاد کردہ غلام، قول ہے کہ سیدنا عمار، صہیب، خباب اور سالم رضی اللہ عنہم، قول ہے کہ ہجرت کرنے والے لوگ جنہیں اہل مکہ نے پکڑ لیا تھا جو (ظلم سے بچنے کے لیے) کافر بن گئے تھے۔

27. لِلَّذِينَ هَاجَرُوا (110): عیاش بن ابی ربیعہ، ولید بن ولید، ابو جندل، سلمہ بن ہشام اور عبد اللہ بن اسید رضی اللہ عنہم مراد ہیں۔

28. مَثَلًا قَرِيَةً (112): مکہ مکرمہ کے اس وقت چھوٹی سی ایک بستی کی شکل میں تھا۔

29. رِبَاسِ الْجُوعِ (112): سات سالہ قحط مراد ہے۔

30. وَالْخَوْفِ (112): جہادی دستہ ہائے نبوی کا خوف کہ کسی وقت حملہ کر دیں۔

31. رَسُولٌ مِنْهُمْ (113): سیدنا محمد ﷺ کی ذات بابرکات مراد ہے۔
32. مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ (118): سورة انعام کی آیت ﴿وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفْرٍ﴾ میں مذکور جانور مراد ہیں۔
33. فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً (122): رسالت اور اللہ تعالیٰ کا خلیل ہونا، قول ہے کہ اچھی تعریف، قول ہے کہ مال و اولاد، قول ہے کہ نمازی کا صلیت علی ابراہیم کہنا مراد ہے۔
34. عَلَى الَّذِينَ اخْتَلَفُوا (124): سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی قوم کہ آپ کو جمعہ کے دن عبادت کا حکم دیا گیا تو کچھ لوگ راضی ہوئے لیکن اکثریت نے ہفتے کے دن کے علاوہ عبادت کا انکار کیا تب اللہ تعالیٰ نے ہفتے کا دن عبادت کے لیے فرض کر دیا، قول ہے کہ اہل ایلہ جب وہ ہفتے کے دن شکار کرنے میں اختلاف کا شکار ہوئے۔



سورة بنی اسرائیل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

1. بِعَبْدٍ (1): سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات بابرکات مراد ہے، معراج کا واقعہ 27 ستائیس رجب کو پیش آیا، قول ہے کہ ہجرت سے ایک سال قبل رمضان المبارک میں، قول ہے کہ ہجرت سے تین سال قبل پیش آیا۔
2. مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (1): مکہ مکرمہ میں واقع مسجد حرام جس میں کعبہ شریف واقع ہے، قول ہے کہ تمام حرم مکہ، کیونکہ آپ ﷺ اس وقت

اپنی چچا زاد بہن سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف فرما تھے وہیں سے معراج پر تشریف لے گئے، دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ آپ ﷺ وہاں سے گزرتے ہوئے آب زمزم سے غسل کرتے گئے ہوں یا آپ ﷺ کو غسل کرایا گیا ہو۔

3. الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى (1): بیت المقدس مراد ہے۔

4. حَوْلَهُ (1): ملک شام (موجودہ سوریہ) جو انبیاء علیہم السلام کا مستقر اور مہبط وحی و ملائکہ ہے، قول ہے کہ وہاں کے دریا، باغات (درخت) اور پھل مراد ہیں۔

5. مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ (3): آپ علیہ السلام کے سام، حام اور یافث تینوں فرزند مراد ہیں۔

6. فِي الْكِتَابِ (4): توراۃ شریف، قول ہے کہ بعض ان پر منزلہ کتب مراد ہیں۔

7. فِي الْأَرْضِ (4): بیت المقدس مراد ہے۔

8. وَعَدُ أُولَاهُمَا (5): سیدنا ارمیاہ بن حلقیا علیہ السلام کو جھٹلانے اور سیدنا اشعیاء بن امضیا کو شہید کرنے جنہیں درخت سمیت آدے سے دولخت کر دیا گیا تھا کا زمانہ مراد ہے۔

9. عِبَادًا لَنَا (5): بخت نصر اور اس کا لشکر جو اہل بابل سے تھا، قول ہے کہ سنحاریب اور اس کا لشکر جو اہل نینوا سے تھا مراد ہے۔

10. جَاءَ وَعَدُ الْآخِرَةِ (7): جس وقت سیدنا یحییٰ بن سیدنا زکریا علیہما السلام جنہیں وہاں کے بادشاہ لاخت نے شہید کیا تھا، قول ہے کہ ہر دوس بادشاہ نے ایک ارنگ نامی عورت کی خوشی میں آپ کو شہید کیا تھا تو ان کا خون جوش سے اتنا عرصہ بہتا رہا، یہاں تک خردوس باہلی نے انہیں تاراج

کیا، قول ہے کہ سکندر رومی نے ستر ہزار ان ظالم انسانوں کو قتل کیا تب جا کر خون رکا، امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ نے اس عورت کا نام از نیل بتایا جس نے سات انبیاء علیہم السلام کو شہید کرایا تھا۔

11. وَيَذْعُ الْاِنْسَانُ (11): نضر بن حارث جس کا یہ قول ہے کہ اگر دین اسلام سچا ہے تو ہم پر عذاب نازل کر، قول ہے کہ کفار کا استہزاء / مذاقا عذاب جلد لانے کا مطالبہ، قول ہے کہ انسان کا غصے میں اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لیے بد دعا کرنا مراد ہے۔

12. ذَا الْقُرْبَى (26): خاندانی قرابت داری کے رشتے، قول ہے کہ اقارب نبوی مراد ہیں۔

13. صَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ (48): کفار مکہ کا آپ ﷺ کو ساحر، مجنون، شاعر کہنا مراد ہے۔

14. بَعْضَ النَّبِيِّينَ (55): سیدنا محمد اور سیدنا ابراہیم علیہما السلام مراد ہیں۔

15. اُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ (57): فرشتے، سیدنا عیسیٰ اور سیدنا عزیر علیہم السلام مراد ہیں۔

16. وَإِنْ مِنْ قَرْيَةٍ (58): مکہ مکرمہ کا حبشیوں کے ہاتھوں، مدینہ منورہ بھوک، بصرہ غرقابی، کوفہ ترکوں کے ہاتھوں، پہاڑ / پہاڑی علاقے آسمانی بجلی، زلزلے، اور خراسان مختلف عذابوں سے تباہ و برباد ہوئے۔

17. أَنْ تُرْسِلَ بِالْآيَاتِ (59): وہ عذاب مراد ہیں جنہیں مشرکین خود اپنے لیے تجویز کیا کرتے تھے یعنی یہ عذاب کیوں نہیں آتے کیونکہ وہ لوگ انبیاء کی تکذیب سے جلد عذاب لانے کا مطالبہ کیا کرتے تھے جو وہ اس امت کے نافرمانوں کے حق میں مقدر ہو چکے تھے۔

18. أَحَاطَ بِالنَّاسِ (60): کفار قریش اور اللہ تعالیٰ کا ان کے حق میں یہ فرمانا کہ وہ شکست خوردہ ہو کر پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے اور اسی قسم کی نصرت کی آیات بحق مسلمانان مراد ہیں۔

19. الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ (60): معراج، خواب سے حقیقی رویت، قول ہے کہ آپ ﷺ کا مکہ میں امن کے ساتھ داخل ہونا مراد ہے، جس کا ذکر سورۃ فتح میں ہو گا۔

20. إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ (60): ان کے ایمان و تصدیق کا امتحان مراد ہے۔

21. وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ (60) تھوہر جس کی اصل جز جہنم میں ہے مراد ہے، جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے انتہائی دور ہے، قول ہے کہ کہ کوٹ کی تیل جو درخت پر پھیل کر اسے خشک کر دیتی ہے، قول ہے کہ شیطان، قول ہے کہ ابو جہل مراد ہے۔

22. فِي الْأَمْوَالِ (64): حرام کمانا اور حرام میں خرچ کرنا مراد ہے، قول ہے کہ ان کا غیر اللہ کے لیے مقررہ جانور مثلاً بحیرہ، سائبہ وغیرہ، قول ہے کہ سود مراد ہے۔

23. وَالْأَوْلَادِ (64): حرام کی اولاد، قول ہے کہ زندہ در گور کیے گئے بچے، یہودی و عیسائی بنائے گئے بچے مراد ہے، قول ہے کہ ان کا اپنی اولاد کے نام عبد اللات، عبد مناف، عبد شمس اور عبد المذثر وغیرہ شریک نام رکھنا مراد ہے۔

24. كَادُوا لَيَفْتِنُوْكَ (73): کفار قریش کا یہ کہنا کہ آیت رحمت کو آیت عذاب میں بدل دے تاکہ ہم تم پر ایمان لائیں، قول ہے کہ بنو ثقیف مراد ہیں جب انہوں نے کہا کہ جب تک تم ہمیں کچھ اعزاز کے مرنے کے بعد اٹھائے نہ جائیں نہیں دو گے ہم اس وقت تک تم پر ایمان نہیں لائیں گے،

اور نماز کے لیے بھی نہیں آئیں گے ہمارا معبود صرف ہمارے لیے ہی ہو اس کے برعکس غلط ہو گا نیز ایک سال تک ہمیں لات سے فائدہ اٹھانے دو گے اور یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس بات کا حکم دیا ہے۔

25. لَيَسْتَفِزُّوْكَ (76): کفار قریش مکہ مکرمہ، دشمنی، اور آپ ﷺ وغیرہ کو ایذا دینا، قول ہے کہ یہود مراد ہیں جنہوں نے آپ ﷺ کا شام کی طرف نکل جانے کو اچھا جانا کہ وہ انبیاء علیہم السلام کی سرزمین ہے تب جا کر ہم تم پر ایمان لائیں گے۔

26. مِنَ الْاَرْضِ (76): مکہ مکرمہ مراد ہے اور صحیح بھی یہی ہے، قول ہے کہ مدینہ منورہ اور جزیرہ عرب مراد ہے۔

27. اِلَّا قَلِيْلًا (76): غزوہ بدر اور ہجرت مدینہ کا درمیانی عرصہ جو تقریباً ڈیڑھ سال بنتا ہے مراد ہے۔

28. مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (79): شفاعت کبریٰ مراد ہے جو میدان محشر میں ایمان والوں کے لیے ہوگی جس کی اولین و آخرین تعریف کر رہے ہیں۔

29. عَلٰی الْاِنْسَانِ (83): تمام جنس انسانی مراد ہے۔

30. وَيَسْأَلُوْكَ عَنِ الرُّوْحِ (85): جب یہود نے مشرکین کو آپ ﷺ سے روح کی حقیقت معلوم کرنے کا کہا، قول ہے کہ خود یہود کا آپ ﷺ کا امتحان لینے کے لیے روح کے بارے سوال کرنا مراد ہے۔

31. الرُّوْحُ (85): وہ شے جس کے ذریعے انسان وغیرہ کو زندگی دی جاتی ہے، قول ہے کہ جبرائیل، قول ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، قول ہے کہ قرآن مجید، قول ہے کہ ایک عظیم فرشتہ جس کے ستر ہزار چہرے اور ہر منہ میں ستر ہزار زبانیں ہیں مراد ہے۔

32. وَقَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ (90): کفار قریش کے چودہ افراد ولید بن عاص،

ابو جبل، عتبہ وشیبہ، امیہ، نصر، اسود، اس کا پیٹا زمعہ، ابوسفیان، ابو النخری، نبیہ، منبہ، اور عبد اللہ بن ابو امیہ مسلمان ہونے سے قبل کا اتفاق اور ان آیات میں ایک ایک آیت کا تجویز کر کے آپ سے مناظرہ کرنا مراد ہے۔

33. كَمَا زَعَمْتَ (92): اللہ تعالیٰ کا یہ ﴿إِنْ نَشَأْ نُخَسِّفْ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطَ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَاءِ﴾ فرمان مراد ہے۔

34. أَوْ تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ (93): عبد اللہ بن امیہ جو آپ ﷺ کا پھوپھی زاد بھائی تھا کہ قول ہے جو بعد میں مسلمان بلکہ مخلص مومن بن گیا تھا۔

35. وَمَا مَنَعَ النَّاسَ (94): اہل مکہ و عرب جن کا ذکر پہلے ہو چکا۔

36. وَكَانَ الْإِنْسَانُ قَتُورًا (100): تمام جنس انسان تا قیامت مراد ہیں۔

37. تَشَعَّ آيَاتِ (101): قول ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا عصا و ہتھیلی،

سمندر (دریائے نیل) پتھر، مکڑی، جوئیں، مینڈک اور خون والی نشانیاں مراد ہیں، حجر کی بجائے بحر بھی کہا گیا ہے جو ظاہر اُدرست معلوم ہوتا ہے، قول ہے کہ جبل طور مراد ہے، طوفان، قحط سالی، پھلوں کی فصل کا نقصان ہونا مراد ہے۔

38. مَا أُنْزِلَ هُوَ لَاءِ (102): سابقہ نشانیاں مراد ہیں۔

39. مِنَ الْأَرْضِ (103): سر زمین مصر، قول ہے کہ قتل سے تمام زمین کو

پاک کرنا مراد ہے

40. اسْكُنُوا الْأَرْضَ (104): فرعون کی غرقابی کے بعد مصر میں واپس آنا

مراد ہے۔

41. إِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ (107): آپ ﷺ کی بعثت سے قبل اور بعد کے اہل کتاب مسلمان مراد ہیں قول ہے کہ ورقہ بن نوفل، زید بن نفیل اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہم مراد ہیں۔



سورة الكهف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. أَصْحَابُ الْكَهْفِ (9): ذیل کے مکملینا، محتسینا، مرطونس، کشطونس، یطونس، یلیجا، بیرونس، سات اشخاص مراد ہیں، یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے ان کے ناموں سے متعلق مختلف روایات ملتی ہیں۔
2. وَالرَّقِيقِ (9): ایک تختی جس پر ان کے نام تحریر تھے، قول ہے کہ پہاڑ میں کھدوا کر ان کی باتیں تحریر تھیں، قول ہے کہ ان کے کتے کا نام ہے مراد ہے۔
3. أُنْزِلَ الْحُزْبَيْنِ (12): قول ہے کہ اصحاب الکہف، قول ہے کہ تقریباً ایک دن، قول ہے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے کہ تم کتنا عرصہ رہے ہو، قول ہے کہ اصحاب کہف اور جس قوم کے زمانہ میں وہ بھیجے گئے۔
4. هَؤُلَاءِ قَوْمُنَا (14): بادشاہ دقینوس اور اس کی رعایا مراد ہے۔
5. إِلَى الْكَهْفِ (16): روم کے بنجلوس نامی پہاڑ کی ایک وسیع غار جو طرسوس کے قریب ہے مراد ہے، قول ہے کہ آیلہ و فلسطین کے درمیان جس کا دروازہ شمال کی جانب ہے مراد ہے۔

6. فَأَوْوِا إِلَى الْكَهْفِ (16): یہ یسلیحہ کی تجویز تھی۔
7. وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ (18): قطمیر نام کا کتا، قول ہے کہ زبان، قول ہے کہ صہبا، قول ہے کہ ثور جو چیتے رنگ کا تھا، قول ہے کہ پیلے رنگ کا مراد ہے۔
8. قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ (19): کسلمینانے کہا تھا۔
9. رَبُّكُمْ أَعْلَمُ (19): یسلیحہ کا قول ہے۔
10. أَحَدَكُمْ (19): یسلیحہ ہے۔
11. إِلَى الْمَدِينَةِ (19): طرطوس شہر جس کا نام اس وقت دقوس تھا مراد ہے۔
12. أَزْجَى طَعَامًا (19): مسلمان مومن کا ذبیحہ، قول ہے کہ خالص حلال، قول ہے کہ پاکیزہ کھانا مراد ہے۔
13. لِيَعْلَمُوا أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ (21): ان کے وقت کا نیک دل بند و سبب نامی بادشاہ، کیونکہ اس وقت لوگ مرنے کے بعد زندہ اٹھنے میں شک و شبہ میں مبتلا تھے اور اللہ تعالیٰ نے یہی اپنی قدرت انہیں دکھانی تھی۔
14. إِذْ يَخْتَصِرُونَ بَيْنَهُمْ (21): اہل طرسوس اور ان کا مرنے کے بعد زندہ اٹھنے پر شک و شبہ کا تنازع، قول ہے کہ شہر میں داخلے کے بعد یسلیحہ سے بحث و مباحثہ کرنا، قول ہے کہ ان کے عرصہ فیند میں اختلاف، قول ہے کہ ان کی غار پر مسجد بنانے میں اختلاف کرنا مراد ہے۔
15. الَّذِينَ غَلَبُوا (21): بند و سبب نامی بادشاہ اور اس کے ساتھی مراد ہیں۔
16. سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةً (22): نجران کے عیسائیوں کا سردار یعقوبی مراد ہے۔
17. يَقُولُونَ خَمْسَةً (22): مذکورہ لوگوں میں سے عاقب نسطوری کا قول ہے

18. وَيَقُولُونَ سَبْعَةَ (22): مسلمان مراد ہیں۔
19. إِلَّا قَلِيلٌ (22): سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مراد ہیں۔
20. وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِمْ مِنْهُمْ (22): اہل کتاب مراد ہیں کہ ان سے اصحاب کہف کے متعلق مت پوچھو۔
21. وَازْدَادُوا تَسْعًا (25): شمس و قمری مہینوں کا فرق مراد ہے۔
22. مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ (28): سیدنا عمار، صحیب، بلال اور جبر و غیرہ کمزور مسلمان رضی اللہ عنہم مراد ہیں۔
23. مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ (28): امیہ بن خلف، قول ہے کہ کفار قریش کے معزز لوگ مراد ہیں۔
24. وَاضْرِبْ لَهُم (32): اہل مکہ مکرمہ مراد ہے۔
25. مَثَلًا رَّجُلَيْنِ (32): قطروس، یہودا جو بنی اسرائیل کے بادشاہوں میں سے کسی ایک کی اولاد میں سے تھے۔ قول ہے کہ قطفیر اور یملیحا مذکور مراد ہیں قول ہے کہ اسود اور ابو سلمہ عبد اللہ جو عبد الاسد مخزومی کے بیٹے تھے۔
26. جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا (32): قطروس / قطفیر یا اسود کا فر مراد ہے۔
27. قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ (37): یہودا مومن یا یملیحا یا ابو سلمہ رضی اللہ عنہم مراد ہیں۔
28. وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ (46): سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ، قول ہے کہ پانچوں نمازیں، قول ہے کہ اعمال صالحہ مراد ہیں۔
29. أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ (50): مراد اولاد شیطین، اس کی زوجہ زوہ مراد ہے، قول ہے کہ زوجہ طرطیہ جس نے تیس انڈے دئے ہر ایک انڈے

سے شیاطین کی وہ جنس پیدا ہوئی جو بنی آدم کے سوا مسلمان ہونے والوں کے دشمن ہیں، قول ہے: انسانوں کی طرح پیدا ہوتی ہے جس کی اولاد سے ذیل کے مرہ، اقص، ولہان، خفاف، زلنہور، نبر، اعور، مطوس، داسم، اور خنزب مراد ہیں۔

30. وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرُ شُكْنٍ جَدًّا (54): نضر بن حارث جو قرآن کا بڑا مجادل تھا، قول ہے کہ ابی بن خلف، قول ہے کہ جنس انسانی مراد ہے۔

31. وَمَا مَعَ النَّاسِ (55): اہل مکہ مکرمہ مراد ہیں، کہ سابقین کی تباہی کی طرح ان کی تباہی کا بھی اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر رکھا ہے تاہم ابھی تک یہ لوگ بچے ہوئے ہیں۔

32. وَيُجَادِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا (56): آپ ﷺ سے استہزاء کرنے والے جن کا ذکر ہو چکا ہے، اور ان کا یہ استہزاء کہ اللہ تعالیٰ نے یہی انسان رسول بنا کر بھیجا ہے، قول ہے کہ یہ قرآن کسی بڑے پر نازل کیوں نہیں ہوا وغیرہ ان کے ہفوات مراد ہیں۔

33. بَلِّ لَهُمْ مَوْعِدًا (58): قیامت کا دن، قول ہے کہ بدر کا روز مراد ہے۔

34. قَالَ مُوسَى لِفَتَاةٍ (60): اس کا نام یوشع بن نون تھا۔

35. جَمَعَ الْبَحْرَيْنِ (60): بحیرہ قلزم و بحیرہ اردن، قول ہے کہ خلیج فارس، بحیرہ روم، قول ہے کہ بحر مغرب اور بحر زقاق، قول ہے کہ طنجہ کا قریبی سمندر، قول ہے کہ افریقہ کے قریبی سمندر مراد ہیں۔

36. إِلَى الصَّخْرَةِ (63): مراکش کی نہر زیت سے قبل کی ایک چٹان مراد ہے۔

37. عَبْدًا مِنْ عِبَادِنَا (65): خضر علیہ السلام جن کا اصل نام بلیل بن ملکان تھا، قول ہے کہ ارمیاہ، قول ہے کہ یسح، قول ہے کہ وہ ان بادشاہوں کی

اولاد سے تھا جو زہد اختیار کر چکے تھے اور آب حیات کا چشمہ ملنے پر اس کا پانی پیا تھا، قول ہے کہ اولاد عیص بن اسحاق سے، قول ہے کہ وہ بنی اسرائیل میں سے تھا جبکہ حق یہ ہے کہ وہ ان سب سے پہلے ہوا ہے پھر بھی کہا گیا ہے کہ وہ زندہ ہے، قول ہے کہ نہیں (لیکن احادیث سے دوسرے قول کی تائید ہوتی ہے کہ وہ زندہ نہیں ہیں، مترجم)۔

38. أَتَيْنَا أَهْلَ قَرْيَةٍ (77): انطاکیہ، قول ہے کہ وہ ایلہ گاؤں / بستی مراد

ہے۔

39. فَكَانَتْ لِمَسَاكِينٍ (79): وہ دس افراد تھے پانچ موسیٰ اور پانچ کشتیوں پر دائمی کام کرتے تھے، قول ہے کہ وہ سات تھے جن کی کشتی کی قیمت ہزار دینار کے برابر تھی۔

40. وَرَأَوْهُمْ مَلِكٌ (79): جلند اباد شاہ، قول ہے کہ ہمد دین بدد، قول ہے کہ منولہ بن جلند تھا۔

41. وَأَمَّا الْعُلَامُ (80): جیسور نام کا لڑکا جو کافر پیدا ہوا، قول ہے کہ اس کا نام حشر بور تھا۔

42. فَكَانَ أَبَوَاهُ (80): باپ کا نام ملاس اور ماں کا نام رخی تھا۔

43. خَيْرًا مِنْهُ (81): مسلمان بچہ، قول ہے کہ بچی تھی جس نے ستر نبیوں کو جنم دیا۔ قول ہے کہ ایک نبی علیہ السلام سے اس کا نکاح ہوا اور نبی ہی پیدا ہوا جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے بہت سے لوگوں کو راہ ہدایت نصیب کی۔

44. فَكَانَ لِعُلَامَيْنِ (82): اصرم اور صریم جو کاشح کے بیٹے تھے ان کی ماں کا نام دینا تھا۔

45. كُنُزٌ لَهُمَا (82): سونا چاندی، قول ہے کہ سونے کی سختی جس پر حکمت و دانش کی باتیں تحریر تھیں۔

46. أَبُوهُمَا صَالِحًا (82): اس کا نام کاخ تھا جو جولاہا تھا، قول ہے کہ ان کا ساتواں دادا تھا جس کی برکت سے یہ محفوظ رہے۔

47. أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا (83): اٹھارہ سال کی عمر مراد ہے۔

48. وَيَسْأَلُونَكَ (83): یہودی مراد ہیں۔

49. عَنْ ذِي الْقُرْنَيْنِ (83): سکندر رومی مراد ہے، قول ہے کہ سکندر بن

فیلپس، قول ہے کہ مرزبان بن مرزبہ تھا، قول ہے کہ ہرمس جو بنی یونان

بن یافث بن نوح کی اولاد سے تھا، قول ہے کہ وہ بنی عیسٰی، قول ہے کہ

حمیر میں سے تھا، قول ہے کہ اسے ذوالقرنین اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس

کی بادشاہت مشرق سے مغرب تک پھیلی ہوئی تھی، قول ہے کہ اس کی دو

چوٹیاں تھیں، قول ہے کہ اس کے تاج پر دو سینگ بنے ہوئے تھے، قول

ہے کہ اس کی بادشاہی فارس و روم پر بھی تھی، قول ہے کہ اس کے سر پر

قدرتی دو سینگ نمائندگی تھے وغیرہ متعدد اقوال ہیں، لیکن حق بات یہ ہے

کہ سکندر ذوالقرنین دو گزرے ہیں ایک کا زمانہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے

قریب جو یہی متبادر ہوتا ہے دوسرا سکندر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے قبل

کے قریبی زمانے، اور سکندر رومی یہی ہے جس سے رومی نجومیوں کا کیلنڈر

شروع ہوا۔

50. عِنْدَهَا قَوْمًا (86): قول ہے کہ وہ اہل جابر جس جو شمود کے موئین کی

نسل سے ایک قوم تھی، قول ہے کہ انہیں ناسک یعنی صالح و نیک لوگ :

کہا جاتا تھا۔

51. تَطْلُعُ عَلَى قَوْمٍ (90): قول ہے کہ وہ اہل جابلق جو عاد کے مومنین میں سے ایک قوم تھی جنہیں نیک کہا جاتا تھا۔ واللہ اعلم

52. قَوْمًا لَا يَكَادُونَ (93): قوم ترک مراد ہے۔

53. إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ (94): یافث بن نوح کی نسل سے دو قومیں تھیں، قول ہے کہ وہ بائیس قبیلے تھے اکیس تو دیوار کی حدود میں آگئے اور ایک دیوار سکندری سے باہر رہ گیا وہ ترک ہے جو قتل و غارت کیا کرتے تھے آخر کار انہیں بھی دیوار سے بند کر دیا گیا اسی لیے اسے ترک کہا جاتا ہے کہ اسے باہر ترک کر دیا گیا تھا، ایک قول بعید از قیاس ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام کو اختلام ہوا تو جو مادہ منویہ مٹی میں مل گیا اس سے یہ قوم پیدا ہوئی جن کی علامتیں مشہور ہیں، لیکن طوفان نوح اس کی تردید کرتا ہے۔

54. مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ (94): موسم بہار میں نکلتے تمام چیزیں سبز و خشک کھا جاتے اور ساتھ بھی لے جاتے، قول ہے کہ وہ انسانوں کو کھا جاتے تھے۔

55. أَنْ يَتَّخِذُوا عِبَادِي (102): فرشتے اور سیدنا عیسیٰ مسیح علیہ السلام مراد ہیں۔

56. الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ (104): راہب، پوپ، قول ہے کہ یہود و نصاریٰ (کر سچین)، قول ہے کہ حردیہ جو مریم کی بہن تھی مراد ہے۔



سورة مريم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. کھيحص (1): قول ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ہے، قول ہے کہ قرآنی ناموں سے ہے، قول ہے کہ سورت کا نام، قول ہے کہ قسم وغیرہ مختلف اقوال ہیں۔
2. عَبْدًا ذَّكَرْنَا (2): سیدنا زکریا بن اذن جو یہود کی اولاد سے جو بڑھتی تھی مراد ہیں۔
3. خِفَّتِ الْمَوَالِي (5): ان کے عصب اور رشتے دار جو بنی اسرائیل میں سے تھے دین کے ضائع ہونے کا خطرہ لاحق ہوا۔
4. آلِ يَعْقُوبَ (6): یعقوب بن اسحاق علیہما السلام، قول ہے کہ مائمان جو ان کے بیٹے یحییٰ کے نخیال بنی اسرائیل کے سردار تھے۔
5. وَكَانَتْ اَمْرًا اٰتٰی (8): ان کی زوجہ کا نام اشیاہ بنت فاقوز جس کا ذکر سورۃ آل عمران میں ہو چکا۔
6. مَكَانًا شَرْقِيًّا (16): گھر کے مشرقی رخ والا مکان / چوبارہ جس میں باپردہ رہائش رکھی ہوئی تھی، قول ہے کہ دیوار کے پیچھے، قول ہے کہ پہاڑ کے پیچھے حیض سے فراغت کا غسل کرنے گئی۔
7. اِلَيْهَا رُوْحَنَا (17): سیدنا جبرائیل علیہ السلام مراد ہیں اس وقت اس کی عمر دس سال تھی جبکہ انہیں دو حیض آچکے تھے۔
8. فَحَمَلَتْهُ (22): مدت حمل نو ماہ، قول ہے کہ آٹھ تا کہ اس کی پیدائش زندگی کا ایک معجزہ ہو، قول ہے کہ چھ ماہ، قول ہے کہ تین گھنٹے، قول ہے کہ ایک گھنٹہ واللہ اعلم۔

9. مَكَانًا قَصِيًّا (22): بیت المقدس کی بستیوں (واد یوں) میں سے بیت لحم کی وادی میں لوگوں کے طعنوں کے خوف سے چلی گئیں۔
10. جَذْعُ النَّخْلَةِ (23): صحرا میں کھجور کا خشک تنا جس کے ساتھ بوقت ولادت ٹیک لگائی تو وہ سر سبز ہو گئی اور پھل بھی لگ گیا حالانکہ موسم سرما تھا۔
11. مِنْ تَحْتِهَا (24): سیدنا عیسیٰ علیہ السلام (زبر کی قراءت سے) اور سیدنا جبرائیل علیہ السلام (زیر والی قراءت کے ساتھ) مراد ہیں، یعنی زبر وزیر والی قراءت۔
12. تَحْتَلِكُ سِرِّيًّا (24): پانی کا خشک شدہ کھالا، اللہ تعالیٰ نے ان کی خاطر اس میں پانی چھوڑ دیا، قول ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام مراد ہیں۔
13. صَوْمًا (26): ان کی شریعت میں خاموشی کا روزہ بطور عبادت جائز تھا۔
14. فَأَنْتَ بِهِ (27): قول ہے کہ ولادت کے فوراً بعد، قول ہے کہ چالیس دنوں بعد، ان دنوں میں وہاں ایک غار میں قیام کیا جہاں تک یوسف نجار لے کر گیا جو ان کے چچا یعقوب بن ماثان کا بیٹا تھا۔ اس نے اس سے شادی کرنے کی بات کی تھی، قول ہے کہ اس سے شادی کر لی لیکن جب اس کے قریب گیا تو اسے حاملہ پایا جس سے اس نے منہ موڑ لیا اور اسے ذکر خیر سے یاد کیا اسے معلوم تھا کہ وہ بڑی عبادت گزار اور فضیلت کی حامل تھی۔
15. يَا أُخْتُ هَارُونَ (28): ان کا باپ کی طرف سے بھائی تھا جو ان میں سے اچھا تھا، قول ہے کہ سیدنا ہارون جو سیدنا موسیٰ علیہما السلام کا بھائی تھا کہ وہ بھی ان کی نسل سے تھی، جس طرح مثال ہے تمیم کا بھائی۔ یہ قول غلط ہے کیونکہ مریم یہود اور ہارون لادوی کی نسل سے تھے۔

16. قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ (30): بعد از چالیس دن، قول ہے کہ پیدائش کے روز ہی بول پڑے۔

17. قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ (30): عیسائیوں کے فرقے یعقوبیہ، کہ اس کا عقیدہ تھا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اللہ، نسطوریہ: کا عقیدہ کہ وہ (سیدنا عیسیٰ علیہ السلام) اللہ تعالیٰ کا بیٹا، اور مکانیہ: کا عقیدہ کہ وہ تینوں میں تیسرا امراد ہے۔

18. لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا (50): اچھی تعریف و شہرت اور اہل ادیان سے انس و مودت رکھنا مراد ہے۔

19. مِنْ جَانِبِ الطُّورِ (52): مصر اور مدین کے درمیان زہیر نامی ایک پہاڑ مراد ہے۔

20. رَحْمَتِنَا أَكْثَرُ هَارُونَ (53): سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا حقیقی بھائی جو ان سے تین سال بڑا تھا اور میدان تیبہ میں ہی آپ سے ایک سال قبل فوت ہو گیا۔

21. صَادِقُ الْوَعْدِ (54): کسی شخص سے وعدہ تھا جس کے لیے تین دن تک اس کا انتظار کیا۔ قول ہے کہ پورا ایک سال انتظار کیا۔

22. رَسُولًا نَبِيًّا (54): اپنے مددگار بنو جرہم کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔

23. إِذْ رِيسَ (56): علیہ السلام جن کا اصل نام اخنوخ بن یردوخ بن میلائیل بن انوس بن شیت بن آدم تھا، جو سیدنا آدم علیہ السلام کی وفات سے ایک صدی قبل پیدا ہوئے جنہیں آدم علیہ السلام کے دو سو سال بعد نبی بنا کر بھیجا گیا۔

24. مَكَاثًا عَلِيًّا (57): چوتھا آسمان، قول ہے کہ چھٹا، قول ہے کہ جنت، قول ہے کہ وہاں سے ہی ان کی وفات ہوئی، قول ہے کہ وہ مرے نہیں، قول

ہے کہ ﴿مَكَانًا عَلِيًّا﴾ سے علم و نبوت مراد ہے جس وقت انہیں آسمان پر اٹھایا گیا تو ان کی عمر 450 سال تھی جن کا قصہ مشہور ہے۔

25. وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ آدَمَ: سیدنا ادریس اور نوح علیہ السلام مراد ہیں۔

26. وَمِمَّنْ خَلَقْنَا مَعَ نُوحٍ: سیدنا ابراہیم علیہ السلام مراد ہیں۔

27. وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ إِبْرَاهِيمَ: سیدنا موسیٰ، ہارون، اسحاق، یعقوب علیہم السلام مراد ہیں۔

28. وَإِسْرَٰئِيلَ: سیدنا موسیٰ، ہارون، زکریا، یحییٰ، عیسیٰ اور مریم علیہم السلام مراد ہیں۔

29. وَمِنْ بَعْدِهِمْ خُلْفٌ: یہودی مراد ہیں، قول ہے کہ عیسائی، قول ہے کہ آخری زمانہ میں اس امت میں سے ایک قوم مراد ہے (یہ قرب قیامت جب امت کے صالح و نیک لوگ دنیا سے چلے جائیں گے اس وقت یہ حالت ہوگی کہ گلی کوچوں میں جانوروں کی طرح کھلے عام زنا کرتے پھرتے ہوں گے)۔

30. مَا بَيْنَ أَيْدِينَا (64): آخرت مراد ہے۔

31. وَمَا خَلَقْنَا (64): دنیا میں جو گناہ ہو چکے مراد ہے۔

32. وَيَقُولُ الْإِنْسَانُ (66): ولید بن مغیرہ، قول ہے کہ ابی بن خلف مراد ہے۔

33. بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا (73): نصر بن حارث وغیرہ مشرکین مراد ہیں۔

34. لِلَّذِينَ آمَنُوا (73): کمزور مکی مسلمان مراد ہیں۔

35. أُنْجِيَ الْفَرِيقَيْنِ (73): مومنین و مشرکین، کیونکہ ان کے پاس مال و دولت تھا مومن غریب تھے۔
36. وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ (76): سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ، قول ہے کہ پانچوں نمازیں، قول ہے کہ اعمال صالحہ مراد ہیں۔
37. الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا (77): عاص بن داؤد کل سہی مراد ہے۔
38. عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا (78): کلمہ ایمان لا الہ الا اللہ اور یہی ایک مومن کی اللہ تعالیٰ سے محبت کی دلیل ہے۔
39. وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ وَلَدًا (88): بنو خزاعہ اور بنو کنانہ جنہوں نے کہا تھا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں۔



سورة طه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. طه (1): قول ہے کہ اسماء الہی میں سے ہے، قول ہے کہ قسم ہے، قول ہے کہ سریانی میں اس کا معنی اوبندے، قول ہے کہ بنو عکک کی زبان میں اسے انسان کا معنی ہے، قول ہے کہ تہجد کے وقت پاؤں زمین پر رکھیں (قاضی عیاض نے اپنی کتاب الشفاء میں ذکر کیا ہے کہ سیدنا ربیع بن انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب سیدنا رسول اللہ ﷺ تہجد کی نماز میں اپنے ایک

پاؤں پر کھڑے ہوتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے دوسرا پاؤں زمین پر رکھنے کا حکم دے دیا۔

2. **إِذْ رَأَىٰ نَارًا (10):** سردرات میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا دور سے آگ دیکھنا مراد ہے، کہ آپ کی زوجہ نے بچہ جنا تھا اس لیے آگ تلاش کی لیکن وہاں آگ جلتی نظر نہ آئی۔

3. **فَقَالَ لِأُخْلِيلِهِ (10):** ان کی زوجہ صفورا بنت شعیب مراد ہے۔

4. **نُودِي يَا مُوسَى (11):** سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے درخت سے آتی آواز سنی تو کہا کہ کون مجھے بلا رہا ہے؟ جواب آیا کہ میں تمہارا رب ہوں۔

5. **يَا لَوَادِي الْمُقَدَّسِ طُوى (12):** مصر و مدین کے درمیان وادی طور سینا اور طوی اس وادی کا نام ہے۔

6. **هِيَ عَصَايَ (18):** درخت آس کی لکڑی کی لاٹھی مراد ہے جس کا نام نبیہ تھا و شاخہ مڑی ہوئی تھی اس کے نچلے سرے پر نیزہ لگا ہوا تھا۔

7. **مَا رَبُّ الْخَضْرَى (18):** مختلف ضروریات زندگی مثلاً رسی باندھ کر کنویں سے پانی لینا، درندوں اور دوسرے جنگلی جانوروں سے حفاظت کرنا، گرمیوں میں اس پر کپڑا ڈال کر سایہ کر لینا، ٹہنی لمبی کر کے کھونٹا بنالینا پھر اکٹھی کر کے لاٹھی بنالینا، اس پر اپنا سامان پانی کا برتن، تیروں کی کمان، کپڑے وغیرہ اٹھا کر چل دیتے۔

8. **عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي (27):** صاف بات کرنے میں رکاوٹ ڈالنے والی زبان میں گرہ تلا کر بات کرتے تھے کیونکہ فرعون کے ہاں آگ کا انگارہ منہ میں ڈال لیا تھا جبکہ اس نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا جو مشہور قصہ ہے۔

9. **إِلَىٰ أُمِّكَ (38):** یکا بد نام تھا، قول ہے کہ یخافت، قول ہے کہ انا دخت، قول ہے کہ یاد جا تھا۔

10. فِي الْيَمِّ (39): دریائے نیل مراد ہے۔
11. عَذُوْلِي (39): فرعون مراد ہے۔
12. مَحَبَّةٌ مِّمِّي (39): قبول عام کہ جو دیکھے پیار کرے، قول ہے کہ تابوتی سے نکالے جانے کے بعد فرعون کا محبت کرنا، قول ہے کہ ایسی خوبصورتی کہ جو دیکھے تو دیکھتا ہی چلا جائے۔
13. تَمَثَّيْتُ اُخْتُكَ (40): سیدہ مریم، قول ہے کہ کلثوم جو ان سے اور ہارون علیہما السلام سے بڑی تھی۔
14. وَقَتَلْتُ نَفْسًا (40): فاتون نامی قبلی جسے موسیٰ علیہ السلام نے جبکہ آپ کی عمر بارہ سال تھی مکہ مار کر قتل کر دیا تھا۔
15. فَتُوْنَا (40): فرعونی قتل بچگاں کے عام حکم کے دوران آپ کا حمل قرار پانا، پھر دریائے نیل میں ڈالا جانا، والدہ کے سوا کسی دوسری عورت کا دودھ نہ پینا، فرعون کی داڑھی کھینچنا، آپ کا قتل ہونے سے بچ جانا، انگارہ منہ میں ڈالنا، پھر آپ کو اپنے قتل کی اطلاع ملنا، تمام آزمائشیں مراد ہیں۔
16. عَلَيَّ قَدَدٍ (40): چالیس سال کی عمر بعثت مراد ہے، قول ہے کہ بوت ضرورت۔
17. قَوْلًا لَّيِّنًا (44): فرعون کو کنیت سے بلا کر تبلیغ کرنا، قول ہے کہ کیا تو پاک ہونا چاہتا ہے؟، قول ہے کہ تربیت کے انداز میں نرمی سے گفتگو کرنا مراد ہے۔
18. بِآيَةٍ مِنْ رَبِّكَ (47): معجزہ ید بیضاء، کہ ہاتھ بغل میں دبا کر نکالا تو سورج کی طرح چمکتا تھا۔
19. يَوْمُ الزَّيْنَةِ (58): ان کا تہوار نوروز، قول ہے کہ یوم عاشوراء مراد ہے۔

20. لَا تَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ (61): ان کا اللہ تعالیٰ کے نشانوں (معجزات انبیاء) کو

جادو کہنا مراد ہے۔

21. وَأَسْرُوا النَّجْوَى (62): جادو گروں کا یہ کہنا کہ یہ جو کچھ کہتا ہے وہ جادو

نہیں ہو سکتا، قول ہے کہ ان کا آپس میں یہ مشورہ کرنا کہ اگر وہ سچا ہے تو اس کی پیروی کریں گے، قول ہے کہ ان کا دونوں کو جادو گر قرار دینا

مراد ہے۔

22. مِنَ الْبَيْتَاتِ (72): عصا، يد بيضاء، قول ہے کہ انہوں نے سجدہ تعظیمی

کی حالت میں جنت و دوزخ کا مشاہدہ کر لیا تھا مراد ہے اور جنت میں ان کے ٹھکانے دکھائے گئے تھے (سبحان من جلت قدرته: مترجم)۔

23. ظَلِمْنَا فِي الْبَحْرِ (77): بحیرہ قلزم مراد ہے۔

24. يَجْنُو دِه (78): جن کی تعداد دس لاکھ، قول ہے کہ چھ لاکھ کافر عونی لشکر

مراد ہے۔

25. وَمَا أَغْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ (83): بنی اسرائیل کے منتخب ستر آدمی مراد

ہیں، اور موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے شوق میں ان سے آگے

آگے طور پر چلے گئے اور دوسروں کو ملاقات ربانی کے لیے اپنے پیچھے آنے

کا حکم دیا۔

26. وَأَصْلَهُمُ السَّامِرِيُّ (85): اس کا نام موسیٰ بن ظفر تھا، قول ہے کہ میخا

جو سامراء کی جماعت میں سے تھا بحیرہ قلزم پار کرنے کے بعد منافق ہو

گیا تھا، قول ہے کہ وہ موسیٰ علیہ السلام کے قطعی ہمسایوں میں سے تھا، قول

ہے کہ وہ موصل کے علاقہ کی بستی باجر والوں میں سے تھا جو گائے کے

پجاری تھے۔

27. وَغَدَّا حَسَنًا (86): توراۃ کا عنایت فرمانا مراد ہے۔

28. مِنْ زِينَةِ الْقَوْمِ (87): مصر سے روانہ ہوتے وقت قبیلوں سے ادھار

لیے ہوئے زیورات، قول ہے کہ قبیلوں کی غرقابی کے بعد سمندر نے وہ زیورات خشکی پر پھینک دئے تو انہوں نے اٹھالیے۔

29. أَفَعَصَيْتَ أَمْرِي (93): آپ کا یہ حکم کہ اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کے لیے جانے کے بعد میرا جانشین بنا اور قوم کی اصلاح کرتے رہنا۔

30. بِمَا لَمْ يَنْصُرُوا بِكَ (96): جبرائیل علیہ السلام کی ایسی گھوڑی جو نہ چاہتی ہو فرعون کے گھوڑے کے آگے آئی تاکہ دریا کے درمیان چلی جائے، قول ہے کہ جبرائیل علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے پاس ان کی میعاد طور / عمر کا اختتام قریب ہو آئے۔

31. مِنْ أَثَرِ الرَّسُولِ (96): سیدنا جبرائیل علیہ السلام کی گھوڑی کے سم کے نیچے کی مٹی مراد ہے۔

32. لَا مَسَاسَ (97): سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اس کے مقاطعہ کا اعلان کیا تو جو بھی اسے ہاتھ ملا کر ملتا یا وہ خود کسی سے ملتا تو دونوں زبردست بخار میں مبتلا ہو جاتے۔

33. يَوْمَئِذٍ زُرُّوا (102): نیلی آنکھیں، ایسی آنکھیں غرب کے ہاں منحوس سمجھی جاتی ہیں، قول ہے کہ اندھا پن، کیونکہ اندھے کی آنکھ کی سفیدی نیلاہٹ میں بدلی ہوئی ہوتی ہے، قول ہے کہ پیاسا، کیونکہ سخت پیاسے کی آنکھوں کی سیاہی نیلاہٹ میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

34. إِلَّا عَشْرًا (103): دنیا کی دس راتیں، قول ہے کہ قبر کی، قول ہے کہ دونوں صورتوں کے درمیان کی دس راتیں مراد ہیں۔

35. أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً (104): ان میں سے انتہائی عقلمند شخص مراد ہے۔

36. وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ (105): ایک ثقفی آدمی نے آپ ﷺ سے قیامت کے دن پہاڑوں کی کیفیت پوچھی تھی۔
37. يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ (108): نفعِ صور کے وقت اسرافیل علیہ السلام کے پیچھے پیچھے چلتے جانا مراد ہے۔
38. وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا (109): کلمہ لا الہ الا اللہ مراد ہے۔
39. وَرَقِي الْجَنَّةَ (121): درختِ انجیر کے پتے مراد ہیں۔
40. وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ (129): عذاب کو قیامت تک مؤخر کر دینے کا وعدہ مراد ہے۔
41. بَأَيَّةٍ مِنْ رَبِّهِ (133): مشرکین کی عذاب کی تجاویز مراد ہیں۔
42. الصُّحُفِ الْأُولَى (133): توراۃ، انجیل اور کتبِ منزلہ مراد ہیں۔
43. مِنْ قَبْلِهِ (134): قرآن مجید، قول ہے کہ محمد ﷺ مراد ہیں۔



سورة الأنبياء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ (1): اہل مکہ مکرمہ مراد ہیں، لیکن لفظ عام ہے اور حساب سے قیامت مراد ہے۔
2. الَّذِينَ ظَلَمُوا (3): کفار قریش مراد ہیں۔
3. أَهْلَ الذِّكْرِ (7): اہل کتاب مراد ہیں انہیں یہ بتانا مقصود ہے کہ تمام انبیاء و رسل علیہم السلام انسان ہی تھے۔

4. فِيهِ ذِكْرُكُمْ (10): ان کی ضروریات دین و دنیا کی مصلحتیں، قول ہے کہ ان کی فضیلت و عزت مراد ہے۔

5. وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ (11): یہ تو بالکل واضح ہے، قول ہے کہ اہل حضور آء اور بیت سام جو یمن کی بستیوں میں سے ہیں جن کی طرف سیدنا شعیب کو سلیمان اور عیسیٰ علیہم السلام کے درمیانی دور میں مبعوث کیا گیا تھا لیکن انہیں ان لوگوں نے شہید کر دیا۔

6. أَحْسُوا أَبَاسَنَا (12): بخت نصر اور اس کا لشکر، وہ تو خفیہ کمین گاہوں میں چھپ گیا، سب سے پہلے انہوں نے ہی خفیہ کمین گاہیں بنائیں پہلے ان کا تصور بھی نہیں تھا۔

7. لَا تَزْكُضُوا (13): فرشتوں نے انہیں مذاقاً کہا تھا، جبکہ مصیبت تو انہی پر آہی پڑی تھی۔

8. أَنْ نَتَّخِذَ لَهُمْ (17): لغت یمن میں عورت اور بقول بعض لڑکے کو کہتے ہیں۔

9. وَمَنْ عِنْدَهُ (19): فرشتے مراد ہیں۔

10. وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَانُ (26): بنو خزاعہ جنہوں نے کہا تھا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں۔

11. لِمَنْ ارْتَضَى (28): اہل توحید، اہل لا الہ الا اللہ مراد ہیں۔

12. وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ اِنِّي اِلٰهٌ (29): ابلیس لعین مراد ہے۔

13. وَادَّا رَاكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا (36): سورۃ حجر میں مذکور استہزاء کرنے والے ابو جہل وغیرہ جب آپ ﷺ کو دیکھتے تو ہنستے اور کہتے کہ دیکھو یہ بنی عبد مناف کا نبی ہے۔

14. خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ (37): نضر بن حارث، قول ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام کہ جسم میں پوری جان پڑنے سے پہلے ہی اٹھنے کی کوشش کرنے لگے، قول ہے کہ جنس انسان مراد ہے۔

15. قَالُوا حَرِّقُوهُ (68): ان کے بادشاہ نمرود، قول ہے کہ ایران کے کردوں میں ہیزن نامی کرنے کہا تھا کہ اسے جلا دو۔

16. إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا (71): سرزمین شام، کہ نمرود مع اپنی قوم عراق میں تھا۔

17. الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ تَعْمَلُ الْخَبَائِثَ (74): بستی سدوم، کہ وہ لوگ لونڈے بازی (لڑکوں سے بد فعلی) کرتے اور ننگے پھرتے رہتے تھے مراد ہے۔

18. إِذْ نَادَى مِنْ قَبْلُ (76): سیدنا نوح علیہ السلام کی بد دعا کہ اللہ توروئے زمین پر کفار کا ایک گھر بھی نہ چھوڑنا، نیز یہ التجا بھی کی کہ میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فرمادے۔

19. إِذْ يَخُكُّمَانِ فِي الْحَرْثِ (78): انور کہ جسے پھل کے گچھے لگ چکے تھے، قول ہے کہ کھیتی مراد ہے کیونکہ سیدنا داؤد علیہ السلام نے بکریاں کھیتی والے کو دینے کا فیصلہ سنا دیا کہ بکریاں اس کی فصل کے نقصان کے برابر تھیں۔

20. فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ (79): سیدنا سلیمان علیہ السلام کا فیصلہ کہ بکریاں آئندہ فصل تک ان کا دودھ اور اون سے فائدہ اٹھانے کے لیے کھیتی والے کو دے دی جائیں اس وقت آپ کی عمر بارہ سال تھی، ممکن ہے ان کی شریعت میں اسی طرح ہو لیکن ہماری شریعت میں فیصلہ داؤدی ہی صحیح ہے۔

21. مَسْنَى الصُّورِ (83): آزمائش کے سات سال مراد ہے، قول ہے کہ دس

سال، سیدنا یوب علیہ السلام تریٹھ سال زندہ رہے۔

22. وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ (84): سات بیٹے اور سات بیٹیاں ساتھ ہی اضافی بیٹے

، بیٹیاں بھی عنایت فرمائیں۔

23. وَذَا الْكِفْلِ (85): ان کا اصل نام بشر بن ایوب تھا۔

24. وَذَا النُّونِ (87): سیدنا یونس بن متی علیہ السلام جنہیں اس وقت کے

بادشاہ نے حکم دیا تھا جبکہ ان کے نبی اشعیاء تھے کہ جس بادشاہ نے ان پر

چڑھائی کی اس کے پاس جاؤ تو اشعیاء سے پوچھا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام

لیا ہے؟ کہا کہ نہیں تو انہوں نے جانے سے انکار کیا بادشاہ اور اشعیاء دونوں

نے بڑی منت کہ لیکن وہ نہ مانے تو دونوں سے ناراض ہو کے چلے گئے۔

25. فِي الظُّلُمَاتِ (87): مچھلی کا پیٹ، رات اور سمندر بحیرہ روم کا اندھیرا

مراد ہے۔

26. مِنَ الْغَمِّ (88): مچھلی کا پیٹ مراد ہے۔

27. وَأَصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ (90): ان کی زوجہ کا نام اشعیاء تھا۔

28. وَالَّتِي أَحْصَيْنَا فَزَجَّهَا (91): سیدہ مریم علیہا السلام مراد ہیں۔

29. إِنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ (92): ملت کا امت نام رکھنے کی وجہ کہ امتی لوگوں کا

نقطہ اتفاق ہی یہی ہے، امت کا اصل معنی جماعت یعنی جمع ہونے پر متفق

ہونا ہے۔

30. الْوَعْدُ الْحَقُّ (97): روز قیامت مراد ہے۔

31. إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ (101): فرشتے، سیدنا عیسیٰ و عزیر علیہم السلام

مراد ہیں۔

32. الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ (103): اسرافیل کا صور پھونکنا، قول ہے کہ آدمی کو جہنم میں جانے کا حکم، قول ہے کہ جہنمیوں پر غالب ہو جائے گی، قول ہے کہ جنت و جہنم کے درمیان موت کو ذبح کر دیا جائے گا کہ دونوں دیکھ اور سن لیں کہ موت ہمیشہ کے لیے ختم اور اب تو صرف زندگی ہی زندگی ہوگی۔
33. كَتَبَ السَّيِّئَاتِ (104): کھل یعنی خط، جس طرح تحریر شدہ کاغذ کو لپیٹا جاتا ہے، قول ہے کہ تیسرے آسمان پر ایک فرشتہ جس کے پاس انسانی اعمال جمع ہوتے ہیں، ایک بے اصل روایت یہ بھی ہے کہ اس نام کا ایک کاتب وحی شخص بھی ہے اور یہ ناقابل تسلیم ہے۔
34. فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ (105): آسمانی کتب، ذکر سے لوح محفوظ، قول ہے کہ زبور سے داؤد علیہ السلام اور ذکر سے توراہ مراد ہے۔
35. أَنَّ الْأَرْضَ (105): معروف سر زمین دنیا، قول ہے کہ مقدس سر زمین یعنی فلسطین و بیت المقدس مراد ہیں۔
36. عِبَادِي الصَّالِحُونَ (105): مومن لوگ، قول ہے کہ امت محمدی مراد ہے۔
37. لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ (111): عذاب موعود کا مؤخر ہو جانا مراد ہے۔



سورة الحج

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. زُلْزَلَةُ السَّاعَةِ (1): قیامت کا زلزلہ، قول ہے کہ قبل از قیامت کا زلزلہ، قول ہے کہ یوم قیامت کا زلزلہ، پہلے اور تیسرے قول مطابق اللہ تعالیٰ کا فرمان: ﴿تَذْهَلْ... وَتَضَعُ﴾ سے زبردست و ہولناک زلزلہ مراد ہے، اور دوسرے قول مطابق حقیقت مراد ہے۔
2. أَرْذَلِ الْعُجْبِ (5): خوف و بڑھاپا مراد ہے۔
3. مَنْ يُجَادِلِ فِي اللَّهِ (8): نصر بن حارث، قول ہے کہ ولید بن مغیرہ اور عتبہ بن ربیعہ یہی لوگ موت کے بعد زندہ اٹھنے کے شدید منکر تھے۔
4. فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ (9): اس کا غزوہ بدر میں واصل جہنم ہونا مراد ہے۔
5. مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ (11): دیہاتی لوگ مدینہ آتے وقت ایمان کی حالت میں ہوتے اگر وہاں فراوانی ہوتی تو کہتے کہ یہ دین اچھا ہے اور اس کے برعکس معاملہ ہوتا تو کہتے کہ یہ دین اچھا نہیں اور مرتد ہو جاتے، قول ہے کہ ایک یہودی مسلمان ہوا تو اسے کچھ حکالیف کا سامنا کرنا پڑا تو اس نے بدقالی لیتے ہوئے اسے برا جانا تو نبی کریم ﷺ سے کہنے لگا اسلام مجھ سے واپس لے لو، تب آپ ﷺ نے جواب دیا کہ اب ایسا نہیں ہو سکتا۔
6. مَنْ كَانَ يَظُنُّ (15): بنو اسد و غطفان کا دیر سے مسلمان ہونے کا سبب ان کا یہ خیال تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی مدد نہیں کرے گا، قول ہے کہ جس وقت مسلمانوں کو کوئی کامیابی حاصل ہوتی انہیں برا لگتا یعنی انہیں مسلمانوں کی یہ کامیابی بھی اچھی نہیں لگتی تھی۔

7. اِلَى السَّمَاءِ (15): اپنے گھر کے اوپر کا آسمان، قول ہے کہ آسمان دنیا

مراد ہے۔

8. وَالْمَجُوسَ (17): آگ / آتش پرست، اصل مادہ نجوس ہے کیونکہ وہ

نجاست کی پرستش کرتے تھے پھر نون کو میم سے بدل دیا گیا، قول ہے کہ یہ لفظ فارسی میں منج گوش یعنی چھوٹے کانوں والا پھر اسے عربی بنالیا گیا جو مجوس بن گیا۔

9. هَٰذَا نِ خَصَمَانِ (19) تین مسلمان سیدنا علی، حمزہ، عبید اللہ بن حارث

رضی اللہ عنہم اور تین مشرک عتبہ، شیبہ، ربیعہ لوگوں نے بدر کے دن مقابلے کے لیے ایک دوسرے کو للکارا اور ولید بن عتبہ تو بدر کے دن واصل جہنم ہوا تھا، قول ہے کہ مسلمان اور اہل کتاب مراد ہیں اہل کتاب کا کہنا تھا کہ ہمیں کتاب پہلے ملی، مسلمانوں کا کہنا تھا کہ ہم تو تمام انبیاء اور رسولوں پر ایمان لائے، قول ہے کہ مسلمانوں اور مشرکوں نے موت کے بعد زندہ ہونے پر بحث و مباحثہ (جھگڑا) کیا تھا۔

10. الظِّلِّيبِ مِنَ الْقَوْلِ وَهُدُوا إِلَى صِرَاطِ الْحَمِيدِ (24): قول لا الہ

الا اللہ والحمد للہ مراد ہے، قول ہے کہ دنیا میں قرآن اور صراط سے اسلام مراد ہے، قول ہے کہ جنت میں ان کا کہنا: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقْنَا وَعَدَهُ﴾ اس صورت میں ﴿صِرَاطِ الْحَمِيدِ﴾ سے جنت مراد ہے۔

11. وَأَقِمْ فِي النَّاسِ (27): مقام پر کھڑے ہو کر سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا

لوگوں کو حج کا اعلان کرنا، قول ہے کہ جبل ابوقبیس پر کھڑے ہو کر یہ اعلان کرنا کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے اپنا گھر بنایا ہے لہذا اس کا حج کرو،

اہتمام فی تفسیر مہمات القرآن 123

قول ہے کہ نبی ﷺ کو حج کے اعلان کا حکم دینا جسے آپ ﷺ نے کر کے دکھایا اور حج آخرین میں اس کے واجب ہونے کا بھی لوگوں کو بتایا گیا۔

12. مَتَفَاعٍ لَّهُمْ (28): عبادات، اللہ تعالیٰ کی معافی اور بخشش، جسمانی عبادات، دینی و دنیوی فوائد موسم حج میں تجارت کرنا۔

13. وَيَذْكُرُوا اَنَّمِ اللّٰهُ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمَاتٍ (28): عشرہ ذی الحجہ، قول ہے کہ ایام نحر (قربانی کے چار دن)، قول ہے کہ یوم عرفہ اور ایام تشریق (گیارہ، بارہ اور تیرہ ذوالحجہ)، قول میں ذکر سے مراد تکبیرات، دوسرے میں بوقت ذبح بسم اللہ اور تکبیر ذبح، قول ہے کہ مذکورہ اور تمام نمازوں کے بعد کی تکبیرات و تہلیلات مراد ہیں۔

14. حُرُمَاتِ اللّٰهِ (30): آمدہ پانچ چیزیں احرام، مکہ شریف، مسجد حرام، اور حرمت والا مہینہ، قول ہے کہ مناسک حج، قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ادا کر دینے والی چیزیں مراد ہیں۔

15. اِلَّا مَا يُثَلٰی (30): سورۃ مائدہ کی آیت: ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ... وَالنَّطِيحَةُ﴾ مراد ہے، قول ہے کہ ﴿اِلَّا مَا يُثَلٰی عَلَيْكُمْ غَيْرُ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ﴾ مراد ہے نیز اس کا حکم عام بھی جائز ہے۔

16. قَوْلِ الزُّوْرِ (30): مشرکین کا تلبیہ میں ان الفاظ "الا شریکا هو لك تملکہ وما ملک" کا اضافہ کرنا، قول ہے کہ ﴿هَذَا حَلَالٌ وَهَذَا حَرَامٌ﴾ وغیرہ قسم کی جھوٹی باتیں، قول ہے کہ جھوٹی گواہی دینا مراد ہے۔

17. وَمَنْ يُعْظِمْ شَعَائِرَ اللَّهِ (32): حج کے موقع پر قربانی، قول ہے کہ حج کا اعلان اور اس کے مناسک، تعظیم سے اسے اچھا اور بیش قیمت سمجھنا، قول ہے کہ مطلق دین کے شعائر (معالم) مراد ہیں۔
18. لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ (33): دودھ اور سواری وغیرہ، قول ہے کہ تجارت، قول ہے کہ دینی و دنیاوی مصالح مراد ہیں۔
19. إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى (33): یوم نحر، قول ہے کہ ایام حج کا گزر جانا، قول ہے کہ موت مراد ہے۔
20. إِلَىٰ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ (33): حرم شریف کیونکہ کعبہ شریف ہی بیت الحرام ہے۔
21. لَكُمْ فِيهَا حَيًوٌ (36): سواری، دودھ، ثواب، جسمانی فوائد و ثمرات، قول ہے کہ صدقہ کرنے کا ثواب اور محتاج کا فائدہ مراد ہے۔
22. الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّا لَهُمْ (41): حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، قول ہے کہ امت محمدیہ، قول ہے کہ انصاف پسند حکمران مراد ہیں
23. وَيَبُرُّ مُعْظَلَةً وَقَصْرٍ مَّشِيدٍ (45): یہ تو مطلقاً واضح ہے، قول ہے کہ اصحاب رس کا عدل میں واقع کناں، قول ہے کہ حضر موت میں واقع، ان کی طرف خالد بن صفوان کو نبی بنا کر بھیجا گیا جن کی تکذیب کی گئی اور انہیں شہید کر دیا گیا، تب اللہ تعالیٰ نے ان سب کو ملیا میٹ کر دیا ان کے کنوئیں منہدم کر دئے محل تباہ ہو گئے، قول کہ شہاد بن عامر کا وہ شاندار بے مثل و بے مثال محل مراد ہے، (لیکن بعض علماء نے خالد کی بجائے حنظلہ بن صفوان کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم)۔
24. وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ (47): نضر بن حارث اور اس کے ہمنوا مراد ہیں۔

25. وَإِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَلْفٍ سَنَةٍ (47): آخرت میں ان کے عذاب کے دن، قول ہے کہ اس دن کے عذاب کا جو جھل و طویل ہونا گویا کہ ہزار سال کا دن ہے، اسی طرح اہل جنت کے ہر ایک دن کو اللہ تعالیٰ کی دنیوی نعمتوں کے ایام کی طرح۔

26. رَسُولٌ وَلَا نَبِيٍّ (52): رسول جو کتاب و معجزات اور نبی جو پہلے رسول کی شریعت کی دعوت دے اور اسے نافذ کرے علیہا السلام۔

27. أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ (52): قول ہے کہ جب آپ ﷺ عذاب کی وعید سنانا چاہتے جس کی وہ مشرکین قریش جلدی آنے کی طلب کر رہے تھے، قول ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ مشرکین کے مسلمان ہونے کی تمنا کرتے تو شیطان یہ دوسے ڈالتا کہ اگر اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ ﷺ کی وقعت ہوتی تو ان کی یہ خواہش ضرور پوری ہوتی، قول ہے کہ آپ ﷺ کی خواہش تھی کہ قریش کے بتوں کے بارے کچھ نازل نہ ہو کہ وہ ناراض ہو جائیں، قول ہے کہ سورۃ نجم جس میں شیطان نے دوران تلاوت یہ الفاظ آپ ﷺ کی زبان سے نکلوائے جب آپ ﷺ یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے ﴿وَمِنَ اللَّيْلِ أَنُحَدِّثُكَ الْاُخْرَى﴾ جو ایک مشہور حدیث ہے لیکن یہ ناقابل قبول ہے کہ حدیث ہی ناقابل قبول ہے جس کا تفصیلی ذکر التبیان (جو مولف کی مکمل اور اس سے بڑی تفصیلی کتاب ہے، مترجم) میں ہو چکا جو ان شاء اللہ تعالیٰ کافی و شافی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی عصمت انبیاء علیہم السلام کے بارے اس کو رد کرنے کے لیے کافی ہے۔

28. الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ (54): مومنین مراد ہیں، قول ہے کہ اہل کتاب لیکن یہ قول قابل تحقیق و غور طلب ہے۔

29. یَوْمَ عَقِیْبٍ (55): یوم بدر کیونکہ مقتولین قریش کو ایک رات بھی نصیب نہیں ہوئی کہ مقتول ہوئے، قول ہے کہ قیامت کا دن کہ اس کے بعد رات ہی نہیں ہوگی۔

30. فَلَا يُنَازِعُكَ فِي الْأَمْرِ (67): بدیل بن ورقاء، خزاعی، بشر بن سفیان اور یزید بن خنیس جنہوں نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ تم اپنے ہاتھوں ذبح شدہ جانور تو کھا لیتے ہو لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں مری چیز نہیں کھاتے؟

31. ضَعُفَ الظَّالِمُ وَالْمُظْلُومُ (73): طالب سے بت اور مطلوب سے مکھی مراد ہے اس کے برعکس بھی ایک قول ہے کہ طالب سے عابد اور مطلوب سے وہی بت جس کی پوجا جاتی ہے مراد ہے۔

32. مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا (75): جبرائیل و میکائیل وغیرہ علیہم السلام فرشتے جنہیں انسانی رسل و انبیاء علیہم السلام کی طرف بھیجا جاتا ہے۔

33. وَمِنَ النَّاسِ (75): ولید بن مغیرہ کا رد ہے کہ کیا ہم میں سے اس پر ہی ذکر (قرآن) نازل ہوا؟۔

34. هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ (78): فرمان باری تعالیٰ: ﴿وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةٌ مُّسْلِمَةٌ لَّكَ﴾ قول ہے کہ ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہی تمہارا نام مسلمان ساری کتب منزلہ جو قبل از قرآن اور خود قرآن میں رکھا ہے۔

35. شَهِدَاءَ عَلَى النَّاسِ (78): اس امت کا تمام امتوں کے متعلق گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ نے جو رسول و انبیاء علیہم السلام قوموں کے پاس بھیجے تھے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے تمام احکام ان لوگوں تک پہنچا دیے تھے۔



سورة المؤمنون

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. الْفِرْدَوْسُ (11): جنت میں سب سے اعلیٰ و اونچی و درمیانی جنت مراد ہے۔

2. وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُورِ سَيْنَاءَ (20): زیتون کا درخت، ایک جزا اصلی جسے اللہ تعالیٰ نے طور سینا میں پیدا کیا اور اس درخت کا نام مبارک رکھا، قول ہے کہ طوفان نوح علیہ السلام کے بعد سب سے پہلا درخت زیتون ہی اگا اور سینا وہ سر زمین جس میں طور پہاڑ جو مصر و مدین کے درمیان ہے اسی پر ہی اللہ تعالیٰ سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے ہمکلام ہوا۔

3. وَفَارَ التَّنُورُ (27): گھریلو تنور مراد ہے جس کی تفصیل سورۃ ہود آیت نمبر سات میں مذکور ہے۔

4. قَرْنًا آخَرِينَ (31): ایک قوم جس کے رسول سیدنا ہود علیہ السلام تھے۔

5. قُرُونًا آخَرِينَ (42): سابقہ تباہ شدہ اقوام شمود، ابراہیم، لوط اور شعیب علیہم السلام مراد ہیں۔

6. إِلَى رَبْوَةٍ (50): قول ہے کہ دمشق اور غوطہ، قول ہے کہ مصر کیونکہ سیدہ مریم سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو لے کر مصر کو بھاگی تھیں، قول ہے کہ رملہ، قول ہے کہ ناصرہ نامی شام کی ایک بستی جس کی نسبت سے عیسائیوں کو نصاریٰ کہا جاتا ہے۔

7. وَإِنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ (52): ملت یعنی امت مراد ہے، قول ہے کہ تمام رسول علیہم السلام مراد ہیں کہ وے سبھی توحیدی ملت واحدہ تھے۔

8. فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ (53): اہل کتاب، قول ہے کہ مشرکین مراد ہیں۔

9. زُبُرًا (53): جسے بحرے مختلف ٹولے (پارٹیاں، جماعتیں) مراد ہیں۔
10. وَلَدَيْنَا كِتَابٌ (62): اعمال نامے، قول ہے کہ لوح محفوظ مراد ہے۔
11. مِنْ هَذَا (63): قرآن مجید، قول ہے کہ حق بیان کرنے والی کتاب، قول ہے کہ اچھے اعمال و اوصاف مراد ہیں۔
12. مُسْتَكْبِرِينَ (67): حرم شریف، کیونکہ ان کا تکبر و فخر اسی وجہ سے تھا، قول ہے کہ قرآن سے تکبر کرنا مراد ہے۔
13. سَامِرًا يَهْجُرُونَ (67): معنوی لحاظ سے توجع ہے مثلاً حامل، باقر یعنی مشرکین رات کو کعبہ شریف کے گرد جمع ہو کر قرآن مجید بارے استہزا کی شکل میں ہدیان کہتے اور طرح طرح کی الٹی باتیں کیا کرتے تھے۔
14. وَلَقَدْ أَخَذْنَاهُمْ بِالْعَذَابِ (76): قحط، بھوک، اور نبی کریم ﷺ کی دعا کی محتاجی، قول ہے کہ ان کا بدر میں قتل اور قیدی بن جانا مراد ہے۔
15. وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ (100): اس کا معنی تو رکاوٹ ہے لیکن مراد اس سے موت اور بعثت کی درمیانی مدت ہے۔
16. إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ مِنْ عِبَادِي (109): سیدنا بلال، صہیب، خباب اور عمار اور دوسرے کمزور مسلمان رضی اللہ عنہم مراد ہیں، قول ہے کہ صرف مومنین مراد ہیں۔
17. قَالَ كَمْ لَبِثْتُمْ (112): اللہ تعالیٰ کا ان سے یہ کہنا، قول ہے کہ فرشتے کا ان سے یہ کہنا ان کی زبردستی کے طور پر ہے۔
18. فِي الْأَرْضِ (112): موجودہ زمین، قول ہے کہ قبریں مراد ہیں۔

19. فَاسْأَلِ الْعَادِّينَ (113): محافظ فرشتے، قول ہے کہ اس کا معنی کہ تم حساب کتاب رکھنے والوں سے پوچھو، اے اللہ اے رب رحیم ہمیں عذاب سے بچا اور حساب کی کرید سے عافیت دے۔



سورة النور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ (2): چار تا چالیس افراد کے گروہ کو طائفہ کہتے ہیں، قول ہے کہ تین تا چالیس، قول ہے کہ دو تا چالیس، قول ہے کہ ایک فرد لیکن یہ ثابت نہیں ہے۔
2. إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ (11): عبد اللہ بن ابی (ملعون)، مسطح بن اثاثہ جس کا نام عوف تھا، حسان بن ثابت اور حسنہ بنت جحش رضی اللہ عنہم مراد ہیں، افک سے مراد: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جو خلیفہ رسول سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی لخت جگر تھیں پر بدکاری کا الزام لگانا مراد ہے۔
3. وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ (11): عبد اللہ بن ابی خبیث جو انتہائی منافق و اسلام کا شدید دشمن تھا، قول ہے کہ سیدنا حسان اور صفوان بن معطل رضی اللہ عنہما کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کی تھی جن کا ذکر ہو چکا بہر حال یہ مشہور واقعہ قرآن میں ہے۔

4. وَلَا يَأْتِلْ أُولُو الْفَضْلِ (22): سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مراد ہیں جنہوں نے قسم کھائی کہ وہ مسطح جو ان کا خالہ زاد بھائی تھا پر خرچ نہیں کریں گے کیونکہ وہ بھی اس بہتان میں شریک تھا۔

5. أُولَى الْقُرْبَى (22): ان کا خالہ زاد بھائی مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ مراد ہے۔

6. الْحَبِيثَاتُ لِلْعَبِيثِينَ (26): قول ہے کہ خبیث قسم کی عورتیں خبیث قسم کے لوگوں کو زیب دیتی ہیں نہ کہ معاذ اللہ سید البشر علیہ السلام کے لائق، خبیث مرد ہی خبیث عورتوں کے لائق ہوتے ہیں، قول ہے کہ گندے کلمات گندے لوگوں سے ہی سرزد ہوتے ہیں اور یہ لوگ گندی باتیں کرنے کے درپے ہوتے ہیں۔

7. وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ (26): مذکورہ دونوں اقوال مطابق عورتیں یا کلمات مراد ہیں۔

8. إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا (31): چہرہ اور دونوں ہتھیلیاں، اس کے علاوہ بھی اقوال ہیں لیکن رائج پہلی بات ہے۔

9. أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولَى الْإِرْبَةِ (31): وہ جو عورتوں کے قابل نہیں ہوتے، قول ہے کہ ناسمجھ بچے جو عورتوں کے خفیہ معاملات کا علم نہیں رکھتے، قول ہے کہ عنین (نامرد)، قول ہے کہ خصی، قول ہے کہ خسرے / ہجڑے، قول ہے کہ بالکل بوڑھا شخص اس قسم کے لوگ عورتوں سے ہمستری کے قابل نہیں ہوتے۔

10. مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِمْ (31): آواز پیدا کرنے والے زیورات مثلاً پازیب وغیرہ مراد ہیں۔

11. اَلْیَاقَیْ مِنْکُمْ (32): (بیوگی یا طلاق کے بعد) جن مردوں اور عورتوں نے نکاح نہ کیا ہو۔

12. وَلَا تُکْرِهُوا فَتَیَاتِکُمْ (33): سیدہ معاذہ، امیرہ، مسیکہ، قتیلہ، عمرہ اور روی رضی اللہ عنہن جو مسلمان اور عبد اللہ بن ابی غبیت کی لونڈیاں تھیں جنہیں وہ بدکاری پر مجبور کرتا تھا اور وہ اپنی عزت محفوظ رکھنا چاہتی تھیں مراد ہیں۔

13. شَجَرَةٌ مُّبَارَكَةٍ (35): زیتون کا درخت مراد ہے۔

14. لَا شَرْقِیَّةٍ وَلَا غَرْبِیَّةٍ (35): شامی درخت زیتون مراد ہے کہ وہاں کے درختوں کا تیل انتہائی صاف ستھرا ہوتا ہے، قول ہے کہ مشرقی اور نہ ہی مغربی کہ جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اسے خوب دھوپ لگتی ہے اسی طرح بوقت غروب بھی لہذا اس قسم کے درخت کا تیل عمدہ ہوتا ہے کچھ اقوال اور بھی ہیں۔

15. فِی بُیُوتِ اَیْذَنِ اللّٰہِ اَنْ تُرْفَعَ (36): مطلق مساجد مراد ہیں، قول ہے کہ سیدنا انبیاء علیہم السلام کی بنائی ہوئی یہ چار مساجد مکہ، مسجد مدینہ، قبا اور مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) مراد ہیں، قول ہے کہ مساکن نبوی مراد ہیں۔

16. وَالَّذِیْنَ کَفَرُوا اَعْمَالُہُمْ کَسَرٌ اَب (39): یہ عام بات ہے، قول ہے کہ عتبہ بن ربیعہ نے جاہلیت میں دین کی تلاش کی تھی عبادت گزار بنا اور موٹا لباس پہننا شروع کیا لیکن جب اسلام آیا تو اس نے انکار کر دیا لیکن یہ بات ثابت نہیں

17. وَیَقُولُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ (47): بشر بن زید منافق مراد ہے جس کا ایک یہودی مخالف جس کے ساتھ اس کی زمیں مشترک تھی اس یہودی نے آپ ﷺ سے فیصلہ کرنا چاہا لیکن یہ منافق نہ مانا بلکہ کعب بن اشرف کو

فیصل تسلیم کیا، اور کہا کہ محمد ﷺ ہم سے زیادتی کرتا ہے، قول ہے کہ مغیرہ بن واکل جس نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے زمین کے بارے میں جھگڑا کیا تو اس نے یہ بات کہی تھی۔

18. وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ (53): منافقین جنہوں نے حلفا کہا تھا کہ آپ اگر ہمیں جہاد کے لیے گھروں، اموال، اہل و عیال سے نکلنے کے لیے کہیں گے تو ساتھ دیں گے۔

19. لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ (55): مومنین، قول ہے کہ خلفاء راشدین مراد ہیں یہ آیت معجزات نبوی میں سے ہے۔

20. كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ (55): بنی اسرائیل کا مصر پر غلبہ پانا مراد ہے۔

21. الْأَعْرَاجُ الْبَرِيضُ (61): یہ وہ معذور لوگ ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بوقت روانگی جہاد اپنے گھروں کی چابیاں ان کے حوالے کر دیتے تھے کہ اپنی ضرورت کی چیزیں لے لیا کریں تو انہوں حرج و جھجک محسوس کی، قول ہے کہ یہ غازی وغیرہ ان کے ساتھ مل بیٹھ کر کھانے پینے میں حرج محسوس کرتے تھے، ممکن ہے کہ انہیں ان معذور افراد سے نفرت ہو تو اللہ تعالیٰ نے اس کی نفی کر دی، قول ہے کہ انہیں جہاد میں جانے سے مستثنیٰ کرنے کا ذکر ہوا کہ وہ بوجہ مجبوری گھروں میں ہی رہیں جہاد میں شامل نہ ہوں۔

22. أَوْ مَا مَلَكَتُمْ مَفَاتِحَهُ (61): سردار یا غلام کے ہاتھ، قول ہے کہ وہ لوگ جنہیں مجاہدین روانی جہاد کے وقت اپنے گھروں کی چابیاں سپرد کیا کرتے تھے۔

23. اَوْ صَدِيقُكُمْ (61): جو دوست اپنے دوست کی خوشی و غمی کو اچھی طرح سمجھتا ہو جس طرح سلف صالحین کیا کرتے تھے، اور جب خوشی و رضا مندی کے آثار سامنے آتے تو انہیں اجازت دے دی جاتی، قول ہے کہ جسے دوست کہتے ہیں وہی مراد ہے۔

24. بَحِيصًا اَوْ اُشْدَانًا (61): بنو عمرو بن کنانہ کے لوگ مراد ہیں کہ وہ اکیلا کھانا کھانے پینے میں حرج محسوس کرتے تھے اگرچہ انہیں رات تک بھوکا ہی رہنا پڑے اگر یہ بات مشکل ہو جاتی تو ضرورت کے مطابق تھوڑا سا کھانا کھا لیتے جسے قوت لایموت کہتے ہیں پیٹ بھر کے نہیں گویا ناشتہ کر لیتے۔

25. يُبَيِّتُا فَاسَلِمُوا (61): عام گھر قول ہے کہ مساجد مراد ہیں۔

26. عَلٰی اَنْفُسِكُمْ (61): ایک دوسرے کو سلام کہو، قول ہے کہ اہل و عیال کو، اگر ان گھروں میں کوئی نہ ہو تو کہے: "السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين۔"

27. دُعَاءَ الرَّسُولِ (63): کسی کام کے لیے کسی کو بلانا، نبی کریم ﷺ کو بھی اسی طرح آواز دینا، قول ہے کہ آپ ﷺ کو تعظیم کے بغیر بلانا، قول ہے کہ ان کی بد دعا والے کام نہ کرنا مراد ہے۔

28. الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنْكُمْ (63): خندق کی کھدائی کے وقت منافقین کا چپکے سے کھسک جانا، قول ہے کہ جمعہ کے خطبے کے وقت کھسک جانا مراد ہے۔



سورة الفرقان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. الْفُرْقَانُ (1): کلام اللہ جو حق و باطل کے درمیان فرق کرتا ہے۔
2. عَلَى عِبْدِهِ (1): سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات بابرکات مراد ہے۔
3. وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا (4): نضر بن حارث مشرک مراد ہے۔
4. قَوْمٌ آخَرُونَ (4): حویطب کا غلام عداس، علاء الحضرمی کا غلام یسار اور جبر، عامر بن حضرمی کا غلام، قول ہے کہ یہود مراد ہیں۔
5. ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ (9): مشرکین مکہ کا جناب ﷺ کو شاعر، ساحر اور مجنون کہنا مراد ہے۔
6. وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ (17): فرشتے، مسیح، عزیر علیہم السلام، قول ہے کہ بت مراد ہیں۔
7. تَسْمُوا إِلَٰهًا كَرًّا (18): قرآن کو ترک کرنا، قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چھوڑ دینا مراد ہے۔
8. يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلَائِكَةَ (22): قیامت کا دن، قول ہے کہ اپنی موت کے وقت فرشتوں کو اپنی طرف آتے دیکھنا مراد ہے۔
9. وَيَقُولُونَ جَعَلْنَا حُجُورًا (22): خوف و خطرے کے وقت عرب لوگوں کا اول نول بکنا کہ پناہ حاصل ہو، جس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ دکھ تکلیف دور کر دے، قول ہے کہ فرشتوں کا کفار سے یہ کہنا کہ آج خوش خبری حرام ہے۔
10. وَيَوْمَ تَشْقَى السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ (25): سفید باریک بادل جس میں ساتوں آسمانوں کے فرشتے مخلوق کے اعمال نامے لے کر آتے جاتے ہیں۔

11. وَيَوْمَ يَعِضُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ (27): عقبہ بن ابی معیط بن امیہ مراد ہے۔

12. فَلَنَّا حَلِيلًا (28): ابی بن خلف خبیث، قول ہے کہ امیہ بن خلف کہ اسے مسلمان ہونے کے ارادہ پر ملامت کی کہ میں تیری شکل نہیں دیکھوں گا جب تک تو محمد ﷺ کے منہ پر تھو کے گا نہیں، اور اس کی گردن پر پاؤں نہ رکھے تو اللہ تعالیٰ کے دشمن نے اس وقت یہ کام کیا جب آپ ﷺ مسجدے میں تھے، قول ہے کہ ظالم ابی بن خلف اور اس کا دوست عقبہ بن ابی معیط مراد ہے لیکن پہلی بات زیادہ مشہور ہے۔

13. عَنِ الذِّكْرِ (29): مشاہدہ کرنے کے بعد حق کی گواہی دینا، قول ہے کہ قرآن مجید، قول ہے کہ نبی کریم ﷺ کا وعظ و نصیحت کرنا مراد ہے۔

14. وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ (29): جنس انسان و شیطان، قول ہے کہ انسان سے عقبہ بن ابی معیط اور شیطان سے ابی بن خلف جس نے اسے گمراہ کیا، قول ہے کہ ابلیس، یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، قول ہے کہ ظالم کی کلام کا بقیہ ہے۔

15. وَقَالَ الرَّسُولُ (30): سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات بابرکات مراد ہے۔

16. إِنَّ قَوْمِي (30): کفار قریش مراد ہیں کہ قریش آپ ﷺ کی قوم ہے۔

17. وَلَا يَأْتُوكَ بِمَثَلٍ (33): کفار قریش کے غلط شبہات، ردی قسم کے سوالات، مثلاً کھانا کیوں کھاتا ہے، بازار میں کیوں جاتا ہے وغیرہ۔

18. جِئْتُكَ بِالْحَقِّ (33): ان کی مثالوں کا جواب اور حق کی واضح تفسیر مراد ہے۔

19. اُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا (34): کفار قریش کا مسلمانوں کو شر الخلق کہنا اور اللہ

تعالیٰ کا انکار دکر نامراد ہے۔

20. الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَبُوا (36): فرعون اور اس کی قوم مراد ہے۔

21. وَأَصْحَابُ الرَّيِّسِ (38): قوم ثمود کے بقیہ لوگ، الرس: مدینہ اور وادی

قری کے درمیان ان کی بستی قول ہے کہ یمامہ کے نواح میں، اور الرس:

اس کنویں کا نام جس میں حبیب نجار کو قتل کر کے پھینکا گیا تھا، قول ہے کہ

اہل انطاکیہ، قول ہے کہ انہوں نے اپنے نبی کو قتل کر کے اس کنویں میں

پھینکا، قول ہے کہ حظلہ بن صفوان نبی کے ساتھی جن کا ذکر سورۃ حج میں

ہو چکا، قول ہے کہ وہ لوگ جن کی طرف شعیب علیہ السلام کو بھیجا گیا لیکن

انہوں نے اسے جھٹلایا تو ان کے کنویں اہل پڑے اور وہ سب گھروں

سمیت تباہ ہو گئے۔

22. الْقُرْيَةِ الَّتِي أَمْطَرَتْ (40): قوم لوط علیہ السلام کی سدوم نامی بستی مراد

ہے۔

23. وَإِذَا رَأَوْكَ (41): ابو جہل وغیرہ جو آپ ﷺ کو دیکھ کر مذاق کیا کرتے

تھے جن کا ذکر گزر چکا ہے مراد ہیں۔

24. مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ (43): حارث بن قیس اور پتھر کی بت پرست قوم

مراد ہے، اور اگر کوئی اور چیز اچھی لگتی تو سابقہ کو چھوڑ کر دوسری کی پوجا

شروع کر دیتے اسی طرح تیسری چوتھی وغیرہ۔

25. مَدَّ الظِّلَّ (45): سورج کا سایہ، قول ہے کہ طلوع فجر اور طلوع سورج

کے درمیان کا وقت / وقفہ مراد ہے۔

26. وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لَهُ الْبَيِّنَاتِ (50): برسات مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ جس طرح

چاہتا ہے اسے تقسیم کر دیتا ہے، قول ہے کہ خود قرآن مجید مراد ہے، قول

ہے کہ بادلوں کی تفصیل بتانے اور نزول برسات کے متعلق بتانے میں یہی قرآن مجید ہی مراد ہے۔

27. وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا (53): سمندروں کے درمیان زمین کی رکاوٹ کہ کھارے اور میٹھے پانی کے درمیان آڑ بنی ہوئی ہے کہ کہیں کھار پانی میٹھے کو خراب نہ کر دے کہ وہ فائدہ مند ہی نہ رہے، قول ہے کہ دونوں مشہور ہیں جہاں کھارا اور میٹھا پانی جمع ہوتے ہیں جو آپس میں خلط ملط نہیں ہوتے، اور برزخ: اللہ تعالیٰ کی قدرت سے رکاوٹ کہ دونوں پانی آپس میں نہیں ملتے، ممکن ہے کہ سمندر میں وہ مقامات جہاں نمکین سمندر میں میٹھے پانی کے دریا گرتے ہیں جس طرح دریائے نیل کا آخری دہانہ، (بندہ کہتا ہے کہ دنیا میں جتنے بھی دریا ہیں وہ تو سب میٹھے ہیں لیکن آخر کار سمندر میں گر کر وہ بھی نمکین ہو جاتے ہیں)

28. مِنْ الْمَاءِ بَشَرًا (54): کوئی بھی انسان، الْمَاءِ سے مٹی مراد ہے، قول ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام مراد ہیں، اور الْمَاءِ سے مٹی سے بنا گاڑا کہ وہ بھی تو پانی ہی سے بنتا ہے۔

29. وَكَانَ الْكَافِرُ عَلَى رَبِّهِ ظَهِيرًا (55): ابو جہل کہ شیطان اسے رب کے مقابلے میں مدد دیتا تھا کہ اسلام سے دشمنی رکھے اور شرک پر ہی رہے، قول ہے کہ جنس کفار مراد ہے کہ اسلام دشمنی اور معاونت شرک میں ایک دوسرے کے مدد و معاون ہوتے ہیں۔

30. سِنَّةَ آيَاتِهِمُ (الفرقان 59): ہفتے کے دنوں کی تعداد مراد ہے، اول التوار اور آخری جمعہ، قول ہے کہ آخرت کے ایام مراد ہیں۔

31. فَاسْأَلْ بِهِ خَبِيرًا (59): قول ہے کہ جبرائیل علیہ السلام مراد ہیں یعنی اس سے پوچھو، قول ہے کہ اہل علم مراد ہیں مخاطب آپ ﷺ ہیں یا کوئی دوسرا یا سامع کہ اسے سامع تو سن لے مراد ہے۔

32. وَمَا الرَّحْمَنُ (60): سورۃ حجر میں گزر چکا۔

33. سِرًّا جَاءَ (61): سورج مراد ہے۔

34. الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ (63): اللہ تعالیٰ کے افضل ترین بندے مراد ہیں ان کی نسبت رب کی طرف اس بات کا اشارہ ہے کہ اس نے ان پر رحم کیا ہے اور ان سے راضی ہو گیا ہے کیونکہ وہ اس کی رضا کے مطابق کام کرتے ہیں۔

35. قَالُوا سَلَامًا (63): سلام کرنا مراد ہے۔ قول ہے کہ جنت میں بھی ایک دوسرے کو سلام کریں گے یا فرشتے انہیں خوشخبری کے طور پر سلام کریں گے۔

36. يَلْقَىٰ أَثَمًا (68): ان کے گناہوں کی سزا مراد ہے، قول ہے کہ جہنم کی ایک وادی کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچائے۔

37. سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ (70): حالت کفر میں کیے گئے کفریہ اعمال کی جگہ اچھے اعمال جو اسلام میں کرتے تھے، قول ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے عذاب کو مغفرت میں بدل دیتا ہے۔

38. وَمَنْ تَابَ (71): مومنین میں سے توبہ کرنے والے، قول ہے کہ جس نے غلط کاموں کے بعد توبہ کی۔

39. لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ (72): ہر حرام قول و فعل کے وقت وہاں موجود ہونا، قول ہے کہ جھوٹی گواہی دینا مراد ہے۔

40. مَرْوًا يَكْرَامًا (72): غلط اور برے کاموں کی جگہ سے معززانہ گزر جاتے اور وہاں نہیں رکھتے۔

41. قُرَّةَ أَعْيُنٍ (74): متقی و صالح لوگوں کی اولاد، قول ہے کہ بیٹا جو دین کا علم حاصل کر لے۔

42. يَلْمُتَّقِينَ إِمَامًا (74): قائد و امام، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ دین میں بھی شرک و بدعات سے مبرا حکومت مراد ہے جس کا حصول واجب ہے تاکہ اس کا ثواب زیادہ ہو، لفظ امام سے جنس امام یا یہ آمم اور صیام اور صائم کی جمع ہے۔

43. الْغُرَفَةَ (75): جنت کا عالی شان مقام / کمرہ یعنی یہ اسم جنس ہے۔

44. يَكُونُ لِرَأْمًا (77): کفار کا بدر کے دن قتل ہونا، قول ہے کہ عذاب آخرت مراد ہے، اور لزاماً لازم کا مصدر ہے۔



سورة الشعراء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. طسم (1): اللہ اعلم ہمارا، قول ہے کہ سورۃ کا نام ہے، قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طاقت و بادشاہت کی قسم ہے۔

2. أَلَا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ (3): کفار قریش مکہ مکرمہ مراد ہیں۔

3. وَلَهُمْ عَلَى ذَنْبٍ (14): قانون نامی قبلی فرعون بنی ہادرہ کی کفر کا قتل کرنا مراد ہے۔

ہے۔

4. مِنْ عُمْرِكَ سِنِينَ (18): اٹھارہ سال، قول ہے کہ بارہ، قول ہے کہ تیس سال مراد ہیں۔

5. وَفَعَلْتَ فَعَلْتِكَ (19): فاعون نامی قبیلے فرعون بنی باورچی کا قتل کرنا مراد ہے۔

6. قَالَ لَيْسَ حَوْلَهُ (25): اس کی قوم کے پانچ صد معزز لوگ مراد ہیں۔

7. لَيْسَ قَاتِلُ يَوْمٍ مَعْلُومٍ (38): یوم نوروز، جو ہفتے کا دن ہے اسکندریہ میں جمع ہو کر مناتے تھے۔

8. لَعَلَّنَا تَتَّبِعُ السَّحَرَةَ (40): فرعونی جادوگر، قول ہے کہ سیدنا موسیٰ و ہارون علیہما السلام کو استہزاء جادوگر کہا گیا۔

9. أَنْ أُسْرِ بِعِبَادِي (52): بنی اسرائیل جن کی تعداد چھ لاکھ ستر ہزار تھی، قول ہے کہ چھوٹی سی جماعت جن کے دشمن دس لاکھ، قول ہے کہ پانچ لاکھ۔

10. وَمَقَامٍ كَرِيمٍ (58): سرزمین مصر، قول ہے کہ سرزمین فیم مراد ہے۔

11. الْبَحْرُ (63): بحیرہ قلزم مراد ہے۔

12. وَأَرْلَفْنَا ثَمَّ الْأَخْرَبِينَ (64): قوم فرعون، سمندر کے قریب لے گیا تو وہ بنی اسرائیل کے پیچھے پیچھے سمندر میں داخل ہو گئے جب تمام فرعونی اندر چلے گئے تب پانی چل پڑا اور وہ سب غرق ہو گئے۔

13. أَنْ يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي (82): سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا یہ کہنا کہ میں بیمار ہوں، بلکہ بڑے بت کا یہ کام ہے، اور اپنی زوجہ سارہ کو بہن کہنا، قول ہے

کہ ستارے کو اپنا رب کہنا، قول ہے کہ بطور اظہار بندگی کہا اور مرنے کے بعد زندہ ہونا اور رب کی ربوبیت کو ثابت کرنا مراد ہے۔

14. إِلَّا الْمُجْرِمُونَ (99): مجرّمین کے اسلاف (ان کے آباء و اجداد)، قول ہے کہ شیاطین کے اسلاف مراد ہیں۔

15. وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ (111): کمزور و مساکین مراد ہیں، یہ جو روایت ہے کہ ان سے سیٹلیاں لگانے والے اور مالشی مراد ہیں اگر یہ ثابت ہو جائے تو یہ ان کی کسر شان نہیں بلکہ مسلمان ہونے کے سبب وہ معزز ہیں (کہ اسلام ہاتھوں سے کما کر کھانے کی ترغیب دیتا ہے)۔

16. بِكُلِّ رِيعٍ آيَةً (128): راستوں پر بنی اونچی عمارات وہ جن میں بیٹھ کر گزرنے والوں سے ٹھٹھا مذاق کیا کرتے تھے، ربیع سے راستہ، سڑک مراد ہے، قول ہے کہ کبوتروں کے اونچے اونچے چبوترے بنا کر ان سے کھیلنا، نیز ربیع سے اونچی جگہ بھی مراد ہے۔

17. مَصَانِعَ (129): پانی کے زمین دوز حوض، قول ہے کہ محلات و مضبوط قلعے مراد ہیں۔

18. أَمْرَ الْمُشْرِفِينَ (151): ان نو افراد کا نولہ جن کے نام سورۃ نمل نمبر 33 میں مذکور ہیں۔

19. مِنَ الْمُسْحَرِينَ (153): جادو کے اثر سے جن کی عقلیں بگڑ گئی ہوں، قول ہے کہ الْمُسْحَرِ سے مراد جس پر جادو کیا گیا ہو، یہ بھی کہ وہ بھی ہماری طرح کھانا پیتا اور ہمارے جیسا انسان ہے۔

20. فَأْتِ بِآيَةٍ (154): اونٹنی والا معجزہ مراد ہے اس کا مطالبہ کرنے اور زخمی کرنے والے کا نام گزر چکا ہے۔

21. إِلَّا عَجُوزًا (171): سیدنا لوط علیہ السلام کی زوجہ واللہ مراد ہے۔
22. أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ (176): قوم جس کی طرف سیدنا شعیب علیہ السلام کو بھیجا گیا تھا جو مدین کے نہیں تھے لہذا انہیں ان کا بھائی نہیں کہا گیا، جس طرح ہود و صالح علیہما السلام کو کہا گیا، قول ہے کہ وہ مدین کے تھے، ﴿الْأَيْكَةِ﴾ مقل نامی درختوں کے گھنے جھنڈ، قول ہے کہ ایکہ ان کی بستی کا نام تھا۔
23. يَوْمَ الظُّلَّةِ (181): ایک بادل جسے اللہ تعالیٰ نے ان پر چھتری کی طرح تان دیا تھا اس کے نیچے باد نسیم کے لیے جمع ہو گئے تو ان پر آگ برسا کر جلا دیا۔
24. الرُّوحُ الْأَمِينُ (193): سیدنا جبرائیل علیہ السلام مراد ہیں۔
25. وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ (196): قرآن کریم، جس کا ذکر سابقہ کتب انبیاء علیہم السلام میں ہے، قول ہے کہ نبی کریم ﷺ کا سابقہ کتب میں مذکور ہونا مراد ہے۔
26. علماء بَنِي إِسْرَءِيلَ (197): مدینہ منورہ کے یہودی جب اہل مکہ نے ان سے نبی کریم ﷺ کے بارے معلومات پوچھیں تو انہوں نے جواب دیا کہ ان کی بعثت کا یہی زمانہ ہے جس کی نشانیاں ہمیں توراۃ میں ملی ہیں۔
27. عَشِيرَتِكَ الْأَقْرَبِينَ (214): بنی عبد مناف، قول ہے کہ بنی عبد المطلب جن کی تعداد چالیس تھی، قول ہے کہ قریش مراد ہیں۔
28. أَفَّاكٍ أَثِيمٍ (222): کاہن بھوپے، پیر جنہیں جن آکر باتیں بتاتے تھے۔

29. وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ (224): شعراء مشرکین عبد اللہ بن زبعر آ، ابو عزہ جحجی، امیہ بن ابی صلت، بمیرہ بن ابو وہب، اور مسافع بن عبد مناف مراد ہیں اور الغاؤون سے قوم کے گمراہ لوگ جو ان کے پاس جا کر نبی کریم ﷺ اور مسلمانوں کی جو سنتے اور لوگوں میں پھیلاتے تھے، قول ہے کہ اس سے شیطین مراد ہیں، قول ہے کہ شعراء سے مراد کافر و فاسق شعراء مراد ہیں اور الغاؤون سے آگے لوگوں میں پھیلانے والے لوگ مراد ہیں۔ قول ہے کہ احمق و بے وقوف لوگ مراد ہیں۔
30. كُلِّ وَادٍ (225): اچھی بری بچ و جھوٹ ہمہ قسمی بات شامل ہے جو حیران و پریشان جگہ جگہ مارے مارے پھرتے ہیں۔
31. إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا (227): سیدنا حسان بن ثابت، کعب بن مالک، عبد اللہ بن رواحہ، اور کعب بن زبیر وغیرہ مسلمان شعراء جو اپنے اشعار میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی تعریف و انائی، ادب کی باتیں اور اسلام کا دفاع کرتے تھے مراد ہیں۔



سورة النمل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. طس (1): اس کا مطلب سابقہ سورۃ میں گزر چکا ہے۔
2. مُوسَىٰ لِأَهْلِهِ (النمل 7): صفورا بنت شعیب علیہ السلام کہ ان دو کے علاوہ کوئی فرد ساتھ نہ تھا، قول ہے کہ خدام مراد ہیں۔

3. مِنْهَا يُخَذُّ (7): کوئی راہ بتانے والا، کیونکہ وہ راستہ بھول گئے تھے۔
4. مَنْ فِي النَّارِ (النمل 8): اللہ تعالیٰ کی ذات بغیر جہت (سائیڈ) مراد ہے بلکہ اس سے اس کی اپنی ربوبیت کا اظہار مقصود ہے، قول ہے کہ فرشتے جن کا نور چمک رہا تھا مراد ہیں، نار سے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے ذہن میں آگ کا تصور مراد ہے، قول ہے کہ خود سیدنا موسیٰ علیہ السلام مراد ہیں کہ کون آگ کے قریب آگ تلاش کر رہا ہے، قول ہے کہ من کا معنی کہ آگ میں اللہ تعالیٰ کا جو امر ہے اور ان کے رسالت کے نشانات مراد ہیں، قول ہے کہ آگ والا مقام مراد ہے۔
5. وَمَنْ حَوْلَهَا (النمل 8): خود سیدنا موسیٰ علیہ السلام مراد ہیں۔
6. إِلَّا مَنْ ظَلَمَ (11): قبل از نبوت (بقاضائے بشریت) جو غلطیاں ہوئیں مثلاً قبطی کا قتل معاف ہو گیا، قول ہے کہ رسول خوفزدہ نہیں ہوا کرتے کیونکہ ذرا بغیر رسول کا کام ہے، پس مظلوم کو مستثنیٰ کر دیا پھر وہ نیکی کرنے لگ گیا یعنی برائی کو چھوڑ کر نیک و صالح بن گیا۔
7. حُسْنًا بَعْدَ سُوءٍ (11): گناہ کے بعد توبہ کرنا مراد ہے۔
8. فِي جَيْبِكَ (12): کپڑے یعنی قمیص کی جیب کہ ان کے جسم پر بغیر بازو والی اولیٰ بنیان (جیکٹ) تھی۔
9. فِي تِسْعِ آيَاتٍ (12): نو معجزے، عصا، ہاتھ کا چمکنا، قحط، فصل کا نقصان، طوفان، مکڑیوں، جوؤں اور مینڈکوں کا عذاب مراد ہیں جن کا ذکر سورۃ اسراء میں نمبر 36 پر ہو چکا۔
10. مَنطِقُ الظِّلْمِ (16): پرندوں کی آوازوں سے ان کی غرض و غایت سمجھنا مراد ہے کہ انسانوں کی طرح ان کی بھی بولیاں ہوتی ہیں۔

11. وَحُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُودُهُ (17): ان کا لشکر ایک سو فرسخ تک پھیلا ہوا تھا (ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے۔ مترجم) جس کے چار حصے تھے (1) انسان (2) جنات (3) پرندے (4) درندے ہر ایک کے لیے الگ حصہ مقرر تھا، قول ہے کہ جنات نے ان کا ایک تخت تین مربع میل کے رقبے پر بنایا تھا ان کے درمیان سونے کے منبر پر جلوہ افروز ہوتے جس کے ارد گرد دوسرے انبیاء علیہم السلام سونے کی کرسیوں پر جلوہ افروز ہوتے تھے باقی لوگ ان کے گرد اگر جنات اور ان کے گرد پرندے اپنے پرؤں سے سایہ فگن ہوتے باد نسیم اس تخت کو اٹھاتی اور ایک ماہ کی مسافت تک لے جاتی۔ (تفسیر خازن، قرطبی وغیرہ)۔

12. عَلَىٰ وَادِي النَّهْلِ (18): وادی شام میں ہے، قول ہے کہ طائف میں، قول ہے کہ یمن میں ہے۔

13. قَالَتْ ثَمَلَةٌ (18): لنگڑی چیونٹی، قول ہے کہ اس کا نام طاحیہ تھا، قول ہے کہ حر میا بشر طیکہ یہ نام ثابت ہوں تب، شاید اس لیے کہ اس کا بعض کتب سماویہ میں ذکر ہے خصوصاً اس کا حکم صادر ہوا، (اے چیونٹیو! اپنے بلوں میں گھس جاؤ) اس نے پکا را انتباہ کیا، نصیحت کی، حکم دیا، منع کیا، ڈرایا، معذرت کی اور تعریف کی۔

14. وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ (20): چونکہ انہوں نے پانی طلب کیا تھا جس کی ذمہ داری حد حد پر تھی کیونکہ اسے زمین میں ایسے نظر آتا ہے جس طرح شیشے میں وہ زمین پر ٹھونگے مارتا اور جنات اسے کھود کر پانی نکالتے تھے۔

15. لَا أَرَىٰ الْهَدَىٰ (20): اس حد حد کا نام یعفور تھا جب اسے چھوڑا تو اس نے فضا میں چکر لگایا تو اس نے بلقیس کا باغ دیکھ لیا اس کی سرسبزی اسے بھا گئی تو وہاں اتر گیا اور پھر آپ علیہ السلام کو آنکھوں دیکھا حال بتایا۔

16. عَذَابًا شَدِيدًا (21): ہدھد کے پر نوج لینا، دھوپ میں ڈالنا، پھر چوٹیوں کے آگے ڈالنا اسے کاٹ کھائیں، قول ہے کہ اسے پنجرے میں قید کرنا، قول ہے کہ اسے دوستوں سے الگ تھلگ کرنا، قول ہے کہ اس کو مخالف جنس جانوروں میں ڈال دینا مراد ہے۔

17. فَتَكْتُفُ عَيْنًا بَعِيدًا (22): از صبح تا بعد عصر واپس آنا مراد ہے۔

18. مِنْ سَبَبٍ بَنِيَّ يَقْدِرِينَ (22): تارب کا شہر جو صنعا سے تین دن کی مسافت پر ہے، قبیلہ سبا کے نام پر اس کا نام یہی پڑ گیا، جبکہ سبا کا نام عبد شمس بن یثجب بن یعر ب بن قحطان تھا جس نے سب سے پہلے بتوں کے نام پر جانور آزاد کیے۔

19. إِنِّي وَجَدْتُ أَمْرًا (23): اس کا نام بلقیس بنت شرجیل جو ہداد بن ذبیحہ بن سرح بن حارث بن قیس بن صیفی بن سبا تھا جو باپ کے بعد سربراہ حکومت بنی وہ سورج کے پجاری تھے۔

20. وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ (23): سونے چاندی اور مختلف جواہرات سے مزین تخت جس کی وسعت اسی (80) مربع ہاتھ تھی جس کی پشت نیکی بھی اسی طرح مزین تھی جس پر سات اشعار تحریر تھے۔

21. يَكْتَابِي هَذَا (28): انہوں نے لکھا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، از طرف اللہ کے بندے سلیمان بن داؤد بطرف ملکہ سبا، اما بعد: میرے سامنے اکڑے بغیر مسلمان بن کر آجاؤ، جو ہدایت پر چلے اس پر سلامتی ہو۔ پھر اس خط کو کتوری سے بند کر کے اس پر اپنی مہر لگا دی۔

22. كِتَابٌ كَرِيمٌ (29): چونکہ خط شروع ہی بسم اللہ سے ہوا تھا، قول ہے کہ مہر کے سبب، قول ہے کہ جس کے لیے پرندوں کو مسخر کیا گیا تھا۔

23. يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي (32): ملکہ سبا کے تین سو تیرہ معززین قوم مشیر تھے۔

24. وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ (35): غلام، لونڈیاں، تعداد میں اختلاف ہے، سونے سے مزین گھوڑے، موتی اور یاقوت سے مزین تاج، سونے کی اینٹیں جن میں نایاب موتی نصب کیے گئے تھے اور ایک میڑھے سوراخ والا موتی کہ اس میں دھاگہ ڈال دیں اگر آپ نبی ہیں تو دوسرے موتی میں میڑھا سوراخ کر دیں، آپ علیہ السلام نے اس کا مطالبہ پورا کر دیا اور تحائف واپس کر دیے۔

25. يَمْزِجُ الْمُزْسَلُونَ (35): منذر بن عمرو اور عقلمندوں کا ان کی اتباع کرنا مراد ہے۔

26. قَالَ عِفْرِيْتُ مِنَ الْحِجْنِ (39): اس کا نام کودن، قول ہے کہ ذکوان تھا۔

27. الَّذِي عِنْدَكَ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ (40): اس کا نام آصف بن برخیا جو سلیمان علیہ السلام کا منشی (سیکرٹری) اور خالہ زاد بھائی بھی تھا، قول ہے کہ اس کا نام اسطوم تھا، علم کتاب سے مراد اسم اعظم ہے، قول ہے کہ شریعت والی نازل شدہ کتاب، قول ہے کہ جبرائیل علیہ السلام اور کتاب سے لوح محفوظ مراد ہے، قول ہے کہ اس کا نام خضر تھا، قول ہے کہ خود سیدنا سلیمان علیہ السلام نے ہی عفریت سے کہا تھا کہ میں تجھے عجیب و غریب کام کر کے دکھاتا ہوں۔

28. نَكِّرُوا لَهَا عَرْشَهَا (41): امتحان کی خاطر اس کے تخت کا اگلا حصہ پیچھے اور پچھلا حصہ آگے کی طرف کر دیا کیونکہ جن نے اسے ناقص عقل کہا تھا، لیکن اس نے بہترین جواب دیا (جو اس کی عقلمندی کی دلیل ہے، مترجم)۔

29. وَأَوْتَيْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلُهَا (42): سیدنا سلیمان علیہ السلام کا کلام / خط، قول ہے کہ بقیس کی بات اور مسلمان سے تابع فرمان ہونا مراد ہے۔

30. ادْخُلِ الصَّرْحَ (44): سفید شیشے کا بنا محل، قول ہے کہ ان کے گھر کا صحن جس کے نیچے پانی بہ رہا تھا اور مچھلیاں بھی تیر رہی تھیں اس کے درمیان بیٹھ گئے تاکہ دیکھیں کہ اس کی ٹانگیں کیسی ہیں کیونکہ جن نے بتایا کہ اس کی ٹانگیں گدھے کی ٹانگوں کی طرح ہیں، جب وہ مسلمان ہو گئی تو اس سے شادی کر لی، قول ہے کہ خود نہیں بلکہ تیج ہمدان کے بادشاہ کے ساتھ شادی کرادی اور اسے یمن پر بادشاہ بنا کر واپس بھیج دیا۔

31. فَإِذَا هُمْ فَرِيقَانِ يَخْتَصِمُونَ (45): مومن اور کافر مراد ہیں جس کا ذکر سورۃ اعراف نمبر 75 میں ہو چکا ہے۔

32. قَالُوا أَظَلَمْنَا بِكَ (47): ان دنوں بارشوں کا نہ ہونا مراد ہے۔

33. تِسْعَةُ رَهْطٍ (48): غنم بن غنم، قدار بن سالف، ریاب بن مہرج، مصدر بن مہرج، عمیر بن کردیہ، عاصم بن مخرمہ، سبط بن صدقہ، سمعان بن صیفی اور ہذیل بن عبد رب مراد ہیں۔

34. وَمَكَرُوا مَكْرًا (50): سیدنا صالح علیہ السلام کو خفیہ طور پر شہید کرنے کا منصوبہ بنانا۔

35. وَأَنْتُمْ تُبْهِرُونَ (54): ان لوگوں کا فاشی دے دینا یا اس کا سرعام ارتکاب کرنا، قول ہے کہ تمہیں علم ہے کہ یہ فاشی کا کام ہے۔

36. مِنْ قَرْيَتِكُمْ (56): بستی سدوم مراد ہے۔

37. يَنْظُرُونَ (56): فاشی سے دور رہنا، ان کا یہ بات استہزاء کہنا ہے۔

38. إِلَّا أَمْرًا تَهُ (57): والھ (waleha) نام تھا۔
39. بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا (61): سورۃ فرقان 28 آیت میں گزر چکا۔
40. وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَإِذَا كُنَّا (67): نضر بن حارث اور اس کے ہم نوا مراد ہیں۔
41. بَعْضُ الَّذِينَ تَسْتَعْجِلُونَ (72): بدر کے دن واصل جہنم ہونا۔
42. وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ (82): جب بابِ توبہ بند ہو جائے گا، یعنی ان کے قول کے مطابق ان سے کیا گیا وعدہ مراد ہے۔
43. دَابَّةٌ مِنَ الْأَرْضِ (82): جاسہ نام، قول ہے کہ اس کا نام اقصیٰ ہے جو اجیاد جبل مکہ مکرمہ سے نکلے گا، قول ہے کہ صنعا سے جس کا قد ساٹھ ہاتھ لمبا اس کے دو پر چار ٹانگیں داڑھی جس میں سبھی رنگ ہوں گے اتنا تیز ہو گا کہ کوئی اسے پکڑ نہیں سکے گا اور بھاگنے والا اس سے بھاگ نہیں سکے گا، اس کے پاس موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہو گا اور مہر سلیمان علیہ السلام ہو گی جس سے مومن اور کافر کی پیشانی پر مہر لگائے گا کہ یہ مومن اور یہ کافر ہے۔
44. مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا (83): کافر قوموں کے قائدین اپنی قوموں کے سامنے جہنم میں ڈالے جائیں گے جن میں ابو جہل، ولید بن مغیرہ، شیبہ بن ربیعہ اہل مکہ کے سامنے جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے۔
45. وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ (87): پہلا صور (بگل) پھونکا جانا، جس کی گولائی زمین و آسمان کی چوڑائی برابر ہوگی۔

46. إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ (87): جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام، قول ہے کہ عرش ربانی کو اٹھانے والے فرشتے، جنت کے داروغے، حواریں، قول ہے کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام مراد ہیں۔
47. مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ (89): فرمانبرداری رب تعالیٰ، قول ہے کہ اخلاص، قول ہے کہ ایمان، قول ہے کہ کلمہ توحید مراد ہے
48. هَذِهِ الْبَلَدِیَّةُ (91): مکہ مکرمہ اللہ تعالیٰ اس کی ہر خرابی سے حفاظت فرمائے۔ آمین۔
49. سُبْرٰیْکُمْ آیَاتِہ (93): دھواں، قحط سالی، چاند کا پھٹنا وغیرہ جیسی نشانیاں جن کا مشاہدہ کر چکے، قول ہے کہ قیامت کی نشانیاں مراد ہے۔



سورة القصص

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. عَلَافِی الْأَرْضِ (4): سرزمین مصر کی حکومت مراد ہے۔
2. یَسْتَضِعُّ طَائِفَةً (4): بنی اسرائیل جس کے نوے ہزار بچے قتل ہوئے، کیونکہ کانوں نے اسے بتایا تھا کہ تیری حکومت کا زوال ان کے ایک بچے کے ہاتھوں ہوگا۔
3. وَنُمَكِّنْ لَهُمْ فِی الْأَرْضِ (6): سرزمین مصر و شام مراد ہے۔
4. وَهَامَانَ (6): فرعون کا وزیر تھا۔
5. إِلَىٰ أُمِّ مُوسَىٰ (7): ان کا نام یخافذ بنت لاوی تھا۔

6. فِي الْيَمِّ (7): دریائے نیل مصر مراد ہے۔
7. قَالَتْقَطُّهُ أَلْ فِرْعَوْنَ (8): فرعون یوں میں کا صابوٹ نامی شخص مراد ہے، قول ہے کہ اس کی بیٹی، قول ہے کہ فرعون بیوی سمیت دریائے نیل کے کنارے بیٹھا تھا کہ اس نے درختوں کے درمیان ایک صندوق دیکھ کر اسے لانے کا حکم دیا کھول کر دیکھا تو اس میں ایک پیارا سا بچہ تھا جسے دیکھ کر اس کے دل میں اس کی محبت جاگ اٹھی، لیکن گمراہ (کاہنوں) لوگوں نے کہا کہ ہمارے خیال میں کہیں یہ بچہ وہی نہ ہو جس سے خطرہ ہے جب اس نے اسے قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اس کی بیوی نے اسے روک دیا۔
8. وَقَالَتْ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ (9): اس کا نام آسیہ بنت مزاحم بن ریان بن عمرو بن اراشہ تھا جو فرعون کی چچا زاد تھی جس کی اولاد نہیں تھی، نے ہی آپ کا نام موسیٰ (علیہ السلام) رکھا کہ اسے پانی اور درختوں کے درمیان پایا تھا۔
9. فَأَرِغًا (10): غفل سے، قول ہے کہ صبر سے، قول ہے کہ شدت غم سے، کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے غرق نہ ہونیکا وعدہ کیا تھا، قول ہے کہ موسیٰ بیٹے کے سوا ہر بات سے فارغ ہو گئی (صرف بیٹا ہی بیٹا یاد کرتی رہتی)۔
10. إِنَّ كَادَتْ لِتَهْدِي بِهِ (10): جب دریا کی لہروں کے سبب صندوق اوپر نیچے ہونے لگا تو اسے اس کے ڈوبنے کا خوف ہونے لگا اسی وجہ سے خطرہ تھا کہ کہیں یہ بتانہ دے کہ یہ میرا بیٹا ہے، قول ہے کہ جب فرعون نے اسے اپنا بیٹا بنالیا تو خطرہ ہوا کہ کہیں خوشی میں آکر یہ نہ بتا دے کہ یہ تو میرا بیٹا ہے۔

11. وَقَالَتْ لِأُخْتِهِ (11): اس کا نام مریم تھا جو سیدنا موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کی بڑی بہن تھی، جب انہیں اپنی ماں کے متعلق بتایا تو اس نے کہا کہ دوسرے بچوں کے ساتھ اس کا بچہ بھی قتل ہو گیا۔

12. فَرَدَدْنَاهُ إِلَىٰ أُمِّهِ (13): وہ اس وقت وہاں پہنچی جب انہیں آیا (دائی) کی شدید ضرورت پڑی تو اس کے بتانے پر اس کا خرچ مقرر کر کے اس کے پاس بھیج دیا۔

13. وَلِتَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ (13): ان کے بیٹے (موسیٰ علیہ السلام) کو واپس ان کے پاس بھیجنے کا وعدہ مراد ہے۔

14. وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ (14): تینتیس (33) سال کی عمر، ﴿وَاسْتَوَى﴾ یعنی چالیس سال کے ہو گئے۔

15. حُكْمًا وَعِلْمًا (14): نبوة اور توراۃ مراد ہے۔

16. وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ (15): شہر مصر، قول ہے کہ منف جو مصر کا ایک مشہور شہر ہے، قول ہے کہ قدیم سرسبز وادی مصر کا نام ہے۔

17. عَلَىٰ حِينٍ غَفْلَةٍ (15): بوقت قیلولہ، قول ہے کہ مغرب و عشا کے درمیان، قول ہے کہ وہ کوئی اپنا تہوار منانے میں مشغول تھے۔

18. فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ (15): ایک اسرائیلی اور دوسرا سامری نامی شخص جو آپ کی جماعت میں سے اور دوسرا فرعون بنی باورچی فاتون جو ان کا دشمن تھا، اسرائیلی کو لکڑی جمع کر کے لے جانے پر مجبور کر رہا تھا۔

19. ظَهَرَ إِلَيْهِمْ مِدْيَنَ (17): فرعون اور فرعونوں کی صحبت کے سبب قتل کا ارتکاب کر بیٹھے، قول ہے کہ ظاہر اُ جرم کا کام جیسے اسرائیلی کا فعل جو بظاہر قبیلے کے قتل پر منتج ہوا۔

20. وَجَاءَ رَجُلٌ (20): صابوٹ جس کی زوجہ نے موسیٰ علیہ السلام کو گود میں لیا تھا، قول ہے کہ شمعان جو قوم فرعون کا ایک مومن اور فرعون کا چچا زاد بھائی تھا۔

21. إِنَّ الْمَلَائِكَةَ يَتَنَزَّلُونَ بِكَ (20): فرعون اور اس کے معزز لوگ مراد ہیں۔

22. نَجَّيْنَا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (21): فرعون اور اس کی قوم جو آپ کے قتل خطا پر آپ کے قتل کے درپے تھی جو کہ ظلم ہے

23. تِلْقَاءَ مَدْيَنَ (22): سیدنا شعیب علیہ السلام کا شہر جس کا نام فرزند ابراہیم مدین کے نام پر رکھا گیا، جیسے مدائن ان کے بھائی کے نام پر رکھا گیا۔

24. امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ (23): سیدنا شعیب علیہ السلام کی بیٹیاں صفورا اور لیا، قول ہے کہ شرفاء، قول ہے کہ صفورا اور صغیرا تھیں قول ہے کہ وہ دونوں شعیب علیہ السلام کی بھتیجیاں تھیں۔

25. إِلَى الظِّلِّ (24): کسی درخت کا سایہ اس وقت بھوکے اور تھکے ماندے تھے خیر سے مراد کھانا ہے۔

26. فَجَاءَتْهُ إِحْدَاهُمَا (25): بڑی بہن صفورا مراد ہے۔

27. وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ (25): پیدائش سے وقت ملاقات تک کے حالات زندگانی مراد ہیں۔

28. مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (25): فرعون اور فرعونوں سے، کیونکہ آپ علیہ السلام ان کی سلطنت سے باہر نکل آئے تھے۔

29. قَالَتْ إِحْدَاهُمَا (26): صفورا جو ان میں بڑی تھی نے کہا۔

30. الْقَوِيُّ الْأَمِينُ (26): آپ کی طاقت کا اظہاریوں ہوا کہ آپ نے دس آدمیوں سے اٹھنے والے پتھر کو اکیلے اٹھالیا اور اپنی نگاہ بھی نیچی رکھی کہ اس نے آپ کو اپنے والد کا پیغام دیا اور اسے (مغفورا) کو اپنے پیچھے چلے آنے کا کہا حتیٰ کہ دونوں شعیب علیہ السلام کے پاس پہنچ گئے۔

31. اخْدَى الْبَهْتَكِي (27): مغفورا جو دونوں میں بڑی تھی، قول ہے کہ چھوٹی نے کہا۔

32. مُوسَى الْأَجَل (29): زیادہ سے زیادہ آٹھ سال اور مکمل دس سال مراد ہے۔

33. وَسَارَ بِأَهْلِهِ (29): مغفورا کو مدت معاہدہ دس سال مکمل کرنے کے بعد بھی آپ بیس سال وہیں قیام پذیر رہے۔

34. جَانِبِ الظُّلُمِ (29): طور سینا مراد ہے۔

35. مِنَ الشَّجَرَةِ (30): علیہ، کسی نے کیکر، کسی نے عوجہ جب بڑا ہو جائے تو اسے غرقہ کہا جاتا ہے، کسی نے عناب کا ذکر بھی کیا ہے۔

36. مِنَ الرَّهْبِ (32): لاشی کا اڑدھا بننے کا خوف تو آپ نے بچنے کے لیے اپنے ہاتھ جمع کر کے آگے کیے، قول ہے کہ خوف و پریشانی ختم کرنے کا اور عصا کے اڑدھا بننے کے وقت مضبوط رہنے کا حکم دیا، یہ پرندے بوقت خوف پر پھیلانے سے استعارہ ہے۔

37. قَدْ أَنْكَرَ بَرْهَانَانِ (32): ید بیضا اور عصا مراد ہے۔

38. قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا (33): قتل قبلی مراد ہے۔

39. هُوَ أَفْصَحُ مِنِّي لِسَانًا (34): فرعون کے ہاں بچپن میں انگارہ منہ میں ڈالنے سے زبان کے جلنے کے سبب گانٹھ پڑ گئی تھی اللہ تعالیٰ نے زبان تو ٹھیک کر دی لیکن جلنے کا نشان باقی رہا۔

40. عَاقِبَةُ الدَّارِ (37): آخرت مراد ہے۔

41. فَاجْعَلْ لِي صَرْحًا (38): محل (کوٹھی)، قول ہے کہ پختہ اینٹوں کا بلند مینار دنیا میں سب سے پہلے اینٹوں کو آگ میں پکانے کا رواج اسی نے ڈالا اور مینار کو اتنا بلند کیا کہ اس سے پہلے دنیا میں اتنا بلند مینار کسی نے نہیں بنایا، اس کے لیے پچاس ہزار معمار اور غلام مزدور اس کے علاوہ تھے جبرائیل علیہ السلام کے پر مارنے کے سبب ٹوٹ کر تین حصوں میں بٹ کر زمیں بوس ہو گیا۔

42. بِجَانِبِ الْغُرِيِّ (44): طور کے دائیں جانب جو قبلہ کو منہ کرے جہاں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے سرگوشیاں کی تھیں۔

43. إِلَىٰ مُوسَى الْأَمْرَ (44): فرعون کو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کا حکم اور توراۃ دینا مراد ہے۔

44. أَنْشَأْنَا قُرُونًا (45): سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے بعد کی مدت مدید، کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت کا تقاضا ہوا کہ ان کے ہاں رسول بھیجے۔

45. تَتْلُوا عَلَيْهِمْ (45): مدین والوں کے سامنے کلام الہی کی تلاوت کرنا، قول ہے کہ کفار مکہ کے سامنے، یعنی جس طرح اہل مدین کے سامنے تلاوت کی تھی اسی طرح ان کفار کو بھی سنا دے۔

46. إِذْ نَادَيْنَا (46): کلام کرنے کی رات، قول ہے کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے مطالبے پر تیری (سیدنا محمد ﷺ) کی امت کو بلایا کہ وہ افضل امت ہوگی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے آباؤ اجداد کی پشتوں سے جواب سنوایا۔

47. لِيُثَبِّتَ قَوْمًا (46): اہل مکہ مکرمہ مراد ہیں۔
48. مَا آتَاهُمْ مِنْ نَّذِيرٍ (46): سیدنا محمد ﷺ و سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان خالی از نبوت زمانہ مراد ہے
49. مِثْلَ مَا أُوتِيَ مُوسَى (47): اکٹھی کتاب توراۃ کا ملنا، عصا اور ید بیضا جیسے معجزات مراد ہیں۔
50. قَالُوا يَسْحَرَانِ (48): کفار مکہ کا مقولہ ہے جب انہوں نے یہود سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ توراۃ میں اس کی نشانیاں پڑھی ہیں، انہوں نے کہا کہ موسیٰ اور محمد علیہما السلام دونوں جادو کے زور پر غالب ہو گئے، قول ہے کہ عرب کے اسلاف جنہوں نے کہا تھا کہ موسیٰ اور اس کا بھائی دونوں جادوگری میں ایک دوسرے کے مددگار تھے۔
51. أَهْدَىٰ مِنْهُمَا (49): قرآن و توراۃ دونوں مراد ہیں۔
52. وَصَلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ (51): قرآن کا یکے بعد دیگرے متصل نازل ہونا، قول ہے کہ لفظ قول سے مراد سابقہ امم اور ان کی تباہی کے حالات، قول ہے کہ دنیوی حالات نیز آخرت کے احوال بھی شامل ہیں۔
53. الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِهِ (52): اہل کتابین توراۃ و انجیل کے مومن حضرات عبد اللہ بن سلام اور ان کے ساتھی اور جو لوگ حبشہ و نجران سے آئے تھے۔ یہ آیت لفظ ﴿جَاهِلِينَ﴾ تک مدنی ہے۔
54. أَجْرُهُمْ مَرَّتَيْنِ (54): ان کا دونوں کتابوں پر ایمان لانا، قول ہے کہ مشرکین و اہل کتاب کے ظلم و ستم پر صبر کرنا مراد ہے۔
55. بِالْحَسَنَةِ الشَّيْئَةِ (54): کفار کی اذیتوں کو بردباری اور صبر سے برداشت کرنا، قول ہے کہ ان کا کلمہ توحید کی گواہی کے ساتھ شرک کو

دفع کرنا، قول ہے کہ سابقہ معصیت کے اعمال کو نیک اعمال کے ذریعے نیکی میں بدلنا مراد ہے۔

56. مَنْ أَحْبَبْتُ (56): ابو طالب، آپ ﷺ تو اس کے ایمان لانے کے بڑے خواہشمند تھے لیکن وہ ایمان نہ لایا اور کافر ہی مرا۔

57. وَقَالُوا إِنْ نَتَّبِعِ الْهُدَى (57): حارث بن عثمان بن نوفل بن عبد مناف مراد ہے جب اس نے کہا کہ عرب آپ ﷺ کے مخالف ہونے کے سبب ہم آپ ﷺ کی اتباع نہیں کرتے کہ ہم عرب کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

58. حَرَمًا آمِنًا (57): مکہ مکرمہ اور اس کا حرم، عرب کے حملے سے اس کی برکت کے سبب محفوظ اور امن میں ہوتے تھے، اگر کوئی در دراز کا شخص بھی یہ کہتا میں اہل حرم سے ہوں تو اس سے بھی کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں کرتا تھا۔

59. إِلَّا قَلِيلًا (58): بعض دفعہ گزرنے والوں اور مسافروں پر حملہ کر کے انہیں لوٹ لیتے۔

60. أَفْتَنَ وَعَذَابُهُ (61): نبی کریم ﷺ، قول ہے کہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ، قول ہے کہ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ، قول ہے کہ تمام مومنین مراد ہیں۔

61. وَعَذَابًا حَسَنًا (61): جنت، قول ہے کہ ثواب مراد ہے۔

62. كَمَنْ مَتَّعْنَاهُ (61): ابو جہل، قول ہے کہ ولید بن مغیرہ اور تمام کفار کا قول ہے۔

63. الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ (63): شیاطین مراد ہیں، قول ہے کہ گمراہوں کے سردار، قول ہے کہ عذاب کی بابت مراد ہے۔

64. مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ (68): ان کفار کا یہ کہنا کہ ان عظیم بستیوں میں سے صرف اسی (محمد ﷺ) پر قرآن نازل ہوا کسی دوسرے پر نازل ہوتا، قول ہے کہ من دون اللہ کے بارے جن کی وہ لوگ پرستش کرتے تھے، قول ہے کہ یہود کا یہ کہنا کہ جبرائیل کے علاوہ کوئی اور فرشتہ ہوتا تو ہم ایمان لے آتے۔

65. مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ (75): ہر امت کے رسول علیہ السلام کی اپنی امت کے حق میں یا ان کے خلاف گواہی دینا مراد ہے۔

66. إِنَّ قَارُونَ (76): قارون بن یصھر بن قاہت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا بھو بھی زاد بھائی تھا، قول ہے کہ چچا اور خالہ زاد جو توراۃ خوب پڑھتا تھا پھر سامری کی طرح منافق بن گیا۔

67. مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ (76): گائے کی کھال کی بوریاں تھیں جن میں ایک انگل لمبی چابیاں جن کو چالیس طاقتور شخص اٹھاتے تھے، قول ہے کہ ساٹھ خچروں کے وزن برابر، اور ﴿عُصْبَتُهُ﴾ کا معنی چالیس، قول ہے کہ دس سے پندرہ، قول ہے کہ چالیس تک آدمی مراد ہیں۔

68. قَالَ لَهُ قَوْمُهُ (76): سیدنا موسیٰ علیہ السلام، قول ہے کہ بنی اسرائیل مراد ہیں۔

69. نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا (77): نیک اعمال، قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں جو دنیا میں اسے ملی تھیں، نیز کفن اور ضروری گزارہ کا سامان بھی مراد لیا گیا ہے۔

70. عَلَىٰ عِلْمٍ عِنْدِي (78): اس کا یہ خیال کہ میرے پاس علم و فضل جس کا تقاضا یہی ہے کہ میرے پاس دوسروں سے زیادہ مال و دولت ہو، کیونکہ وہ

بنی اسرائیل میں سب سے زیادہ عالم تھا، قول ہے کہ کیسا کا علم، قول ہے کہ تجارت کے ذریعے حصول مال کا علم رکھتا تھا۔

71. **فِي زَيْنَتِهِ (79):** اس کا شہباز نامی نچر جس پر سونے کی زین اس کے ساتھ چار ہزار شہسوار اس کے اور سب کے جانوروں اور سواروں پر سرخ ارغوان کے غلاف و کپڑے پڑے ہوئے تھے، قول ہے کہ اس پر مع ساتھیوں کے سرخ لباس تھا، قول ہے کہ سفید برزوں پر سرخ ارغوان کی زینیں تھیں جن پر ریشم قسم کے معصفر کپڑے ڈالے ہوئے تھے۔

72. **فَتَحَسَّنَا فِيهِ وَبَدَارِهِ الْأَرْضَ (81):** یوم زینت (نوروز) اور اس کے اور اس کے دھنسانے میں تین دن کا وقفہ تھا کیونکہ بنی اسرائیل نے کہا تھا کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے بد دعا کی کہ وہ مع گھر و مال تباہ ہو جائے تو تین دن بعد زمیں دھنس گیا

73. **لَكَ اَذُكَ اِلَى مَعَادٍ (85):** مکہ شریف جس میں آپ ﷺ فتح کے دن واپس داخل ہوئے تھے، چونکہ آپ ﷺ مکہ کے عاشق تھے، قول ہے کہ وعدہ کے طور پر مکہ میں نازل ہوئی کہ آپ ﷺ ہجرت کے بعد اسے فتح کریں گے، قول ہے کہ قیامت اور جنت مراد ہے۔

74. **اِلَّا وَجْهَهُ (88):** اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات مراد ہے، قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بادشاہی، قول ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ جس کام میں اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔



سورة العنكبوت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. أَحَسِبَ النَّاسُ (2): سیدنا عمار بن یاسر، ان کا والد، خباب، بلال اور جو لوگ مسلمان ہونے پر کفار کے ظلم و ستم کا نشانہ بنے رضی اللہ عنہم، قول ہے کہ ولید بن ولید، عیاش بن ابی ربیعہ، سلمہ بن ہشام جو مکہ سے ہجرت کر گئے تو مشرکین مکہ نے انہیں دھوکے سے واپس لا کر تختہ مشق بنایا لیکن وہ پھر ہجرت کر کے جانے لگے تو کفار ان سے لڑ پڑے بعض ان میں سے شہید ہوئے اور بعض بچ گئے جن کا ذکر سورۃ نحل نمبر 9 میں ہو چکا، قول ہے کہ صبیح بن عبد اللہ بدر میں پہلے شہید ہیں جن پر ان کے بیوی اور والدین نے جزع فزع کی ان کے بارے یہ آیت نازل ہوئی۔
2. الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ (3): انبیاء علیہم السلام اور ان کے متبعین جن کے ساتھ ظلم و ستم کے علاوہ قتل بھی روار کھا گیا، آگ میں جھونکا گیا، آرے سے چیرا بھی گیا وغیرہ تعذیب مراد ہے۔
3. الَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ (4): ولید بن مغیرہ، ابو جہل، عتبہ و شیبہ، ولید بن عقبہ، عاص بن وائل، عقبہ بن ابی معیط اور حنظلہ بن ابی سفیان مراد ہیں۔
4. وَصَلَّيْنَا إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْآذِينَ (8): سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ مراد ہیں، جب وہ مسلمان ہوئے تو ان کی ماں نے قسم کھائی کہ جب تک تو اسلام چھوڑ نہیں دیتا اس وقت تک کھانا، پینا، سایہ میں بیٹھنا حتیٰ کہ کمرے میں بھی بیٹھنا مجھ پر حرام ہے، تو انہوں نے جواب دیا کہ اماں جی! اگر آپ کی 100 جانیں ہوں اور ایک ایک کر کے نکلتی جائیں تب بھی اسلام نہیں

چھوڑوں گا تو یہ آیت نازل ہوئی، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ اسے راضی کرو اور مہربانی کا سلوک کرو۔

5. وَمِنْ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا (10): جو لوگ مکہ میں مسلمان تو ہو گئے لیکن مشرکین کے ظلم و ستم کے سبب مرتد ہو گئے، قول ہے کہ وہ لوگ جو مکہ میں مسلمان تو ہو گئے لیکن بدر کے دن مشرکین کے ساتھ شامل ہو کر مرتد ہو گئے۔

6. أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا (14): اس قوم کے نبی علیہ السلام کا انہیں تبلیغ کرنے کا عرصہ مراد ہے، قول ہے کہ ان کی مدت عمر مراد ہے لیکن قول اول پر اکثریت کا اتفاق ہے۔

7. أَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللَّهُ (19): مرنے کے بعد قبروں سے جی اٹھنے کے منکر کفار قریش مراد ہیں۔

8. وَقَالَ إِنِّي مُهَاجِرٌ (26): سیدنا ابراہیم علیہ السلام، قول ہے کہ سیدنا لوط علیہ السلام حالانکہ لوط علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ سارہ بھی اس ہجرت میں شامل تھیں جنہوں نے کوفہ کے علاقہ کوٹی سے ہجرت کی اور حران پہنچ گئیں، وہیں سکونت اختیار کر لی، پھر شام کو ہجرت کی، قول ہے کہ مصر پھر شام واپس آئے تو ابراہیم علیہ السلام کے مقام پر سکونت پذیر ہو گئے، اور لوط مؤتفکات میں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کی طرف نبی بنا کر بھیجا۔

9. وَتَقَطُّعُونَ السَّبِيلَ (29): جو بھی وہاں سے گزرتا اس کے ساتھ زبردستی بد فعل کرتے، جس کے سبب لوگ وہاں سے گزرنے سے اجتناب کرنے لگے، قول ہے کہ ہر گزرنے والے پر کنکریاں مارتے تھے، قول ہے کہ عورتوں کی اصل کھیتی (شرمگاہ) کو چھوڑ کر پیچھے سے بد فعلی کرتے تھے۔

10. فِي تَأْدِيكُمْهُ الْمُنْكَرَ (29): ایک دوسرے کے سامنے دکھاؤ کھا کر بد فعلی کرنا، قول ہے کہ مجلس میں زور سے ہوا خارج کرنا مراد ہے۔
11. رُسُلُنَا ابْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَى (31): سورۃ ابرہیم میں نمبر 15 پر مذکور ہے۔
12. أَهْلُ هَذِهِ الْقَرْيَةِ (31): بستی سدوم مراد ہے۔
13. إِلَّا أَمْرًا تَلَكَّ (33): سیدنا لوط علیہ السلام کی کافر بیوی واللہ مراد ہے۔
14. مِنْهَا آيَةٌ بَيِّنَةٌ (35): بحیرہ لوط جس کا پانی سیاہ ہے اسے بحیرہ مردار (ded see) بھی کہتے ہیں اور سدوم کی تباہ شدہ بستی کے آثار مراد ہیں (بلکہ تباہ شدہ جگہ ہی بستی سدوم ہے، مترجم)۔
15. نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ (43): اہل مکہ مکرمہ مراد ہیں۔
16. وَلَذِكْرِ اللَّهِ أَكْبَرُ (45): ہمارا تمام عبادات میں اور اللہ تعالیٰ کی تعریف اور اس کا ذکر عظیم کرنا مراد ہے، قول ہے کہ نماز میں ذکر اور ممنوعات کا تذکرہ، قول ہے کہ اس کا نماز میں ذکر ہی بڑا ہے کہ نماز اسی لیے تو مشروع ہوئی، قول ہے کہ ہر چیز سے اس کا ذکر بڑا ہے، قول ہے کہ افضل وہ ہے کہ جس وقت وہ کوئی چیز حرام کرے تو اس وقت یاد کرنا اور اس کے حرام کردہ کو ترک کرنا مراد ہے۔
17. إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ (46): اہل حرب مراد ہیں، قول ہے کہ مانعین جزئیہ، قول ہے کہ جو لڑائی میں برابر ہوئے۔
18. فَأَلْذَيْنِ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ (47): وہ مومن اہل کتاب جو آپ ﷺ کی بعثت سے قبل موجود تھے۔

19. وَمِنْ هَؤُلَاءِ مَنْ يُؤْمِنُ بِهِ (47): اہل کتاب کے وہ مومن جو آپ ﷺ پر ایمان لائے مراد ہیں، قول ہے کہ سابقہ آیت 18 میں مذکور جو آپ ﷺ کی نبوت پر ایمان لائے اور اس آیت میں عرب کے وہ لوگ جو آپ ﷺ پر ایمان لائے۔
20. فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ (49): ہمارے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مراد ہیں، قول ہے کہ اہل کتاب مومن، قول ہے کہ خود نبی کریم ﷺ کی ذات بابرکات ہی مراد ہے۔
21. وَقَالُوا لَوْلَا أُنْزِلَ (50): کفار مکہ کا قول ہے۔
22. آيَاتِ (50): سابقہ تجویز کردہ نشانیاں مراد ہیں۔
23. وَيَسْتَعْجِلُونَكَ (53): نضر بن حارث کافر کا جلد عذاب لانے کا مطالبہ مراد ہے۔
24. وَلَوْلَا أَجَلٌ مُّسَمًّى (53): بدر کے دن کفار کا داصل جہنم ہونا مراد ہے، قول ہے کہ ان کی دنیوی عمریں، قول ہے کہ قیامت کو ان کا عذاب مراد ہے۔
25. يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا (56): تنگدستی کے سبب ہجرت نہ کر سکنے والے کہ وطن سے کیے نکلیں۔
26. إِنَّ أَرْضِيَّ وَاسِعَةً (56): مدینہ منورہ مراد ہے۔
27. حَرَمًا آمِنًا (67): مکہ مکرمہ مراد ہے۔
28. وَيُخَفِّطُ النَّاسَ (67): عرب مراد ہیں۔
29. وَيُبْعِثَ اللَّهُ (67): سیدنا محمد ﷺ اور اسلام جیسی نعمتیں مراد ہیں۔

30. وَالَّذِينَ جَاهَدُوا (69): نصرت دین کی خاطر کفار سے جہاد کرنا مراد ہے، قول ہے کہ نفس و خواہشات سے جہاد کرنا، قول ہے کہ حصول علم کی راہ میں پیش آمدہ تکالیف پر صبر کرنا مراد ہے۔



سورة الروم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. الرُّومُ (2): عیسیٰ بن اسحاق جس کا رنگ زرد تھا اس لیے اس کی اولاد بنو اصفر کہلائی، اور جو ان پر غالب ہوئے وہ فارس کے تھے جن کا جرنیل شہریار اور اس کا بادشاہ اس وقت پرویز بن ہرمز بن نوشیروان تھا جن کی طرف نبی کریم ﷺ نے مسلمان ہونے کا دعوت نامہ بھیجا۔
2. فِي أَدْنَى الْأَرْضِ (3): اذرعات اور بصریٰ جو سرزمین شام کے عرب کے قریب ہے اور یہ واقعہ پانچ سال بعض نے چار سال قبل از ہجرت پیش آیا، قول ہے کہ جزیرہ عرب فارس کی جانب روم سے زیادہ قریب ہے۔
3. فِي بَطْنِ سِينِينَ (4): سات سال مراد ہیں، غزوہ بدر کے دن ہی رومی ایرانیوں پر فتح یاب ہوئے تھے، کسی نے احد تو کسی نے حدیبیہ کے دن کا ذکر بھی کیا ہے، یہ اختلاف فارس کے غلبہ روم پر ہجرت کی بنیاد پر ہے کہ ہجرت پہلے ہے یا غلبہ روم۔
4. يَنْصُرُ اللَّهُ (5): غزوہ بدر یا حدیبیہ کے دن مسلمانوں کا مشرکین پر فتح یاب ہونا، کیونکہ یہی فتح مکہ مکرمہ کی فتح کی بنیاد ہے، قول ہے کہ رومیوں کا فارس

پر فتح یاب ہونا مراد ہے کہ ان کا اہل کتاب ہونے کے سبب مسلمانوں کو خوشی ہوئی جیسے فارس کی رومیوں پر فتح مشرکین کو خوشی ہوئی تھی کیونکہ وہ مجوسی تھے، قول ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیق کا اہل بن خلف کے ساتھ جوئے میں کامیاب ہونا جو اس وقت جائز تھا مراد ہے۔

5. ظَاهِرًا مِنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا (7): مختلف علوم و فنون مثلاً کمائی، تجارت، تعمیرات، درخت لگانا، کھیتی باڑی کرنا وغیرہ یعنی ان کا مقصد حیات صرف دنیا ہی تھا اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا فرمان: ﴿ذَلِكْ مَبْلَغُهُمْ مِنَ الْعِلْمِ﴾ یعنی یہی ان کا مبلغ علم تھا۔

6. مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا (21): جنس انسان مراد ہے، کسی نے نطفہ تو کسی نے سیدہ حوا کا سیدنا آدم علیہا السلام سے پیدا ہونا مراد لیا ہے۔

7. مَوَدَّةً وَرَحْمَةً (21): ایک دوسرے سے محبت و مہربانی سے پیش آنا، قول ہے کہ مودت کا مطلب جماع (حقوق زوجیت) کرنا، رحمت سے اولاد مراد لیا ہے۔

8. دَعَاكُمْ دَعْوَةً (25): بیت المقدس کی ایک چٹان سے صور پھونکنا مراد ہے۔

9. الْمَثَلُ الْأَعْلَى (27): اعلیٰ وصف، اور صفت ہے، اس کی مثال: ﴿مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعدَ الْمُتَّقُونَ﴾

10. الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا (30): یوم بیثاق کو اللہ تعالیٰ کا اپنی ربوبیت کا ان سے اقرار لینا مراد ہے، قول ہے کہ خصوصاً مومنین مراد ہیں۔

11. مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ (32): یہود و نصاریٰ، کسی نے مشرکین کہ ان کی ہر قوم و قبیلہ نے اپنا اپنا خاص بت بنا رکھا تھا۔

12. وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ (36): یہ سب کے حق میں عام ہے۔
13. الْمُبْضِعُونَ (39): جن کی نیکیاں دس سے سات سو گنا بڑھا دی جاتی ہیں۔
14. ظَهَرَ الْفَسَادُ (41): قحط، نبات کی قلت، کسی نے کفر، ظلم، نافرمانی اور ڈاکے ڈالنا مراد لیا ہے۔
15. فِي الْبَحْرِ وَالْبَحْرِ (41): بحر درمیں رہنے والے، برے مراد خشکی اور بحر سے ملک و گاؤں وغیرہ جو ساحل سمندر پر ہوں، قول ہے کہ بر سے دیہات اور بحر سے شہر و بستیاں، قول ہے کہ فساد یعنی عذاب، بر میں عاد و ثمود، نمرود اور قارون وغیرہ کی تباہی اور سمندر میں قوم نوح اور فرعون کی غرقابی مراد ہیں۔
16. فَرَأَوْهُ مُصْفًّراً (51): تیار شدہ کھیتی جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اثر ہے، قول ہے کہ وہ بادل جن میں بارش نہ ہو مراد ہیں۔
17. مَا لَيْشُوا (الروم 55): دنیا اور قبروں میں رہنا مراد ہے۔
18. كِتَابِ اللَّهِ (56): اللہ تعالیٰ کا پہلے سے علم مراد ہے، قول ہے کہ اس کا علم، مثلاً ﴿وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ﴾



سورة لقمان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. مَنْ يَشْتَرِ لَهْوَ الْحَدِيثِ (6): نصر بن حارث، ﴿لَهْوُ الْحَدِيثِ﴾ سے عجیبوں کے قصے کہانیاں سنا کر قریش کو قرآن سننے اور ماننے سے باز رکھنا مراد ہے، قول ہے کہ ایک شخص نے ایک لونڈی خریدی جو رات دن گانے گاتی رہتی تھی، اصل یہ ہے کہ جو لہو و لعب کو خریدتا ہو اور لہو سے گانا بجانا مراد ہے۔

2. آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ (12): وہ لقمان بن باعور ابن ناحور بن تارح جو آزر کا دو سر انام تھا، قول ہے کہ ایوب علیہ السلام کا بھانجا تھا، بعض نے خالہ زاد بھائی کہا، روایت ہے کہ وہ ایک ہزار سال زندہ رہا اور سیدنا داؤد علیہ السلام کا زمانہ پایا، قول ہے کہ بنی اسرائیل کا قاضی تھا، قول ہے کہ وہ مصری کا لا غلام تھا، کسی نے نوبی کہا تو کسی نے حبشی قرار دیا، بڑھئی تھا کسی نے درزی تو کسی نے چرواہا کہا، لیکن اکثریت کا قول ہے کہ وہ ایک دانا و سمجھدار شخص تھا نبی نہیں، صرف عکرمہ رحمہ اللہ نے اسے نبی کہا لیکن ان کا قول قبول عام نہ ہو سکا۔

3. قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ (13): اس کا نام انعم تھا، کسی نے منکم تو کسی نے نذر ان نام بتایا۔

4. وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى (15): سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جن کا ذکر سورۃ عنکبوت نمبر 4 میں ہو چکا، بعض نے کہا کہ یہ عام ہے۔

5. سَبِيلٌ مِّنْ أُنْتَابِ إِلَى (15): سیدنا بنی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے صالح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے اتباع مراد ہیں، قول ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔
6. فَتَكُنْ فِي صُفْرَةٍ (16): وہ چٹان جو زمین کے نیچے مچھلی کی پشت پر ہے۔
7. وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ (20): ابی بن خلف اس کا بھائی امیہ اور نضر بن حارث مراد ہیں۔
8. إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى (29): قیامت کا دن، قول ہے کہ سال کے آخر میں سورج اور مہینے کے اختتام پر چاند مراد ہے۔
9. فَيُهْمَرُ مُقْتَصِدٌ (32): سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابو جہل مراد ہے، قول ہے کہ یہ مطلق ہے۔



سورة السجدة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. أَمْ يَقُولُونَ (3): کفار مکہ مکرمہ مراد ہیں۔
2. لِيُثْبِتَ قَوْمًا (3): اہل مکہ مکرمہ مراد ہیں۔
3. فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ (5): جبرائیل علیہ السلام کا زمین پر اترنا اور آسمان دنیا کی طرف واپس جانا کہ اس وقت / مدت کی مقدار ہزار سال ہے، قول ہے کہ قیامت کا دن یعنی اس مدت میں امر کا اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنا، سورة المعارج میں پچاس ہزار سال جو فرشتوں کا سدرۃ المنتہی

تک جانے کی مدت مسافت مراد ہے یا پھر قیامت کا دن تب ایک قوم (ملائکہ) کے لیے ہزار سال اور دوسری قوم کے لیے پچاس ہزار سال کی مدت بنے گی۔

4. خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ طِينٍ (7): سیدنا آدم علیہ السلام مراد ہیں۔

5. وَقَالُوا أَإِذَا ضَلَلْنَا فِي الْأَرْضِ (10): ابی بن خلف اور باقیوں کا اس پر راضی ہونا معنی یہ ہوا کہ ہم مٹی میں ختم ہو جائیں یا مٹی میں مل جائیں گے۔

6. مَلَكُ الْمَوْتِ (11): عزرائیل علیہ السلام مراد ہیں کہ پوری روئے زمین ایک تھالی کی مانند بنادی گئی ہے، قول ہے کہ اس کے مددگار ایک تختی کی طرح ہیں کہ روحوں کو بلا تے ہیں اور وہ چلی آتی ہیں تب اس کے معاون اس کے حکم سے انہیں قبض کر لیتے ہیں۔

7. عَنْ الْمَضَاجِعِ (16): رات کی قہجہ مراد ہے، قول ہے کہ مغرب و عشاء کے درمیان کے نوافل، قول ہے کہ عشاء و فجر کے درمیان کی نماز، قول ہے کہ سونے سے پہلے عشا کی نماز مراد ہے (لیکن قول اول رائج ہے مترجم)۔

8. أَقْمَنَ كَانَ مُؤْمِنًا (18): سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔

9. كَمْ كَانَفَاسًا (18): ولید بن عقبہ بن ابی معیط جب دونوں نے جھگڑا کیا تب ولید نے سیدنا علی سے کہا کہ تو چپ ہو کہ بچہ ہے تو آپ نے جواب دیا کہ تو چپ ہو کہ تو فاسق ہے، پھر یہ دونوں کے لیے عام ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ وہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔

10. جَنَّاتُ الْمَأْوَى (19): عرش ربانی کے دائیں طرف کی خاص جنتیں مراد ہیں۔

11. مِنْ الْعَذَابِ الْأَذَى (21): انہیں دنیوی تکالیف کا پہنچنا، قول ہے کہ

شدید قحط کے سات سال کہ وہ لوگ مردار کھانے پر مجبور ہوئے، قول ہے کہ بدر کے دن ان کا واصل جہنم ہونا مراد ہے۔

12. الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ (21): عذاب قیامت، قول ہے کہ ان کا بدر کے دن قتل ہونا مراد ہے۔

13. مَحْضَنَ ذُكْرِ بَآيَاتِ رَبِّهِ (22): کفار مکہ کہ ان سے بدر کا بدلہ لیا گیا، یا قیامت میں ان سے بدلہ لے گا۔

14. مِنْ لِقَائِهِ (23): قیامت میں ملاقات، قول ہے کہ معراج کی رات کی ملاقات مراد ہے (ملاقات سے مراد بذریعہ نہ کہ براہ راست آنے سامنے ملاقات مراد ہے۔ مترجم)

15. أَوْ لَعَنَ يَهْدِي لَهُمْ (26): قریش مکہ مکرمہ مراد ہیں۔

16. إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ (27): وہ خشک زمین جس میں گہرے ہل چلا کر اکھاڑ دیا گیا ہو، قول ہے کہ یمن میں وہ علاقہ جس میں نامعلوم طرف سے سیلاب آتا تب وہ کاشتکاری کرتے تھے۔

17. هَذَا الْفَتْحُ (28): روز قیامت، قول ہے کہ فتح مکہ مکرمہ، مطلب یہ ہوا کہ مقتولین کو اس کا کوئی فائدہ نہ ہوا۔



سورة الأحزاب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. وَلَا تَطْعُ الْكَافِرِينَ (1): ابو سفیان و عکرمہ (رضی اللہ عنہما) بن ابو جہل قبل از اسلام اور ابو العاصم و اسلمی مراد ہیں۔
2. وَالْمُنَافِقِينَ (1): عبد اللہ بن ابی، معتب بن قثیر، جد بن قیس جب وہ مکہ مکرمہ سے امان لے کر واپس آئے تو ان کے ساتھ تین آدمی اور بھی ساتھ ہو لیے اور کہا کہ ہمارے معبودوں کا نام نہ لیں اور کہیں کہ وہ نفع دے اور سفارش کر سکتے ہیں، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے غضبناک ہو کر ان کے قتل کا ارادہ کیا، قول ہے کہ بنو قریظہ، بنو نضیر اور بنو قینقاع کے کافرو منافق مراد ہیں جبکہ آپ ﷺ ان کا اکرام کرتے تھے ان کی بات اس حرص کے سبب کہ شاید وہ مسلمان ہو جائیں (نہایت توجہ سے) سنتے تھے۔
3. لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ (4): اللہ تعالیٰ نے سیدنا زید اور دوسرے ظاہری مسلمان رضی اللہ عنہم کی شان میں مثال بیان فرمائی ہے، قول ہے کہ جبیل بن معمر فہری کو سمجھداری اور عقلمندی کے سبب دو دلوں والا کہتے تھے، قول ہے کہ عبد اللہ بن خطل اپنے چاہ و منصب کے سبب دو دلوں والا کہلاتا تھا۔
4. فِي كِتَابِ اللَّهِ (6): کتاب اللہ / اللہ تعالیٰ کا حکم، قول ہے کہ قرآن مجید اور بعض نے لوح محفوظ مراد لیا ہے۔
5. مِنَ الْمُؤْمِنِينَ (6): انصار رضی اللہ عنہم مراد ہیں۔
6. وَالْمُهَاجِرِينَ (6): مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر کے آنے والے مسلمان، اس سے مراد ان دونوں کے درمیان بھائی چارہ (مواخات) قائم

کرنا مراد ہے کیونکہ مواخات دو بار ہوئی ہے، پہلی بار صرف مہاجرین اور دوسری مہاجرین و انصار کے درمیان ہوئی تھی مراد ہے۔

7. مَعْرُوفًا (6): نیکی، وصیت، صلہ رحمی، تحائف مراد ہیں، قول ہے کہ ایک دوسرے کی مدد کرنا مراد ہے۔

8. فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا (6): لوح محفوظ، قول ہے کہ توراۃ مراد ہے۔

9. لِيَسْأَلَ الصَّادِقِينَ (8): مومنین، قول ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور ان کا کفار کی توبخ کے لیے سوال کرنا مراد ہے۔

10. جَاءَ ثَكْمُ جُنُودٍ (9): کفار کا غزوہ خندق میں حملہ آور ہونا جو قریش جن کا قائد ابو سفیان بن حرب، غطفان کا قائد عیینہ بن حصن، قریظہ و بنو نضیر مراد ہیں اور خندق کا سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے خندق کا مشورہ دیا جسے نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں سے ملکر کھودا جبکہ کفار کا لشکر خندق کے دوسری طرف تھا۔

11. عَلَيْنِهِمْ رِيحًا (9): سردرات کی صبح کو ایسی زبردست آندھی آنا کہ ان کے خیموں کی طنائیں ٹوٹ اور کمانوں کے وتر (تانتیں) تک ٹوٹ گئے، گھوڑے بدکے، زبردست دھول اڑی کہ ہر قبیلے کا سردار چیخ اٹھا کہ بچاؤ بچاؤ، جبکہ مسلمان خیر و سلامتی سے تھے، مسلمانوں اور کفار کے درمیان صرف خندق ہی تھی، اس لیے کہ آپ ﷺ کے فرمایا کہ صبح کی ہوا سے میری مدد کی گئی ہے۔

12. مِنْ فَوْقِكُمْ (10): دادی کے اوپر مشرق کی سمت سے جس طرف غطفان، بنو قریظہ و بنو نضیر اور بنو اسد کے لوگ تھے۔

13. وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ (10): مغربی سمت سے کہ جس طرف قریش اور ان کے ساتھی تھے۔

14. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا (10): اللہ تعالیٰ پر اعتماد کرتے ہوئے اس کی مدد کا گمان کرنا، اور منافقین کا مسلمانوں کے مٹ جانے کا گمان کرنا مراد ہے۔

15. وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ (12): معتب بن قیس اور طعمہ بن امیرق مراد ہیں۔

16. وَإِذْ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ (13): اوس بن قیس، قول ہے کہ عبد اللہ بن ابی، قول ہے کہ یہود نے منافقین سے کہا تھا۔

17. يَكْرِبُ (13): مدینہ پاک کا سابقہ نام جسے بدل کے مدینہ رکھا گیا اور یثرب کہنے سے منع کر دیا گیا، قول ہے کہ شہر نہیں بلکہ پورے علاقے کا نام یثرب ہے۔

18. وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِنْهُمْ (13): بنو سلمہ اور بنو حارثہ کا جہاد میں شرکت سے بطور بہانہ آپ ﷺ سے شریک جہاد نہ ہونے کی رخصت مانگنا مراد ہے۔

19. كَانُوا عَاهَدُوا اللَّهَ (15): احد کے دن بنو حارثہ کا عہد، قول ہے کہ جو لوگ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔

20. الْمُعَاذِينَ مِنْكُمْ (18): عبد اللہ بن ابی اور اس کے ہمراہ منافقین مراد ہیں۔

21. إِلَّا قَلِيلًا (18): ریاکاری اور مشہوری کی خاطر پتھر مارنا مراد ہے۔

22. هَذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ (22): اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: سورۃ بقرہ آیت نمبر 142 و 144 مراد ہے، قول ہے کہ نبی کریم ﷺ کا سابقہ حالات کی اطلاع دینا مراد ہے۔

23. رِجَالٌ صَدَقُوا (23): سیدنا عثمان غنی، طلحہ، سعید، حمزہ، مصعب بن عمیر، انس بن نضر اور قوم رضی اللہ عنہم، قول ہے کہ بیعت عقبہ کرنے والے ستر حضرات رضی اللہ عنہم مراد ہیں۔

24. مَنْ قَضَىٰ نَجْبَتَهُ (23): سیدنا حمزہ، مصعب بن عمیر اور انس رضی اللہ عنہم جو غزوہ احد میں شہید ہوئے مراد ہیں۔

25. وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ (23): سیدنا عثمان، طلحہ رضی اللہ عنہما منتظر شہادت مراد ہیں۔

26. الَّذِينَ ظَاهَرُوا هُمْ (26): بنو قریظہ مراد ہیں۔

27. فَرِيقًا تَقْتُلُونَ (26): چار سو پچاس، قول ہے کہ چھ سو مقتولین کفار و مشرکین مراد ہیں۔

28. وَتَأْيِذُ وَفَرِيقًا (26): مذکورین میں سے چار سو گرفتار شدہ مراد ہیں۔

29. وَأَرْضًا لَّمْ تَطْطُوهَا (27): سرزمین خیبر، قول ہے کہ مکہ مکرمہ، قول ہے کہ فارس و روم، قول ہے کہ جو علاقہ مسلمان فتح کریں گے۔

30. قُلْ لِأَزْوَاجِكُمْ (28): سیدہ عائشہ صدیقہ، حفصہ بنت عمر، ام سلمہ (ہند) بنت ابوامیہ، زینب بنت جحش، میمونہ بنت حارث، سودۃ بنت زمعہ، ام حبیبہ بنت ابوسفیان، صفیہ بنت حبیب، جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہن کے پاس نہ آنے کی آپ ﷺ نے قسم کھائی تھی۔

31. سَرَّاحًا جَمِيلًا (28): مضرت (نقصان) کے بغیر انہیں رخصت کر دینا (اپنی زوجہ کو طلاق دے دینا)۔

32. الْجَاهِلِيَّةُ الْأُولَىٰ (33): سیدنا نوح اور ابراہیم علیہما السلام کے درمیان کا زمانہ، قول ہے کہ دور ابراہیم علیہ السلام، قول ہے کہ سیدنا داؤد

وسليمان عليهما السلام کا دور، قول ہے کہ نبی علیہ السلام سے خالی (فترت) کا زمانہ، قول ہے کہ دور نبوت کے کفار اور دوسرا دور جاہلیت آخری زمانہ میں فسق و فجور میں مبتلا لوگ مراد ہیں۔

33. أَهْلَ الْبَيْتِ (33): سیدنا نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے اہل خانہ مراد ہیں، قول ہے کہ سیدنا علی، فاطمہ، حسن و حسین رضی اللہ عنہم مراد ہیں۔

34. لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ (36): سیدنا عبد اللہ بن جحش اور ان کی بہن، جب نبی ﷺ نے سیدنا زید کے لیے ان کے نکاح کا پیغام بھیجا تو انہوں نے کراہت کا اظہار کیا، پھر یہ عام بھی ہے۔

35. لِلنَّبِيِّ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ (37): سیدنا زید بن حارثہ بن شراحیل کلبی غلام نبوی رضی اللہ عنہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر اسلام لانے اور دوسرا نبی کریم ﷺ کا اسے آزاد کر دینے کا احسان کرنا مراد ہے۔

36. أَمْسِكَ عَلَيْكَ زَوْجَكَ (37): سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا جنہیں سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے انہیں طلاق دینے کا مشورہ کیا تھا۔

37. مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ (37): آپ ﷺ کا سیدہ زینب سے نکاح کرنے کا ارادہ مراد ہے، قول ہے کہ آپ ﷺ کے دل کو بھائی تھی، قول ہے کہ آپ ﷺ کو علم تھا کہ ان دونوں کا نباہ نہیں ہو گا اور طلاق ہو جائے گی اور پھر آپ ﷺ ان سے نکاح کریں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی تھی۔

38. وَتَخْشَى النَّاسَ (37): کہ لوگ کہیں گے آپ ﷺ نے ایک شخص کو اس کی بیوی کو طلاق دینے کا کہا تا کہ وہ خود اس سے نکاح کرے، قول

ہے کہ ناس سے مراد یہود ہیں، کیونکہ مسلمان تو یہ کہنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔

39. **فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ (38):** کثرت زواج کا نبی کریم ﷺ کے لیے حلال ہونا مراد ہے۔

40. **فِي الدِّينِ خَلَوْا (38):** سید انبیاء علیہم السلام مثلاً داؤد، سلیمان کا کثرت سے نکاح کرنا مراد ہے اور وہی تبلیغ بھی کرتے رہتے تھے۔

41. **وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ (50):** سیدہ صفیہ، جویریہ صادر ماریہ رضی اللہ عنہن مراد ہیں۔

42. **وَاْمُرَاۗءَ مُؤْمِنٰتٍ (50):** سیدہ ام شریک غزیہ عامریہ مراد ہے، قول ہے کہ غزیہ، قول ہے کہ خولہ بنت حکیم، قول ہے کہ میمونہ بنت حارث، جب اس نے کہا کہ اونٹ سمیت سب کچھ رسول اللہ ﷺ کا ہے جبکہ وہ خود بھی اس پر سوار تھی اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول کہ خولہ بھی خود تن بخشی کرنے والوں میں شامل ہے یہ قول متعدد خواتین رضی اللہ عنہن کا تن بخشی پر دلالت کرتا ہے۔

43. **مَا فَرَضْنَا عَلٰیہُمْ (50):** عام مسلمان لونڈیوں کے سوا ایک وقت چار سے زیادہ آزاد عورتیں نکاح میں نہیں رکھ سکتا۔

44. **تُرْجٰی مَنْ نَّشَاءُ (51):** سیدہ ام حبیبہ، میمونہ، سودہ، صفیہ اور جویریہ رضی اللہ عنہن مراد ہیں۔

45. **وَتُوْوٰی اِلَیْكَ مَنْ نَّشَاءُ (51):** سیدہ عائشہ، حفصہ، زینب اور ام سلمہ مراد ہیں، قول ہے کہ جائز ہونے کے باوجود انہیں نکاح میں شامل نہ کرنا مراد ہے۔

46. وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ (53): یہ حکم عام ہے، شان / سبب نزول سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے کہا تھا کہ اگر میں رسول اللہ ﷺ کے بعد زندہ رہا تو سیدہ عائشہ سے نکاح کروں گا، اس آیت کے نزول کے بعد وہ بہت نادم ہوئے جس کی تلافی کے لیے انہوں نے (مدینہ منورہ سے) پیدل حج کیا اور کافی غلام آزاد کیے۔

47. إِنْ تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفَوْهُ (54): ظاہر اسیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کا پردہ فرض ہونے کے بعد یہ کہنا کہ ہمیں ہماری پھوپھی / چچا زاد بہنوں سے ملنے پر پابندی لگادی ہے جبکہ دل میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا ارادہ بھی تھا۔

48. وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ (55): صرف لونڈیاں ہی مراد ہیں نہ کہ غلام۔

49. إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ (57): کفار و منافقین مراد ہیں، قول ہے کہ آپ ﷺ کو جادو گر و بھوپا (نقلی پیر) کہہ کر ایذا دینا مراد ہے، قول ہے کہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے نکاح پر طعنہ زنی کرنا، قول ہے کہ آپ ﷺ کی جبین مبارک زخمی اور احد میں آپ ﷺ کے چار دندان مبارک شہید کر کے ایذا دینا مراد ہے۔

50. قُلْ لَا زَوَاجَ لَكُمْ وَبَنَاتٍ (59): ازواج مطہرات جن کا ذکر ہو چکا، آپ ﷺ کی چار صاحبزادیاں سب سے بڑی زینب جو ابوالعاص بن ربیع کی اہلیہ تھیں، قول ہے کہ ہاشم بن ربیع کی اہلیہ پھر رقیہ اور ام کلثوم ان کی بہن رقیہ کے بعد ان کا نکاح بھی سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ہوا، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہن جو ان میں سے افضل ہیں، یہ تمام سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے تھیں۔

51. فِي الَّذِينَ خَلَوْا (61): انبیاء علیہم السلام کے دور کے منافقین، قول ہے کہ مشرکین اہل بدر مراد ہیں۔

52. يَسْأَلُكَ النَّاسُ (62): یہود مراد ہیں جنہوں نے آپ ﷺ کا امتحان لینے کے لیے سوالات کیے، قول ہے کہ مشرکین کا بطور مذاق آپ ﷺ سے سوالات کرنا مراد ہے۔

53. كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى (69): قارون مراد ہے جب اس نے بغاوت کرتے ہوئے آپ علیہ السلام پر اتہامات لگائے، قول ہے کہ آپ پر سیدنا ہارون علیہ السلام کے قتل کا الزام لگایا، قول ہے کہ جن لوگوں نے آپ پر نامرد ہونے کا الزام لگایا۔ قول ہے کہ ان کا آپ کو برص زدہ ہونے کا الزام لگانا مراد ہیں۔

54. إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ (72): تکالیف و مشقت کے کام، قول ہے کہ فرائض دین، قول ہے کہ لوگوں کی امانات اور انہیں صحیح طریقے ادا کرنا مراد ہیں، قول ہے کہ اس کا معنی کہ ہم نے ان اشیاء کی امانت جو بوجھل تھیں ڈال دیں۔

55. وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ (72): جس انسان مراد ہے، قول ہے کہ کافر مراد ہیں، ﴿حَمَلَهَا﴾ کا معنی یہ ہے کہ اسے ضائع کر دیا، قول ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام، قول ہے کہ قابیل بن آدم مراد ہے۔



سورة سبأ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا (3): ابوسفیان کا یہ کہنا کہ لات و عزی کی قسم قیامت نہیں آئے گی اور نہ ہم اٹھائے جائیں گے (یہ ان کے اسلام لانے سے پہلے کی بات ہے)۔
2. وَيَوْمَ الَّذِينَ أُوْتُوا الْعِلْمَ (6): سادات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مراد ہیں، قول ہے کہ اہل کتاب مومن عبد اللہ بن سلام اور ان کے ساتھی رضی اللہ عنہم مراد ہیں۔
3. عَلَى رَجُلٍ يَتَتَبِعُكُمْ (7): نبی کریم ﷺ کی ذات باریکات مراد ہے۔
4. مِمَّا فَضَّلَا (10): نبوت اور بادشاہی، قول ہے کہ پہاڑوں اور پرندوں کا آپ (سیدنا داؤد) علیہ السلام کی بات ماننا اور لوہے کو نرم کر دینا، جو آپ کا ایک معجزہ تھا۔
5. عَيْنَ الْقِطْرِ (12): صنعا (یعنی) میں ایک ایسا چشمہ جس سے ہر ماہ تین دن عام پانی کی طرح پگھلا ہوا اتا بنا بہتا تھا۔
6. مَخَارِيبَ (13): مساجد، قول ہے کہ محلات مراد ہیں۔
7. وَمَتَاتِئِلَ (13): عبادت گاہوں میں انبیاء علیہم السلام کی تصاویر تاکہ لوگ زیادہ سے زیادہ عبادت کریں، قول ہے کہ اس وقت تصویر کشی جائز تھی، قول ہے کہ جاندار جانوروں کے علاوہ کی تصاویر مراد ہیں۔
8. دَابَّةُ الْأَرْضِ (14): دیمک / گھن، اور لفظ ارض یہاں مصدر ہے نہ کہ معروف زمین دنیا۔

9. مِنْسَأَلُهُ (14): یعنی زبان میں درخت خرنب سے بنی لائھی / ڈنڈا کو کہتے ہیں، آپ علیہ السلام اس پر ٹیک لگائے کھڑے تھے کہ موت نے آن لیا، اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ ٹیک لگائے کھڑے رہے کہ جنات کچھ تعمیرات کر رہے تھے تاکہ وہ مکمل ہو جائیں، جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے دیمک / کھن لائھی کو کھا گیا تو آپ زمین پر گر گئے اور تعمیرات بھی مکمل ہو چکی تھیں۔ اس وقت آپ کی عمر تریپن (53) سال تھی۔

10. لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ (15): اولاد سبأ بن شجب کے قبائل جن میں سے چھ ازد، حمیر، کندہ، مذحج، انمار، اور اشعر، نیک بخت، لیکن چار قبیلے لغم، جذام، غسان اور عاتکہ توبہ بخت نکلے۔

11. فِي مَسْكِنِهِمْ (15): مارب شہر مراد ہے اور مارب یمن کے بادشاہ کا نام تھا، قول ہے کہ وہاں سانپ، بچھو، مچھر، مکھی، کھٹل (برغوث) نہ تھے اور نہ شوریلی / کلراٹھی زمین تھی، قول ہے کہ پاکیزہ سر زمین مراد ہے۔

12. سَيْلُ الْعُورِ (16): مارب بند ٹوٹنے سے زبردست سیلاب آیا جس میں وہ سب تباہ ہو گئے، اور عرم: وادی کا نام ہے، قول ہے کہ اندھا چوہا مراد ہے جس نے اس بند کو کھود کر کمزور کر دیا جس سے وہ ٹوٹ گیا، قول ہے کہ خود اس بند کا نام تھا، قول ہے کہ زبردست سیلاب کا وصف جو اس وادی عرامہ میں آیا تھا۔

13. أَكْلِي تَمَاطٍ وَأَثَلِي (16): خط: پیلو جو درخت جال پر لگتے ہیں، قول ہے کہ اس کا پھل، قول ہے کہ ہر کانٹے دار کڑوے ڈاکٹے والا درخت، قول ہے کہ ایک فسوۃ الصبیح نامی درخت ہے اور اثل: جھاڑ کی مانند ایک درخت، قول ہے کہ سرکانٹے دار جھاڑیاں مراد ہیں۔

14. قُرَى ظَاهِرَةً (18): ان کے آنے جانے کے راستے میں وہ بستیاں جو ایک دوسرے کے اوپر سے سامنے نظر آئیں۔
15. فَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ (19): عرب کا قول ہے کہ سب کی طرح بکھر گئے، اور گدھے کے پیٹ جیسا چھوڑ دیا یعنی گدھوں کی وادی، وہی ان کا یوم عید / خوشی تھا، قول ہے کہ یہ واقعہ در نبوة سے پہلے پیش آیا کہ ان کے ہاں پہلے تیرہ نبی علیہم السلام بھیجے گئے تھے۔
16. وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ (20): اس کی یہ بڑھک کہ سبھی کو گمراہ کرونگا اور اکثر ناشکرے ہو جائیں گے، ﴿عَلَيْهِمْ﴾ سے مراد تمام انسان، قول ہے کہ صرف سب کے لوگ مراد ہیں۔
17. الَّذِينَ زَعَمْتُمْ (22): فرشتے اور بت مراد ہیں۔
18. إِلَّا لِمَنْ أُوذِيَ لَهُ (23): فرشتے مراد ہیں، اور ﴿لَهُ﴾ سے مراد سفارش اور جن کے لیے سفارش کی گئی ہے۔
19. قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ (23): وہ فرشتے جو اپنے سے اوپر والے فرشتوں سے اللہ تعالیٰ کے فرامین دریافت کرتے ہیں، قول ہے کہ مشرکین مراد ہیں۔
20. مِيعَادُ يَوْمٍ (30): موت مراد ہے، قول ہے کہ قیامت، قول ہے کہ بدر کا دن مراد ہے۔
21. وَلَا بِالَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ (31): اللہ تعالیٰ کی طرف سے توراۃ و انجیل جیسی کتب منزلہ مراد ہیں، قول ہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہو جانے کا دن مراد ہے۔

22. أَهْؤُلَاءِ إِنَّا كُنْهُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ (40): بنو خزاعہ کے کچھ لوگ جنوں کی پرستش کیا کرتے اور عقیدہ رکھتے تھے کہ وہ فرشتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں۔

23. مَا بِصَاحِبِكُمْ مِنْ جِنَّةٍ (46): سیدنا محمد ﷺ کی ذات بابرکات مراد ہے۔

24. يَقْذِفُ بِالْحَقِّ (48): آسمان سے نزول وحی، قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حجت مراد ہے۔

25. إِذْ قَرَّبُوا فَلَا قُوَّةَ (51): آخر زمانہ میں اسی ہزار لوگ جو بیت اللہ پر حملہ کریں گے لیکن جب بید آ کے مقام پر پہنچیں گے تو زمین میں دھنس جائیں گے، قول ہے کہ بوقت موت مشرکین مراد ہیں، قول ہے کہ قبور میں، قول ہے کہ روز قیامت، قول ہے کہ یوم بدر مراد ہے۔

26. مَكَانٍ قَرِيبٍ (51): ان کے اپنے گھر مراد ہیں۔

27. بِأَشْيَاءِهِمْ مِنْ قَبْلُ (54): گزشتہ زمانے کے وہ لوگ جنہوں نے اپنے انبیاء علیہم السلام کو جھٹلایا تھا مراد ہیں۔



سورة فاطر (الملائكة)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ (1): تمام مخلوق کو عام ہے، قول ہے کہ فرشتوں کے پر، قول ہے کہ اچھی آواز، قول ہے کہ حسین چہرہ، قول ہے کہ آنکھوں کی سیاہی مراد ہے۔
2. الْغُرُودُ (5): شیطان لعین، قول ہے کہ نافرمانی کے ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی امید رکھنا۔
3. أَقَمْنَ زِينَهُ (8): ابو جہل اور اس کے ہمنواؤں کے لیے عام ہے۔
4. الْكَلِمُ الطَّيِّبُ (10): ہر نیک و صالح بات / کام، قول ہے کہ مخلصانہ بات، قول ہے کہ باقی رہنے والے نیک اعمال مراد ہیں۔
5. وَالَّذِينَ يَمْكُرُونَ (10): مکہ مکرمہ کے دارالندوہ میں بیٹھ کر (اسلام دینی مکی شیئرم کے خلاف) منصوبے بنانے والے، قول ہے کہ ریاکار لوگ مراد ہیں۔
6. مِنْ مُعْتَبَرٍ (11): جو ساٹھ سال کا ہو جائے، قول ہے کہ یہ عام ہے۔
7. حَلِيَّةٌ تَلْبَسُونَهَا (12): موتی و مرجان مراد ہیں۔
8. مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (28): سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب ان پر خوف غالب ہوا پھر یہ ہے بھی عام۔
9. إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ (29): مومنین، قول ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مراد ہیں، یہ آیت قاریوں کی آیت کہلاتی ہے۔
10. ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ (32): قرآن مجید مراد ہے۔
11. الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا (32): امت محمد مکی شیئرم مراد ہے۔

12. فَرِيَهُمْ ظَالِمًا لِّنَفْسِهِ (32): جس کی برائی نیکی سے زیادہ ہو۔
13. وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ (32): جس کی نیکی اور برائی برابر ہو۔
14. وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ (32): جس کی نیکیاں برائیوں سے زیادہ ہو جائیں، قول ہے کہ ان تینوں کے بارے بہت سارے اقوال ہیں۔
15. أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ (34): بری عاقبت / انجام کا خوف، قول ہے کہ دنیا وغیرہ کی آفات، قول ہے کہ موت کا غم مراد ہے۔
16. مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ (37): چالیس سال، قول ہے کہ ساٹھ سال، قول ہے کہ اٹھارہ سال، قول ہے کہ تیس سے ساٹھ سال تک مراد ہے۔
17. وَجَاءَ كُفُّ التَّذِيرِ (37): سیدنا نبی کریم ﷺ، قول ہے کہ قرآن مجید، قول ہے کہ بڑھاپا مراد ہے۔
18. وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ (42): قریش مراد ہیں، آپ ﷺ کے اعلان نبوت سے پہلے بات ہے کہ ہم سے پہلوں نے اپنے انبیاء کو جھٹلایا تھا، تو وہ کہنے لگے کہ اللہ کی قسم! اگر ہمارے پاس رسول آگیا تو ہم ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوں گے۔
19. فَلَمَّا جَاءَهُمْ نَذِيرٌ (42): سیدنا نبی کریم ﷺ کی ذات بابرکات مراد ہے۔
20. سُئِلَ الْأَوَّلِينَ (43): جنہوں نے انبیاء و رسل علیہم السلام کو جھٹلایا ان پر نزل عذاب مراد ہے۔
21. إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى (45): روز قیامت مراد ہے۔



سورۃ یسین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

1. قَوْمًا مَّا أَتٰنِيذَ آبَاؤُهُمْ (6): قریش کہہ مراد ہیں کہ ان کے آباء کے پاس نبی ﷺ اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی ڈرانے والا رسول نہیں آیا، قول ہے کہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے زمانہ میں ان کے آباء اجداد کو ڈرایا گیا تھا مراد ہے۔
2. حَقَّ الْقَوْلُ (7): اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ جہنم کو انسانوں اور جنوں سے بھر دوں گا۔
3. فِيْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلَالًا (8): یہ ایک مثال ہے کہ جس طرح قیدی یا بندھا ہوا شخص کچھ نہیں کر سکتا یہ لوگ بھی خالی از نبوت زمانہ میں ایمان نہ لانے میں ایسے ہی ہیں، قول ہے کہ جب ابو جہل نے نماز میں آپ ﷺ کا سر مبارک کچلنے کے لیے پتھر اٹھا کر مارنے کے ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا ہاتھ گردن سے چپکا کر خشک کر دیا تو ایک مخزومی نے بھی یہی کام کرنے ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھی اندھا کر دیا۔
4. وَ سَوَّآءٌ عَلَيْهِمْ (10): سورۃ بقرہ نمبر 5 میں اس کی تفصیل گزر چکی۔
5. اتَّبَعَ الَّذِیْكَرُ (11): قرآن مجید مراد ہے۔
6. وَاَتَاٰرَهُمْ (12): ان کے باقی رہ جانے والے کام مثلاً علمی، تصنیفی، وقف کر دینا، یا کوئی اچھا کام کر جانا، قول ہے کہ ان کا مسجد کی طرف آنا جانا مراد ہے۔
7. اِمَامٍ مُّبِیْنٍ (12): لوح محفوظ مراد ہے۔
8. اَصْحَابَ الْقَرْیَةِ (13): انطاکیہ شہر مراد ہے۔

9. جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ (13): سیدنا یوحنا، یونس، بولس، شمعون علیہم السلام، قول ہے کہ صادق، صدوق اور سنوم علیہم السلام مراد ہیں۔
10. إِلَيْهِمْ أَتَيْنَ (14): سیدنا یونس، بولس علیہما السلام مراد ہیں۔
11. بِقَالِهِ (14): شمعون جنہیں سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے دعوت الی اللہ کے لیے بھیجا تھا جن کا واقعہ مشہور ہے۔
12. إِنَّا نَطْمِئِنُّ بِكَ يَا بَكْمُ (18): کیونکہ برسات نہ ہونے کے سبب قحط پڑ گیا تھا۔
13. طَائِرُكُمْ مَعَكُمْ (19): ان کا کفر ہی ان کی بد بختی کا سبب بن گیا۔
14. وَجَاءَ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ (20): حبیب بن اسرائیل، قول ہے کہ حبیب بن مری بڑھئی مراد ہے۔
15. لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا (38): سورج کا دنیا میں ٹکنا بند ہو جانا، قول ہے کہ شمال و جنوباً مطلع کا سرا، قول ہے کہ اس کے چلنے کا مقررہ مدار، قول ہے کہ سال کے آخر میں مدار کا چکر مکمل کرنا مراد ہے۔
16. قَدَرْنَا مَنَازِلَ (39): اٹھائیس مشہور سیارے پہلا نطح اور آخری بطن حوت مراد ہیں۔
17. ذُرِّيَّتُهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ (41): سفینہ نوح (علیہ السلام)، ان کی اولاد، ان کے آباد اجداد اور ان کی اولادیں جو اہل سفینہ کی پشتوں میں تھیں۔
18. مَا بَلَيْنَ أَيْدِيكُمْ (45): عذاب آخرت، قول ہے کہ آنے والے گناہ، قول ہے کہ امتوں کی تباہی مراد ہے۔
19. وَمَا خَلَقُكُمْ (45): گزشتہ گناہ، قول ہے کہ عذاب آخرت مراد ہے۔
20. وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ انْفِقُوا (47): کفار مکہ مکرہ مراد ہیں۔

21. مَنْ لَوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ (47): کمزور مومن مراد ہیں۔
22. إِلَّا صَيَّحَةً وَاحِدَةً (49): بے ہوشی والا صورت پھونکا جانا مراد ہے۔
23. وَنُفِخَ فِي الصُّورِ (51): موت کے بعد زندہ ہونے کا صورت مذکور پھونکا جانا دونوں کے درمیان چالیس سال کا وقفہ ہو گا۔
24. مِنْ مَّزْقِدًا (52): قبریں مراد ہیں جن کی روحیں دونوں نفخوں کے درمیان سوتی رہیں گی، قول ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ان کے اجسام کو روح پھونک کر دوبارہ زندہ کرے گا تو ان پر نیند غالب ہو گی پھر صورت پھونکا جائے گا تو وہ اٹھ کھڑے ہوں گے بعد میں یہ کہیں گے کہ ہمیں ہماری قبروں سے کس نے اٹھایا ہے؟
25. فِي شُغْلٍ فَآيَهُونَ (55): جو لوگ جہنمیوں کے برعکس جنت کی نعمتوں میں مشغول ہوں گے، قول ہے کہ کنواریوں سے لطف اندوز ہونا مراد ہے، قول ہے کہ آپس میں ایک دوسرے سے ملاقات مراد ہے، قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ان کی دعوت کرنا، قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام سننا مراد ہے، واللہ اعلم۔
26. أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ (60): انہیں عقلی دلائل سے سمجھانا اور سننا مراد ہے۔
27. وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ (65): قیامت کے دن انسان کے خلاف سب سے پہلے اس کی بائیں ران گواہی دے گی مراد ہے۔
28. لَطَمَسْنَا عَلَى أَعْيُنِهِمْ (66): اسود بن ابوالاسود جب اس نے نبی کریم ﷺ کو پتھر مار کر شہید کرنے کا غلط قدم اٹھانے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے اندھا کر دیا، قول ہے کہ یہ عام ہے۔

29. **لَنُكَفِّرَنَّ فِي الْخَلْقِ** (68): اضافہ کے بعد کی (نقص) کا پیدا ہونا مراد ہے۔
30. **وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ** (69): سیدنا نبی کریم ﷺ مراد ہیں، جب عقبہ بن ابومعیط ملعون نے آپ ﷺ کو شاعر کہا۔
31. **وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ** (75): بتوں کے دفاع کرنے والے مشرک لشکر مراد ہیں۔
32. **أَوَلَمْ يَرِ الْإِنْسَانُ** (77): ابی بن خلف رئیس المنافقین، قول ہے کہ اس کا بھائی امیہ، قول ہے کہ عاص بن وائل جب اس نے ایک بوسیدہ ہڈی کے بارے کہا کہ تیرا دعویٰ ہے کہ تیرا رب اس ہڈی کو زندہ کرے گا۔
33. **مِنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ تَأْرًا** (80): یہ درخت مرغ اور عقار مراد ہیں جنہیں لوگ رگڑ کر آگ پیدا کرتے تھے۔



سورة الصافات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. **وَالصَّافَّاتِ** (1): نماز میں لوگوں کا صفیں بنانے کی طرح فرشتوں کا آسمان میں صفیں بنانا مراد ہے قول ہے کہ اس سے مراد پرندے صف بنائے ہوئے ہیں، قول ہے کہ جہاد کی صفیں مراد ہیں۔
2. **فَالزَّاجِرَاتِ** (2): بادلوں کو چلانے والے فرشتے مراد ہیں، قول ہے کہ نافرمانیوں سے ڈانٹنے والے فرشتے مراد ہیں، قول ہے کہ صافات سے جنگ میں گھوڑوں پر صف بستہ فرشتے مراد ہیں۔

3. فَالْتَّالِيَاتِ (3): انبیاء علیہم السلام پر وحی کرتے وقت اس کی انہیں تلاوت سنانا مراد ہے، قول ہے کہ کتاب اللہ کی تلاوت کرنے والے فرشتے، قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے فرشتے، یہاں جماعتوں کی وجہ سے تانیث کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے ان سے فرشتے مراد ہیں۔

4. وَرَبُّ الْمَشَارِقِ (5): سال کے دنوں میں سورج کے مدارج، قول ہے کہ جو اس پر چمکتا ہے۔

5. إِلَى الْمَلَأِ الْأَعْلَى (7): فرشتے، قول ہے کہ فرشتوں میں سے معزز جو آسمانوں میں رہتے ہیں۔

6. وَإِذَا رَأَوْا آيَةً (14): معجزہ شق القمر، قول ہے کہ عام علامات نبوة مراد ہیں۔

7. وَأَرْوَاهُمْ (22): ان (کفار و مشرکین) جیسے کفر و معاصی میں غرق، قول ہے کہ ان کے شیاطین دوست، قول ہے کہ ان کی مشرک عورتیں مراد ہیں۔

8. وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ (22): بت، طاغوت، قول ہے کہ ابلیس مع لشکر مراد ہے۔

9. إِنَّمَهُمْ مَسْئُولُونَ (24): (اللہ تعالیٰ کا فرمان) کہ تمہاری مدد کیوں نہیں کی جاتی، جو ابو جہل کے قول کہ ہماری مدد ہوگی، قول ہے کہ دنیا میں ان کے اعمال کی پوچھ گچھ، قول ہے کہ داروغہ ہائے جہنم کا ان سے پوچھنا کہ تمہارے پاس تمہی میں سے رسول نہیں آئے؟، قول ہے کہ کلمہ توحید سے متعلق سوال ہونا مراد ہے۔

10. عَلَى بَعْضِ يَكْسَاءِ لُؤُنَ (27): زجر و توبیخ اور ملامت کا سوال مراد ہے۔

11. تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ (28): مقلدین کا اپنے بڑوں سے کہنا، یمن سے ان کا بھلائی کا اظہار اور ان کی خیر خواہی کرنا مراد ہے، قول ہے کہ طاقت و غلبہ، قول ہے کہ جو بڑے ان کی خیر خواہی کی قسمیں کھاتے تھے مراد ہیں۔

12. بَلَى لَكُمْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ (29): مقتدی اور شیاطین کا قول و جواب مراد ہے، قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ تم دردناک عذاب میں مبتلا ہو گے مراد ہے۔

13. قَوْلُ رَبِّهَآ (31): اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ میں جہنم کو بھروں گا، قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کفروں سے یہ فرمانا کہ تم دردناک عذاب میں مبتلا ہونے والے ہو۔

14. عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلِصِينَ (40): موحّدین، کلمہ توحید کا عملی اقرار کرنے والے مراد ہیں۔

15. قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ (51): یہود، قرین، فطروں جن کا ذکر سورۃ کہف میں ہو چکا، قول ہے کہ قرین سے شیطان مراد ہے۔

16. قَالَ هَلْ أُنْتُمْ (54): مومن یہود جو جنتیوں سے کہے گا مراد ہے، قول ہے کہ اللہ تعالیٰ جنتیوں سے فرمائے گا، قول ہے کہ بعض فرشتوں کا یہ کہنا کہ تم ایک دوسرے کے ٹھکانوں کا فرق دیکھو، قول ہے کہ جنت کے محلوں میں کھڑکیاں ہوں گی جن سے جنتی جہنمیوں پر جھانکا کریں گے۔

17. أَلَمْ نَكُنْ بِمُتَّبِعِينَ (58): مومن کا اپنے قرین (شیطان) کو بطور توخ یہ کہنا، قول ہے کہ جب موت کو ذبح کر دیا جائے گا تو جنتی بطور خوشی فرشتوں سے کہیں گے۔

18. شَجَرَةُ الزَّاقُومِ (62): تھوہر مراد ہے جس کا ذکر سورۃ اسراء میں ہو چکا۔

19. كَانَتْ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ (65): برے اور قبیح منظر کی تصویر جو ذہن میں آسکتی ہے اس کی مثال ہے، قول ہے کہ ایک قسم کے قبیح منظر سانپ مراد ہیں جن کے متعدد دسر اور چوٹیاں ہوتی ہیں، قول ہے کہ ایک بدبودار گھاس جو عرب میں ہوتی ہے جس کی شکل عجیب و غریب اور کھر دری اور کڑی ہوتی ہے۔

20. وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِينَ (77): سام، حام اور یافث اولاد نوح علیہ السلام، سام سے تو عرب کی نسل چلی اس لیے اسے ابو العرب کہتے ہیں رومی و فارسی بھی اس کی نسل سے ہیں، حام سے قطیف و افریقی (سیاہ رنگ) لوگوں کی نسل اور یافث: اکثر کے نزدیک ترکوں و صقلیہ کے لوگوں کی نسل اور یاجوج ماجوج کے جد امجد مراد ہیں۔

21. فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ (89): ان کے وہم میں ڈالا کہ اسے طاعون (پلیگ) کی شکایت ہے کہ لوگ طاعونی سے دور بھاگتے تھے، قول ہے کہ ان کے دور میں لوگ نجوم کا استعمال کرتے تھے لہذا ستاروں کو دیکھ کر فرمایا کہ میں بیمار ہوں تاکہ وہ لوگ یقین کر لیں اور انکار نہ کریں۔

22. قَالُوا ابْنُوا لَهُ بُنْيَانًا (97): اس آگ کے الاؤ کی تفصیل مزر چکی ہے۔

23. ذَاهِبْ إِلَى رَبِّكَ (99): شام کی طرف آپ کی ہجرت مراد ہے۔

24. يَغْلَاهُ حَلِيمٌ (101): سیدنا اسماعیل علیہ السلام مراد ہیں، قول ہے کہ اسحاق علیہ السلام لیکن قول اول رائج ہے مراد ہے اور آپ کی بردباری کی صفت کہ وہ سن بلوغ کو پہنچے گا بیان کی ہے۔

25. فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ (102): تیرہ سال کی عمر، اور سعی سے کام کاج کی

عمر، قول ہے کہ آپ کے کاموں میں مددگار ہونا، قول ہے کہ پہاڑی (بھاری) کاموں میں اپنے والد کا ہاتھ بٹانا مراد ہے۔

26. بِذِي نُجْ عَظِيمٍ (107): مینڈھا جو ہائیل بن آدم علیہ السلام نے بطور قربانی

پیش کیا تھا، قول ہے کہ وعل (پہاڑی سانڈھ) شیر پہاڑ سے اچانک ان کے سامنے آگیا جسے منی کے قریب ایک چٹان کے پاس ذبح کر دیا، قول ہے کہ مسجد منی سے اونچی جگہ، قول ہے کہ موجودہ قربان گاہ میں ذبح کیا۔

27. مِنَ الْكُزْبِ الْعَظِيمِ (115): غرقابی فرعون، قول ہے کہ فرعون کی

غلامی سے جان چھوٹا مراد ہے۔

28. وَإِنَّ إِلْيَاسَ (123): الیاس بن یاسین بن فنحاص بن عیزار بن

ہارون بن عمران مراد ہیں علیہ السلام مراد ہیں، قول ہے کہ خود ادریس علیہ السلام مراد ہیں لیکن یہ قول ثابت نہیں۔

29. أَتَدْعُونَ بَعْلًا (125): ان کا ایک سونے کا بت جس کے چار منہ لمبائی

میں ہاتھ تھی جس میں شیطان گھس کر باتیں کرتا تھا، یہ شام کے علاقے بعلبک میں واقع تھا اور اس کے نام پر اس شہر کا نام پڑ گیا، قول ہے کہ یہی زبان میں بعل رب کو کہتے ہیں۔

30. سَلَامٌ عَلَى آلِ يَاسِينَ (130): سیدنا الیاس علیہ السلام اور ان کا خاندان

قبیلہ جسے سعدیون اور اشعریون کہا جاتا ہے، قول ہے کہ خود سیدنا الیاس علیہ السلام مراد ہیں کیونکہ عربی لوگ عجمی ناموں میں تصرف کیا کرتے تھے، ایک قراءۃ میں آل یاسین ہے تو اس سے ان کے والد کی آل و اولاد جس میں آپ سمیت سبھی شامل ہیں، یا پھر الیاس میں ایک لغت / لہجہ ہے، قول ہے کہ آل نبی کریم ﷺ مراد ہے لیکن یہ ثابت نہیں۔

31. إِذْ أَبَقَ إِلَى الْفُلْكِ (140): اشعيا کا بادشاہ سے ناراض ہو کر شہر سے نکل جانا جب انہوں نے آپ پر اس بادشاہ کے خلاف جنگ کرنے کی ذمہ داری ڈالی، قول ہے کہ آپ علیہ السلام کا قوم پر عذاب کی تاخیر پر اجازت ربانی کے بغیر چلے جانا مراد ہے۔

32. فَسَاهَمَ (141): جب کشتی چلتے چلتے رک گئی تو انہوں نے کہا کہ کوئی اپنے مالک سے بھاگا ہوا ہے کشتی والوں کی عادت تھی کہ اس طرح کے موقع پر قرعہ اندازی کیا کرتے تھے تو آپ کا نام نکلا، قول ہے کہ جب کشتی نہ چلی تو انہوں نے کہا کہ کشتی کے نہ چلنے کی کوئی وجہ تو ہے اور آپ نے کہا کہ اس کا سبب میں جانتا ہوں کہ اس میں ایک گنہگار بندہ جو میں ہوں ہے لہذا مجھے پانی میں پھینک دو! انہوں نے قرعہ اندازی کے بغیر اس کا انکار کیا تو آپ نے خود ہی پانی میں چھلانگ لگا دی تو مچھلی نے آپ کو ہڑپ کر لیا۔

33. مِنَ الْمُسْتَجِيبِينَ (143): سورة الانبياء میں مذکور تسبیح ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ مراد ہے، قول ہے کہ مطلب یہ ہے کہ وہ اس سے پہلے بھی عبادت گزار تھے مچھلی کے پیٹ میں دن سے بھی کم وقت رہے، قول ہے کہ تین دن، قول ہے کہ سات، قول ہے کہ بیس دن، قول ہے کہ چالیس دن مچھلی کے پیٹ میں رہے۔

34. شَجَرَةً مِنْ يَفُطِينَ (146): کدو کی بیل اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس پر کھیاں نہیں آتیں نیز ان کا بدن کمزور تھا لہذا پتوں کی وجہ سے دھوپ کے علاوہ کھیلوں سے بھی بچت ہوئی، ان کے پاس ایک جنگلی گائے آتی تھی جس کا دودھ پیتے تھے۔

35. أَوْ يَزِيدُونَ (147): اضافی بیس ہزار، قول ہے کہ ستر ہزار، آپ کی

نبوت پھل سے نکلنے کے بعد شروع ہوئی، قول ہے کہ پہلے ہی نبی تھے۔

36. فَاسْتَفْتِهِمْ (149): قریش، بنو سلمہ، خزاعہ، جبینہ کہا کرتے تھے کہ

فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں۔

37. وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ نِجًّا (158): جب صدیق اکبر رضی اللہ

عنه نے ان سے پوچھا کہ تمہارے بقول فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں تو ان کی

مائیں کون؟ جواب دیا کہ مادہ جن / پریاں، قول ہے کہ جنت سے فرشتے جو

آنکھوں کے سامنے نہیں آتے، قول ہے کہ جن کا عبادت میں شریک کرنا

قول ہے کہ انہوں نے کہا کہ ان کے معبود اور شیاطین آپس میں بھائی

ہیں۔

38. وَمَا مِثًا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ (164): جبرائیل علیہ السلام کا

آپ ﷺ کو کہنا، قول ہے کہ آپ ﷺ کا مشرکین سے کہنا مراد ہے۔

39. وَإِنْ كَانُوا لَيَقُولُنَّ (167): کفار قریش مراد ہیں۔

40. حَتَّىٰ حِينٍ (178): یوم بدر، قول ہے کہ ان کی موت کا دن، قول ہے کہ

روز قیامت، قول ہے کہ انہیں جنگ کرنے کا حکم دینا۔



سورة صاد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. وَاعْبُدُوا أَنْ جَاءَهُمْ (4): کفار مکہ مکرمہ مراد ہیں۔

2. مُنْذِرٌ مِنْهُمْ (4): سیدنا نبی کریم ﷺ کی ذات بابرکات مراد ہے۔

3. وَانْطَلَقَ الْمَلَأُ مِنْهُمْ (6): قریش کے پیچیس معزز لوگ ابوطالب کے

پاس اس لیے گئے کہ وہ نبی کریم ﷺ کو تبلیغ سے روکے، اس نے آپ

ﷺ کو بلایا پوچھا تو آپ ﷺ نے نکاسا جواب دیا، پھر کہا کہ وہ بات بتاؤ

جس سے تم عرب و عجم پر غالب ہو گے؟ جو ابابکا کہ تم لا الہ الا اللہ کہو، تو وہ

ایک دوسرے کو یہ کہتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے: تم اپنے معبودوں پر

ڈتے رہو، دیکھو تو سہی کہ سب کو چھوڑ کر ایک معبود بنا دیا، یہ بات کہنے

والے ولید بن مغیرہ، عاص بن وائل، نضر بن حارث، ابو جہل، شیبہ

و عتبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، ابو البختری، مطعم بن عدی، مخرمہ بن

نوفل، سہیل بن عمرو، ہشام بن عمرو، ربیعہ بن اسود، عدی بن

قیس، جویطب بن عبد العزی، حارث بن قیس، عامر بن خالد، اخض بن

شریق، نبیہ بن حجاج واس کا بھائی منبہ، قرط بن عمرو، ابی بن خلف اس کا بھائی

امیہ، عبد اللہ بن امیہ اور عمیر بن وہب تھے۔

4. فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ (7): دین قریش جسے انہوں نے پایا، قول ہے کہ

عیسائیت کیونکہ وہ تین میں تیسرا مانتے تھے۔

5. فِي الْأَسْبَابِ (10): سیڑھیاں، ذرائع، معنی کہ آسمان پر چلے جائیں اور

جس پر چاہیں وحی نازل کرائیں۔

6. جُنْدٌ مَا هُنَالِكَ (11): کفار مکہ مکرمہ مراد ہیں۔

7. مَهْزُومٌ (11): بدر کے دن ان کی ہزیمت یہ آپ ﷺ کے معجزات

میں سے ہے۔

8. ذُو الْأَوْتَادِ (12): ثابت قدمی (تسلط) مراد ہے، رسیوں سے بندھے خیمے

گھر (یعنی مضبوط عمارتیں)، قول ہے کہ (مسلمانوں کو) چار رسیوں سے

باندھ کر ہوا میں لٹکا دیتے جبکہ پہلے اسے زخمی کرتے، قول ہے کہ چار رسیوں سے باندھ کر چیت لٹا دیتے اور پھر اس پر سانپ، بچھو وغیرہ موذی جانور چھوڑ دیتے۔

9. إِلَّا صَيَّخَتْ وَاحِدَةً (15): دوبارہ زندہ ہونا مراد ہے۔

10. وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّلْ لَنَا (16): نضر بن حارث کا قول ہے۔

11. قَطَّنَا (16): نضر بن حارث کا مذاق یہ کہنا کہ ہمارے حصے کا عذاب جلد

لے آ، قول ہے کہ ان کی کتاب (اعمال نامہ) مراد ہے، جب یہ آیت: ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ... سُلْطَانِيَّةً﴾ نازل ہوئی تو اس نے استہزاء کے طور پر کہا تھا۔

12. نَبَأُ الْخَضِيعِ (21): سیدنا جبرائیل و میکائیل علیہما السلام دو جھگڑنے والے شخص کی صورت میں ان کے یوم عبادت میں ظاہر ہوئے کہ ان پر حجت لازم کریں، کیونکہ آپ علیہ السلام نے اوریا بن حننا کی زوجہ یتشالغ بنت شالغ سے نکاح کیا تھا جبکہ ننانوے بیویاں آپ کے پاس پہلے سے تھیں، آپ کا یہ قصہ مشہور ہے۔

13. خَرَزًا يَكْعًا وَأَنَابَ (24): فرشتوں کے چلے جانے کے بعد انہیں بات سمجھ آئی کہ یہ تو ان کا اپنا معاملہ ہے لہذا اللہ کے سامنے سر بسجود ہو گئے چالیس دن روتے رہے صرف اشد ضرورت کے وقت سر سجدہ سے اٹھاتے ورنہ سجدہ میں ہی پڑے رہتے۔

14. وَوَهَبْنَا لِذَاوُودَ سُلَيْمَانَ (30): آپ کی مذکورہ زوجہ یتشالغ بنت شالغ کے بطن سے تھے۔

15. الصَّافِيَاتُ الْجِيَادُ (31): دمشق و نصیبین سے حاصل کیے گئے ایک ہزار بہترین گھوڑے، قول ہے کہ اپنی والدہ سے وراثت میں ملے تھے، قول ہے کہ سمندر سے نکلے ہوئے پردار گھوڑے مراد ہیں۔

16. عَنْ ذِكْرِ رَبِّي (32): سیدنا داؤد علیہ السلام کا ورد، قول ہے کہ نماز عصر مراد ہے۔

17. حَتَّى تَوَارِثَ (32): سورج کا غروب ہونا، قول ہے کہ رات کے اندھیرے میں گھوڑوں کا چھپ جانا مراد ہے۔

18. وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ (34): آپ علیہ السلام نے جراحہ بنت صیدون سے شادی تو کی لیکن وہ خفیہ طور پر بت پرستی میں مبتلا رہی جس کی نحوست سے آزمائش آئی۔

19. عَلَى كُرْسِيِّهِ جَسَدًا (34): اس جسد شیطان کا نام صخر تھا، قول ہے کہ آصف (بن برخیا)، قول ہے کہ حقیق تھا جس نے کسی حلے بہانے آپ کی انگوٹھی حاصل کر لی اور آپ کی شکل میں کر چالیس دن حکومت کی، جب اس کے احکام خلاف حقیقت معلوم ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے بادشاہی واپس کر دی، قول ہے کہ ان شاء اللہ کے بغیر پیدا ہونے والا ناقص خلقت بچہ مراد ہے، جب آپ نے یہ کہا کہ آج تمام زوجات سے ہمبستری کرونگا تو وہ سو شہسوار جنیں گی، قول ہے کہ آپ کے بیٹے کا جسد جس کے بارے آپ کو جنوں سے خوف تھا وہی مردہ جسم کر سی پر ڈال دیا گیا۔

20. فَاصْبِرْ بِهِ وَلَا تَحْتَمِمْ (44): آپ علیہ السلام نے قسم کھائی کہ اپنی زوجہ ریحی بنت افرائیم بن یوسف بن یعقوب کو سو کوڑے ماروں گا، قول ہے کہ جب بیوی کو بلایا تو کسی کام میں مشغول ہونے کے سبب دیر کر دی تب آپ باہر چلے گئے۔ قول ہے کہ اس نے اپنی مینڈیاں دو روٹی کے

عوض فروخت کی تھیں کیونکہ آپ عبادت کے وقت انہیں لٹکا کر سہارا لیتے تھے، قول ہے کہ شیطان آپ کی بیوی سے ملا اور کہا کہ ایک اونٹنی میرے تقرب کے لیے ذبح کر، قول ہے کہ اس نے اپنے آپ کو سجدہ کرنے کے لیے کہا تھا، قول ہے کہ اگر ایوب (علیہ السلام) شراب پی لے تو تکلیف دور ہو جائے گی جس کا ذکر انہوں نے اپنے خاوند سے کیا تب آپ نے اسے سو کوڑے مارنے کی قسم کھائی تو اللہ تعالیٰ نے اس کا حل بتا دیا۔

21. ذِکْرَى الدَّارِ (46): دارِ آخرت، قول ہے کہ دنیا میں سچی زبان اور اچھی شہرت۔

22. هَذَا فَوْجٌ مُّقْتَضِحٌ (59): متبعین کفر اپنے قائدین کے ساتھ جہنم میں گریں گے، یہ بات جہنم کے داروغے ان کے قائدین سے کہیں گے، قول ہے کہ بعض جہنمی کہیں گے۔

23. قَالُوا بَلَىٰ أَأَنْتُمْ (60): مقتدی / مقلدین اپنے بڑوں / اماموں اور پیروں سے یہ کہیں گے۔

24. قَالُوا رَبَّنَا (61): مطیع اپنے مطاع پر دعویٰ کریں گے، قول ہے کہ وہ سب اٹلیں پر دعویٰ کریں گے۔

25. وَقَالُوا مَا لَنَا لَا تَرَىٰ (62): ابو جہل، ولید و ابو لہب اور ان جیسے قریش کے بڑے ٹھاکر مراد ہیں۔

26. رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ (62): سیدنا صہیب، عمار، بلال، خباب اور باقی کزور مومنین رضی اللہ عنہم مراد ہیں۔

27. هُوَ نَبَأٌ عَظِيمٌ (67): قرآن مجید، قول ہے کہ وہ واقعات و قصص جو کسی سے نہیں سنے، قول ہے کہ قیامت، قول ہے کہ آپ ﷺ کا غیب کی خبریں بتانا اور اعلان نبوت کرنا مراد ہے۔

28. بِالْمَلَأِ الْأَعْلَى إِذْ يَخْتَصِمُونَ (69): فرشتے، سیدنا آدم علیہا السلام اور ابلیس لعین کا واقعہ جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ ﴿إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً﴾ یعنی اگر وہی نہ آتی تو مجھے یہ واقعہ معلوم نہ ہوتا۔

29. بَعْدَ حِينٍ (88): روز قیامت، قول ہے کہ یوم بدر، قول ہے کہ موت کے دن۔



سورة الزمر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهًا (3): اسلام، قول ہے کہ شرک سے پاک مذہب، قول ہے کہ خالص بغیر کسی دوسری شرکت، ریاکاری یا تعریف (خوشامد) یا کوئی دنیوی مقصد مراد ہے۔

2. وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ (3): قریش مکہ مکرمہ کا بتوں اور فرشتوں کی عبادت کرنا اور یہود و نصاریٰ کا سیدنا عزیر و عیسیٰ علیہما السلام کی عبادت و انہیں اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہنا مراد ہے۔

3. مَنْ هُوَ كَاذِبٌ (3): مشرکین کا یہ کہنا کہ وہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے قریب کرتے ہیں۔

4. وَأَنْزَلْ لَكُمْ (6): معنی کہ پیدا کیا مثلاً لوہا، قول ہے کہ نباتات اور نباتات پانی سے اگتی ہیں اور پانی آسمان سے نازل ہوتا ہے۔

5. ثَمَانِيَةَ أَرْوَاحٍ (6): سورۃ انعام میں اس کا ذکر ہو چکا۔
6. فِي ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ (6): مادہ کے رحم میں مشیمہ، رحم، اور پیٹ کا اندھیرا (مشیمہ وہ تھیلی نما جھلی جس میں بچہ ہوتا ہے رحم کے اندر اور یہ سب پیٹ کے اندر ہوتی ہیں۔ مترجم)۔
7. وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ (8): عتبہ بن ربیعہ، ابو حذیفہ بن مغیرہ مراد ہیں۔
8. أَمَّنْ هُوَ قَانِثٌ (9): سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، قول ہے کہ سیدنا عثمان، قول ہے کہ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم مراد ہیں۔
9. وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ (10): یہ ہجرت کی طرف اشارہ ہے، اور ارض سے مراد عام زمین ہے، قول ہے کہ مدینہ منورہ، قول ہے کہ سرزمین جنت مراد ہے۔
10. وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ (17): سیدنا عثمان، طلحہ، زبیر اور عبدالرحمن کے بارے نازل ہوئی جب وہ لوگ صدیق اکبر کی مساعی سے مسلمان ہوئے رضی اللہ عنہم، قول ہے کہ زید بن عمرو بن نفیل، ابوذر غفاری جو اعلان نبوت سے قبل ایمان لائے تھے یعنی وہ لا الہ الا اللہ پر ایمان رکھتے تھے رضی اللہ عنہم۔
11. فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ (18): کلمہ توحید لا الہ الا اللہ مراد ہے۔
12. أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ (19): ابو لہب اور اس کا بیٹا عتبہ (ملعون) مراد ہیں۔
13. أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ (22): سیدنا نبی کریم ﷺ کی ذات بابرکات مراد ہے، قول ہے کہ سیدنا علی، حمزہ، قول ہے کہ عمار رضی اللہ عنہم مراد ہیں۔

14. أَقْمَنُ يَتَّقِي بِوَجْهِهِ (24): ابو جہل نعین مراد ہے، قول ہے کہ ابی بن خلف ملعون کو باندھ کر جہنم میں ڈالا جائے گا جو اپنے چہرے کو آگ سے بچانے کی کوشش کرے گا۔
15. ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ (28): اہل مکہ مکرمہ مراد ہیں۔
16. رَجُلًا فِيهِ شُرَكَاءُ (29): کافر کی مثال ہے، چونکہ بتوں کی طرح ان شرکاء کی بھی عبادت کی جاتی تھی۔
17. وَرَجُلًا سَلَمًا (29): موحد کی مثال کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک لہ کی عبادت کرتا ہے۔
18. وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ (33): سیدنا محمد ﷺ، قول ہے کہ انبیاء علیہم السلام مراد ہیں۔
19. وَصَدَّقَ بِهِ (33): سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، قول ہے کہ تبعین انبیاء علیہم السلام مراد ہیں۔
20. يَكْفِي عَبْدَهُ (36): سیدنا محمد ﷺ مراد ہیں۔
21. وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ (36): چونکہ تم ہمارے معبودوں کی مذمت کرتے ہو اس لیے ہمیں ڈر ہے کہ کہیں وہ تمہیں نقصان نہ دیں۔
22. وَإِذَا دُكِرَ اللَّهُ وَحْدَهُ (45): کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ مراد ہے۔
23. وَإِذَا دُكِرَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ (45): ان کفار و مشرکین کے معبودان باطلہ، قول ہے کہ جب شیطان نے سورۃ نجم کی تلاوت میں آپ ﷺ کی قراءت میں مداخلت کی جس کی تردید سورۃ نجم میں گزر چکی۔
24. فَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ (49): عقبہ مشرک مراد ہے۔
25. عَلَىٰ عِلْمِهِ (49): اللہ تعالیٰ کا علم جو اس کا حق ہے۔

26. قَدْ قَالَهَا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ (50): قارون جس کا ذکر ہو چکا ہے۔
27. مِنْ هَؤُلَاءِ (51): کفار مکہ مکرمہ مراد ہیں۔
28. قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا (53): سیدنا عیاش بن ابی ربیعہ، ولید بن ولید اور دوسرے لوگ جو مکہ میں مسلمان ہو گئے تو انہیں ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا گیا کہ بارے نازل ہوئی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے انکو یہ آیت بطور پیغام بھیجی، قول ہے کہ کچھ لوگوں کو یہ ڈر تھا کہ اگر وہ مسلمان ہو گئے تو ان کے سابقہ زندگی کے گناہ معاف نہیں کیے جائیں گے۔
29. أَحْسَنَ مَا أُنْزِلَ (55): قرآن مجید، قول ہے کہ محکم آیات، قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی میں اس کی اطاعت کرنا مراد ہے۔
30. فِي جَنَّبِ اللَّهِ (56): اللہ تعالیٰ کا حق اور اس کی اطاعت مراد ہے۔
31. يَمْفَازُ بِهِمْ (61): سابقہ کامیابی، قول ہے کہ ان کے اعمال حسنہ، قول ہے کہ ﴿لَا يَمَسُّهُمْ الشُّوْءُ﴾ کہ انہیں کوئی تکلیف نہ ہوگی۔
32. لَهُ مُقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ (63): اس کے خزان کی کنجیاں / چابیاں، قول ہے کہ رزق و رحمت، قول ہے کہ بارش و نباتات، قول ہے کہ سبحان اللہ والحمد للہ مراد ہے۔
33. وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ (67): جن لوگوں نے اس پر جھوٹ بولا اس (اللہ تعالیٰ) کی اولاد ہونا ذکر کیا، اور اس کے ساتھ غیر کو شریک کیا۔
34. وَتُفْخِ فِي الصُّورِ (68): بے ہوشی کا صور اور یہ دوسری بار والا صور مراد ہے۔

35. إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ (68): چار فرشتے، قول ہے کہ عرش کے اٹھانے والے آٹھ فرشتے اس بارے سورۃ نمل میں مختلف اقوال گزر چکے، قول ہے کہ اس صور کی ہولناکی سے مستثنیٰ شہید، بیہوشی سے مذکورہ فرشتے مراد ہیں۔
36. ثُمَّ يُفَخَّ فِيهِ الْآخَرَى (68): قول ہے کہ مومنین لڑکوں کی طرح بے ریش و مونچھوں، سیاہ آنکھوں تیس سالہ بن کراٹھیں گے۔
37. وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ (69): یہ عرصات / ساعات قیامت ہیں اللہ تعالیٰ اسے نئے نور سے منور کرے گا، قول ہے کہ اللہ تعالیٰ جب فیصلہ کرنے کے لیے ظاہر ہو گا، قول ہے کہ یہ عدل و انصاف سے کنایہ ہے۔
38. وَوُضِعَ الْكِتَابُ (69): اعمال نامہ ہائے مخلوقات، قول ہے کہ لوح محفوظ مراد ہے۔
39. وَالشُّهَدَاءُ (69): جو لوگ انبیاء علیہم السلام کی تبلیغ دین کی گواہی دیں گے، قول ہے کہ محافظ فرشتے، قول ہے کہ جہاد میں شہید ہونے والے لوگ مراد ہیں۔
40. فُتِيحَتْ أَبْوَابُهَا (73): آٹھ دروازے جنت اور سات جہنم کے مراد ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت وسیع ہے واداس بات کا اشارہ ہے کہ جنت کے دروازے ان کے آنے سے پہلے ہی کھول دئے جائیں گے۔
41. وَأَوْرَثْنَا الْأَرْضَ (74): سرزمین جنت مراد ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو وہاں جمع کرے، آمین۔



سورة المؤمن / غافر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. وَالْأَحْزَابُ مِنْ بَعْدِهِمْ (5): عار و شمود اور ان جیسی دوسری اقوام جنہوں نے اپنے انبیاء علیہم السلام کو جھٹلایا اور لوگوں کو ان کے خلاف جمع کیا۔

2. وَمَنْ حَوْلَهُ (7): فرشتوں کی ستر ہزار صفیں جو اللہ تعالیٰ تسبیح و تہلیل کرتے ہوئے اس کے گرد گھومتے ہیں، جن کے پیچھے ستر ہزار کھڑے ہوتے ہیں پھر ان کے پیچھے ایک لاکھ صفیں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تہلیل بیان کر رہے ہوتے ہیں۔

3. أَمْثَلْنَا الثَّنَائِينَ (11): قبل از تخلیق پہلی موت، دوسری مدت عمر ختم ہونے کے وقت مراد ہے۔

4. وَأُخَيِّرْنَا الثَّنَائِينَ (11): اول زندگی شکم مادر، دوسری دنیا میں آنے کی، اس کا مطلب یہ ہے کہ جس زندگی کو جھٹلاتے تھے اب یقین ہو گیا ہے۔

5. يُرِيكُمْ آيَاتِهِ (13): ہوائیں، بادل، کڑک، بجلی وغیرہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں مراد ہیں۔

6. رِزْقًا (13): برسات کہ اس سے رزق پیدا ہوتا ہے۔

7. رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ (15): اللہ تعالیٰ کی عظیم بادشاہی سے عبارت ہے، قول ہے کہ اہل جنت کے ثواب کے درجات، قول ہے کہ فرشتوں کا عرش تک پہنچنے کے لیے سڑھیاں چڑھنا۔

8. يُلْقَى الرُّوحَ (15): وحی مراد ہے کہ اس کے ذریعے مردہ دل زندہ ہوتے ہیں۔

9. يَوْمَ التَّلَاقِ (15): روزِ آخرت، جس دن انسان کا اپنے اعمال نامے سے ٹاکرا ہو گا، قول ہے کہ آسمان وزمین والوں کی ملاقات، قول ہے کہ عابد و معبود کی ملاقات مراد ہے۔

10. يَوْمَ الْأَرْفَةِ (18): روزِ قیامت کہ وہ قریب آ رہا ہے۔

11. فِي الْأَرْضِ الْفَسَادَ (26): فتنہ و فساد، دین و دنیا میں تبدیلی اور فساد دنیا مراد ہے۔

12. وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ (28): شمعان ہے، قول ہے کہ حبیب جو فرعون کا چچیر بھائی تھا، قول ہے کہ صابوت جس نے آپ علیہ السلام کو بتایا کہ قوم تمہارے قتل کا مشورہ کر رہی ہے۔

13. بَعْضُ الَّذِينَ يَْعِدُّكُمْ (28): ان کے انکار پر عذاب اور اگر وہ ایمان لائیں تو دونوں جہان کی بھلائی، کیونکہ سب کو تو نہیں ملے گا، قول ہے کہ ان سے نرمی و ان کی طرف کچھ مائل ہونا تاکہ وہ اتہام نہ لگا سکیں۔

14. ظَاهِرِينَ فِي الْأَرْضِ (29): سر زمین مصر مراد ہے۔

15. إِلَّا مَا أَرَى (29): فرعون کا یہ کہنا کہ چھوڑ دو میں موسیٰ کو قتل کر دوں۔

16. مِثْلَ يَوْمِ الْأَحْزَابِ (30): اپنے انبیاء علیہم السلام کے خلاف قبائل / لوگوں کو جمع کرنا، اور یوم سے جنس یوم مراد ہے۔

17. يَوْمَ التَّنَادِ (32): جنتیوں، جہنمیوں اور اعراف والوں کا ایک دوسرے کو بلانا، قول ہے کہ علی الاعلان خوش بخت اور بد بختوں کا اعلان کرنا، قول ہے کہ موت کے ختم ہونے کے بعد اہل جنت و جہنم کو آواز دے

کر جتنا کہ اب موت ختم زندگی دائمی ہوگی، قول ہے کہ بد بختوں کا دایلا کرنا مراد ہے۔

18. وَلَقَدْ جَاءَ كُفَّهْ يُوسُفُ (34): یوسف بن افرایم بن یوسف بن

یعقوب، جو ان میں بیس سال تک نبی رہے، قول ہے کہ سیدنا یوسف صدیق مراد ہیں۔

19. سَيِّئَاتٍ مَّا مَكُرُوا (45): ان کا غرق ہونا مراد ہے۔

20. الَّذِينَ يُجَادِلُونَ (69): مشرکین، قول ہے کہ قدریہ فرقہ گمراہ مراد ہے۔

21. بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ (77): یوم بدر مراد ہے۔

22. فَرِحُوا بِمَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ (83): حضرات انبیاء علیہم السلام مراد

ہیں، کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی مدد اور ان کے دشمنوں کی تباہی کا علم ہو چکا، قول ہے کہ امتیں، مراد علم فلسفہ، قول ہے کہ دنیا اور اس کے معاملات کا علم مراد ہے۔

23. فَلَبَّارًا وَابَّاسًا (85): عذاب الہی کا نظر آنا کہ ہم پر آرہا ہے مراد ہے۔

24. سُنَّةَ اللَّهِ (85): عذاب الہی کے نظر آنے کے بعد ایمان لانا بے فائدہ ہے مراد ہے۔



سورة حم السجدة / فصلت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. فَأَعْرَضَ أَكْثَرُهُمْ (4): مشرکین مکہ مکرمہ مراد ہیں۔
2. وَبَيِّنَكَ حِجَابٌ (5): دین کی مخالفت مراد ہے۔
3. خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ (9): یوم اتوار، سوموار مراد ہیں اس وقت سورج کا وجود تسلیم کریں تو یہ انہی دونوں میں ہو گا، اسی طرح بعد کی اشیا بھی۔
4. فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ (10): اتوار، سوموار، منگل و بدھ یعنی مکمل چار دن مراد ہیں۔
5. سَبْعَ سَمَاوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ (12): جمعرات اور جمعہ کا دن مراد ہے۔
6. رِيحًا صَرْصَرًا (16): پیچھی / مغربی ہوائیں زبردست طوفان، صرصر: ایسی طوفانی آندھی جس میں زبردست خوفناک آواز اور سرسراہٹ ہو، قول ہے کہ انتہائی سرد طوفانی آندھی مراد ہے۔
7. فِي أَيَّامٍ نَحْسَاتٍ (16): عرب کے ہاں مشہور عبور والے ایام مراد ہیں۔
8. وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا (26): ابو جہل کہ قوم کے بے عقل لوگوں نے کہا تھا۔
9. وَالْعَوَا فِيهِ (26): دین کے مقابلے میں شعر و شاعری، قول ہے کہ شور شرابا کرنا، سیٹیاں بجانا، قول ہے کہ اس میں عیب نکالنا اور استہزاء کرنا مراد ہے۔
10. وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا (29): دوزخ میں جانے کے بعد جہنمیوں کا کہنا مراد ہے۔

11. الَّذِينَ أَصْلَلْنَا (29): ابلیس اور جنوں میں سے شیطان قسم کے لوگ

کیونکہ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ اس کا ایک ساتھی ہوتا ہے۔

12. مَتَنٌ دَعَا إِلَى اللَّهِ (33): سیدنا نبی کریم ﷺ، قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کی

طرف دعوت دینے والے علما کرام، قول ہے کہ مؤذن حضرات مراد

ہیں۔

13. وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ (34): صبر، غصہ، بردباری،

جہالت، معافی اور برا سلوک کرنا مراد ہے۔

14. فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ (34): ابوسفیان، قول ہے کہ یہ عام

ہے۔

15. وَمَا يُلْقَاهَا (35): اس کی تاکید کرنے والے کی یہی عادت ہوتی ہے۔

16. لَا يَسْأَمُ الْإِنْسَانُ (49): ولید بن مغیرہ، قول ہے کہ کافر مراد ہیں۔

17. وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ (51): کافر جو اس قبیل سے ہو۔

18. فِي الْأَفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ (53): پہلا نشان کہ امت محمد کے ہاتھوں بہت

سے علاقے فتح ہوں گے، دوسرا: فتح مکہ مکرمہ، قول ہے کہ پہلا دوسری

امتوں کے واقعات، دوسرا: یوم بدر، قول ہے کہ پہلا زمین و آسمان کی

نشانیوں، دوسرا: اس کی تخلیق میں لطائف، قول ہے کہ پہلا سابقہ ام کے

مساکن، دوسرا: ان میں مختلف امراض و باؤں کا پھیل جانا مراد ہے۔



سورة الشورى

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. مِنْ فَوْقِهِنَّ (5): ایک دوسرے کے اوپر، قول ہے کہ سب زمینوں کے اوپر۔
2. لِمَنْ فِي الْأَرْضِ (5): خصوصاً مومنین مراد ہیں۔
3. أُمَّ الْقُرَى (7): مکہ مکرمہ اور اس کے باسی مراد ہیں۔
4. وَمَنْ حَوْلَهَا (7): اہل زمین، قول ہے کہ عرب مراد ہیں۔
5. يَوْمَ الْجُمُعِ (7): روز قیامت کہ اس میں جمیع انسان جمع ہوں گے یاہر عمل کرنے والا اور اس کا عمل یاہر جسم اور اس کی روح کا اکٹھا ہونا مراد ہے۔
6. يَنْذَرُكُمْ فِيهِ (11): اس طرح (جمع) کرنے سے اور فی بمعنى باکے ہے یعنی تمہارا بکثرت ہونا اور اس سبب سے تمہارا پیدا کرنا مراد ہے۔
7. مَقَالِيدُ (12): خزان ربابی کی چابیاں جن کا ذکر ہو چکا۔
8. أَقِيمُوا الدِّينَ (13): توحید باری تعالیٰ مراد ہے، قول ہے کہ ارکان و فرائض دین مراد ہیں۔
9. يَجْتَبِي إِلَيْهِ (13): توحید کی طرف، قول ہے کہ رسالت کی طرف مراد ہے۔
10. وَمَا تَفَرَّقُوا (14): طوفان نوح کے بعد لوگ ایک ہی دین پر تھے، لیکن رسولوں کی آمد کے بعد متفرق ہوئے، قول ہے کہ اہل کتاب کو آپ ﷺ کی بعثت کا علم ہونے کے باوجود آپ کی نبوت میں متفرق ہونا، قول ہے کہ حجت قائم ہونے کے بعد انبیاء علیہم السلام کے بارے متفرق ہونا مراد ہے۔

11. وَلَوْلَا كَلِمَةٌ (14): کلمہ توحید جس کا ذکر ہو چکا ہے۔
12. وَإِنَّ الَّذِينَ أُورِثُوا الْكِتَابَ (14): مشرکین اور کتاب سے قرآن مجید ہونے پر اس کے وارث ہوئے، قول ہے کہ زمانہ نبوی میں موجود اہل کتاب جو حقیقی ایمان نہ لائے گویا کہ وہ شک و شبہ میں مبتلا تھے مراد ہے۔
13. وَالَّذِينَ يُخَاجُّونَ فِي اللَّهِ (16): یہود و نصاریٰ کا مسلمانوں سے اپنی کتاب کے قدیم ہونے پر حجت بازی کرنا، قول ہے کہ مشرکین مراد ہیں۔
14. مِنْ بَعْدِ مَا اسْتَجِيبَ لَهُ (16): مومنین کا قبول کرنا، قول ہے کہ بعثت سے قبل تسلیم کرنا، قول ہے کہ بنی آدم کا ذریت میں قبول کرنا [یعنی جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی پشت سے اولاد نکال کر اقرار لیا، مترجم]۔
15. إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى (23): نبی کریم ﷺ سے رشتہ داری کی مودت کہ وہ آپ کی تصدیق کرتے اور ایذا نہ دیتے، قول ہے کہ آپ کی وجہ سے آپ ﷺ کے رشتے داروں کی مودت و محبت، قول ہے کہ اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا، قول ہے کہ بنو عبد المطلب، قول ہے کہ اہل خمس، قول ہے کہ مودت الی اللہ تعالیٰ نیک اعمال سے تقرب حاصل کرنا مراد ہے۔
16. لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ (27): زیادہ سے زیادہ مال و غیرہ طلب کرنا، قول ہے کہ حملہ کرنا، ڈاکے ڈالنا، بد معاشی وغیرہ، قول ہے کہ نہ ماننا مراد ہے۔
17. وَإِذَا مَا غَضِبُوا (37): سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بارے نازل ہوئی کہ مکہ مکرمہ میں انہیں سب و شتم کا نشانہ بنایا گیا لیکن انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔
18. وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا (38): انصار رضی اللہ عنہم مراد ہیں کہ وہ ہجرت سے قبل آپس میں مشورہ کیا کرتے تھے۔

19. وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ (39): سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بارے نازل ہوئی جب آپ کو گالیاں دی گئیں تو آپ نے تحمل سے کام لیا لیکن جب معاملہ حد سے بڑھ گیا تب آپ نے جواب دیا، قول ہے کہ مومنین پر جب مکہ میں ظلم و ستم کیا گیا اور انہیں وہاں سے نکلنے پر مجبور کیا گیا تب انہوں نے کچھ نہ کچھ کہا (جواب دیا)۔

20. يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَّا ثَائِلُونَ (49): یہ عام ہے، قول ہے کہ سیدنا لوط و شعیب علیہما السلام دونوں کی صرف بیٹیاں ہی بیٹیاں تھیں جبکہ سیدنا ابراہیم علیہا السلام کے صرف بیٹے ہی بیٹے تھے، اسی طرح ہمارے نبی ﷺ کے بیٹے اور بیٹیاں تھیں، اور سیدنا یحییٰ و عیسیٰ علیہما السلام لاولد تھے کوئی اولاد ہی نہ تھی۔

21. رُوحًا مِنْ أَمْرِنَا (52): سیدنا جبرائیل علیہ السلام، قول ہے کہ قرآن، قول ہے کہ نبوۃ مراد ہے۔



سورة الزخرف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. أُمِّ الْكِتَابِ (4): لوح محفوظ مراد ہے۔
2. وَجَعَلُوا آلَهُ مِنْ عِبَادِهِ (15): مشرکین و غیرہ نضر بن حارث اور خزاعہ کا کہنا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں۔

3. **أَوْ مَنْ يُنشِئُ فِي الْحِلْيَةِ (18):** بیٹیاں اور اس جیسی جن کی نسبت اللہ تعالیٰ

کی طرف کی جاتی ہے، قول ہے کہ سونے چاندی سے لدے پھندے بت، یعنی جن کی یہ حالت ہو ان کی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیسے عبادت ہو سکتی ہے۔

4. **وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ (19):** نضر بن حارث اور اس کے یاران ہم مذہب

مراد ہیں۔

5. **وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً (28):** بتوں کی عبادت سے براءت، اسی لیے سیدنا

ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں موحدین رہے ہیں، قول ہے کہ کلمہ لا

الہ الا اللہ مراد ہے۔

6. **بَلْ مَتَّعْتُ هَؤُلَاءِ (29):** کفار مکہ مراد ہیں۔

7. **حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْحَقُّ (29):** قرآن کریم مراد ہے۔

8. **وَرَسُولٌ مُّبِينٌ (29):** سیدنا محمد ﷺ کی ذات بابرکات مراد ہے۔

9. **عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْقُرَيْتَيْنِ (31):** مکہ مکرمہ اور طائف، مکہ کا بڑا ولید بن

مغیرہ، قول ہے کہ عتبہ بن ربیعہ اور طائف کا سردار عروہ بن مسعود۔ قول ہے کہ کنانہ بن عبدیالیل ثقفی مراد ہے۔

10. **رَحْمَةً رَّبِّكَ (32):** نبوة مراد ہے۔

11. **بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ (38):** تغلیبا بہت زیادہ فاصلہ جس طرح مشرق و

مغرب دور ہیں، مثلاً عرین، قرین وغیرہ۔

12. **الَّذِي وَعَدْنَاهُمْ (42):** یوم بدر مراد ہے۔

13. **وَأَسْأَلُ مَنْ أَرْسَلْنَا (45):** لیلۃ المعراج میں وہ انبیاء علیہم السلام

جنہیں آپ ﷺ کی امامت میں جمع کیا گیا تھا مراد ہیں، قول ہے کہ ان کی امتیں، قول ہے کہ ان کے دین کی تلاش ایک مجازی مثال ہے۔

14. يَا أَيُّهَا السَّاجِرُ (49): اپنے علم کی وجہ سے ان میں بڑا عالم سمجھا جاتا تھا یہ ان کی طرف سے تعظیمی بلاوا ہے۔

15. بِمَا عٰهَدَ عِنْدَكَ (49): ایمان لانے والوں کی جہنم سے نجات۔ قول ہے کہ نبوت مراد ہے۔

16. مُلْكُ مِصْرَ (51): مشہور سرزمین مصر جس کا نام مصر بن بیصر بن نیبط بن کوش بن کنعان بن حام بن نوح (علیہ السلام) کے نام پر رکھا گیا۔

17. وَهَذِهِ الْأَنْهَارُ (51): دریا ئے نیل کی وہ چاروں نہریں الملک، نہر طولون، ہر تنیس اور نہر دمیاط مراد ہیں جو اسوان بند (ڈیم) سے نکالی گئی ہیں۔

18. وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ (57): جب یہ آیت ﴿إِنْ كُنْهُ وَمَا تَعْبُدُونَ﴾ نازل ہوئی تو ابن زبیری نے کہا کہ عیسیٰ مسیح نے بھی تو عبادت کی تھی، قول ہے کہ فرشتوں کے عابدین کا قول ہے، عیسائیوں نے زمین کے بندے کی عبادت کی، ہم تو آسمانی فرشتوں کی عبادت کرتے ہیں، قول ہے کہ محمد ﷺ کیسے کہتا ہے کہ کوئی دین شرک نہیں کرنے دیتا، عیسائیوں نے سیدنا مسیح کی عبادت کی، قول ہے کہ محمد ﷺ یہ چاہتا ہے کہ ہم بھی اس کی عبادت کریں جس طرح عیسائیوں نے مسیح کی عبادت کی تھی۔

19. وَقَالُوا أَلَّهِمَّ خَلِّصْنَا مِنْهُ (58): ابن زبیری کے قول کا اعادہ ہے کہ اگر عیسیٰ علیہ السلام جہنم میں جائے گا تو ہم بھی اپنے معبودوں کے بارے اس پر راضی ہیں، پہلے اور دوسرے قول کے مطابق کہ عیسیٰ علیہ السلام کی پوجا کی گئی، فرشتے تو اس سے بہتر ہیں اور پوجا کے زیادہ حق دار

بھی، چوتھے قول کے مطابق کہ ہمارے معبود تو محمد ﷺ سے بہتر ہیں تو ہم کیسے محمد ﷺ کی پوجا کریں؟

20. **إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ (59):** سیدنا عیسیٰ علیہ السلام مراد ہیں۔

21. **وَإِنَّهُ لِعِلْمٍ لِلسَّاعَةِ (61):** سیدنا عیسیٰ علیہ السلام جو قبل از قیامت واپس دنیا میں تشریف لائیں گے، قول ہے کہ قرآن جس میں اس کا علم موجود ہے ساتھ ہی قیامت کی نشانیاں بھی۔

22. **بَعْضُ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ (63):** احکام توراۃ میں ان کا اختلاف کرنا مراد ہے اور لفظ بعض کل کے معنی میں ہے، قول ہے کہ بعض محرمات کو حلال کرنا، قول ہے کہ وہ دینی و دنیوی امور میں اختلاف کا شکار ہو گئے تب انہیں دین کی راہنمائی دی گئی۔

23. **فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ (65):** عیسائیوں کے فرقے، قول ہے کہ یہود و نصاریٰ کے فرقے مراد ہیں۔

24. **الْأَخِلَاءُ يَوْمَئِذٍ (67):** یہ عام ہے، قول ہے کہ ابی بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط (اخڑاھما اللہ) مراد ہیں۔

25. **أَمْ أَبْرَمُوا أَمْرًا (79):** دارالندوہ میں ان کا منصوبہ بندی کرنا، قول ہے کہ ان کا عذاب سے محفوظ رہنے کا منصوبہ، قول ہے کہ آیت ﴿وَجَعَلْنَا مِنْ دُونِ الرَّحْمَنِ آلِهَةً﴾ پر عطف ہے، یعنی انہوں نے جو کوئی منصوبہ بنایا۔

26. **وَرُسُلَنَا الَّذِينَ (80):** محافظ فرشتے مراد ہیں۔

27. **قُلْ إِنْ كَانَ لِلرَّحْمَنِ وَلَدٌ (81):** نضر بن حارث کا فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہنے کا الزامی جواب ہے۔

28. إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ (86): فرشتے، عیسیٰ علیہ السلام اور حق سے توحید مراد ہے۔

29. وَقِيلَ لَهُ يَا رَبِّ (88): نبی کریم ﷺ کی بات جو اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿نَسْمَعُ وَيَتَذَكَّرُ﴾ پر عطف ہے یعنی میں سب کچھ سن سکتا ہوں، اور قبل سے رسول اور لام کی زیر کے ساتھ پڑھا جائے تو ساعت پر عطف اور اگر لام کے پیش کے ساتھ پڑھا جائے تو خبر مخدوف ہے یعنی اس کی بات سنی گئی ہے۔

30. إِنَّ هَؤُلَاءِ (88): مشرکین مراد ہیں۔



سورة الدخان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ (3): لیلۃ القدر، قول ہے کہ پندرہ شعبان کی رات، قول ہے کہ لوح محفوظ سے ایک ہی بار آسمان دنیا پر نازل ہونا پھر حسب ضرورت تھوڑا تھوڑا زمین پر نازل ہوتا رہتا اور پہلا نزول لیلۃ القدر کو ہونا مراد ہے۔

2. كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٌ (4): اس سال میں پیدائش و وفات پانے والوں، رزق اور اعمال وغیرہ کا فیصلہ کرنا مراد ہے۔

3. بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ (9): کفار قریش مراد ہیں۔

4. **يَذُخُّنَ مُبِينٍ (10):** کفار قریش آپ ﷺ کی بد دعا سے قحط سالی کا شکار ہو گئے تو ان کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا تھا حتیٰ کہ ہر شخص کو اپنے اور آسمان کے درمیان دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا، قول ہے کہ قبل از قیامت ایک دھواں ظاہر ہو گا جو کفار و منافقین کا سانس بند کر دے گا اور مومنین کو صرف زکام ہو گا، قول ہے کہ یوم قیامت جہنم کا دھواں مراد ہے۔

5. **رَسُولٌ مُبِينٌ (13):** سیدنا محمد ﷺ کی ذات بابرکات مراد ہے،

6. **مُعَلِّمٌ مَّجْنُونٌ (14):** کفار کا کہنا کہ اسے عداس سکھاتا ہے جیسے پہلے گزر چکا۔

7. **الْبَطْشَةُ الْكُبْرَى (16):** یوم بدر، قول ہے کہ روز قیامت مراد ہے۔

8. **رَسُولٌ كَرِيمٌ (17):** سیدنا موسیٰ علیہ السلام مراد ہیں۔

9. **أَنْ أَدُّوا إِلَيَّ عِبَادَ اللَّهِ (18):** بنی اسرائیل، یعنی انہیں چھوڑ دو۔ قول ہے کہ اے اللہ کے بندو! اپنے پر عائد واجبات ادا کرو۔

10. **قَوْمًا آخَرِينَ (28):** بنی اسرائیل مراد ہیں۔

11. **مَوْتُنَا الْأُولَى (35):** دنیا میں آنے سے قبل کا عدم وجود، یعنی ایسی موت کہ جس کے بعد صرف دنیاوی زندگی ہوگی نہ معروف موت مراد ہے۔

12. **قَوْمٌ تَبِيعَ (37):** تبع ابو کرب اسعد بن ملیک الحمیری ایک ضال شخص تھا اس کی نبوت میں اختلاف ہے، جن کی قوم کافر تھی اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس قوم کی مذمت کی ہے اور اسی نے ہی سب سے پہلے بیت اللہ پر غلاف چڑھایا۔

13. إِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّومِ (43): تھوہر کا پودا مراد ہے۔
14. طَعَامُ الْأَثِيمِ (44): ابو جہل ملعون مراد ہے۔
15. إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ (49): اسے بطور تمکیم کہا جائے گا، کیونکہ اس نے یہ فخر یہ کہا تھا کہ ان دونوں پہاڑوں کے درمیان مجھ سے زیادہ معزز و مکرم اور کوئی نہیں۔
16. إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَى (56): یہی معروف موت، جنت کی موت سے مستثنیٰ کیا ہے کہ نیک روح تو مرنے کے بعد جنت میں چلی جاتی ہے، گویا وہ جنت میں مرے، یا مستثنیٰ محال ہے کہ اگر جنت میں موت کا مزہ چکھنا صحیح ہو تو وہ تو پہلے اس کا مزہ چکھ چکے، مطلب: کہ وہ کبھی نہیں مریں گے۔



سورة الجاثية

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. لِكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ (7): لعنہ بن حارث و ابو جہل ملعونین مراد ہیں۔
2. اتَّخَذَهَا هُزُوًا (9): جب یہ آیت ﴿عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ﴾ نازل ہوئی تو اس نے استہزاء کہا کہ دس کو تو میں کافی ہوں باقی تو تم سنبھال لو، جب یہ آیت ﴿إِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّومِ﴾ نازل ہوئی تو ابو جہل نے اپنی لونڈی سے یہ کہا کہ اے لونڈی! ہمیں یہ لکھ کر دو۔
3. قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا (14): سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو مسلمان ہونے پر مکہ میں بعض غفاری لوگوں نے سب و شتم کیا تو آپ نے جواب

- دینے کا ارادہ کیا، قول ہے کہ کچھ مسلمان مکہ میں ظلم و ستم کا شکار تھے جنہوں نے آپ ﷺ سے اس کی شکایت کی تب یہ آیت نازل ہوئی۔
4. اَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا (21): شرکین مکہ نے مسلمانوں سے کہا کہ اگر تم حق پر ہو تو ہمیں آخرت میں بھی ایسی فضیلت حاصل ہوگی جیسی دنیا میں ہے۔
5. مَنْ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ (23): حارث بن قیس سہمی مراد ہے، قول ہے کہ ان کا کسی پتھر کی پوجا کرنا اور اگر کوئی دوسرا اچھا مل جاتا تو اس کی پوجا شروع کر دیتے۔
6. إِلَّا الذَّخْرُ (24): گردش و حوادث زمانہ، کیونکہ وہ عزرائیل علیہ السلام ملک الموت کو نہیں مانتے تھے۔
7. إِلَى كِتَابٍ بَاقٍ (28): اعمال نامے مراد ہیں۔



سورة الاحقاف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

8. وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ (10): جو کچھ سیدنا موسیٰ علیہ السلام توراۃ میں لائے تھے، قول ہے کہ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔
9. وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا (11): ﴿كُفِّرُوا﴾ سے کفار قریش اور مؤمنوں سے صہیب، عمار، ابن مسعود رضی اللہ عنہم مراد ہیں، قول ہے کہ ﴿كُفِّرُوا﴾ سے یہود اور مؤمنوں سے عبد اللہ بن سلام

رضی اللہ عنہ، قول ہے کہ کفار سے بنو اسد و غطفان اور مومنین سے بنو اسلم اور بنو غفار مراد ہیں۔

10. وَوَضَعْنَا الْإِنْسَانَ بِلَا إِلَهٍ إِلَّا هُوَ (15): سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور ابن کے والدین، ابو قحافہ عثمان رضی اللہ عنہ بن عامر بن عمرو بن کعب بن اسد بن تمیم بن مرہ، اور والدہ ام الخیر سلمیٰ بنت صحز بن عامر بن عمرو جو آپ کی چچا زاد بہن تھیں۔

11. بَلَغَ أَشُدَّهُ (15): تیرہ چودہ سال کی عمر جس کا ذکر ہو چکا۔

12. وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً (15): مسلمان ہونے کے وقت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی عمر چالیس سال تھی، قول ہے کہ سیدنا محمد بن وہابی قاص بارے نازل ہوئی۔

13. وَالَّذِي قَالَ لِيَا إِلَهِي (17): کافر جو والدین کا نافرمان تھا، قول ہے کہ عبد الرحمن بن ابی بکر مسلمان ہونے سے قبل لیکن بعد میں مسلمان ہوا اور بہتر مسلم ثابت ہوا، حالانکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا انکار کیا ہے۔

14. بِالْأَحْقَافِ (21): یہ حقف کی جمع ہے، عمان و حضرموت کے درمیان ریتلی، مستطیل اونچی ٹیڑھی میڑھی ڈھلوان سرزمین مہرہ نامی جگہ جہاں ان لوگوں کے گھر تھے مراد ہے، جس کی طرف مہری نامی اونٹ منسوب ہیں، قول ہے کہ سرزمین حسمی (HASMA) کا پہاڑی علاقہ مراد ہے۔

15. مَا حَوْلَكُمْ مِنَ الْقُرَى (27): حجر ثمود، سدوم، علاقہ سبا و عاد مراد ہے۔

16. نَفَرًا مِنَ الْجَنِّ (29): سات تھے، قول ہے کہ نو جن میں زوبعد، سرق، ساسر، ماصر، جشی، ماشی، اھب نصیبین کے معزز جنات کی

ٹولی، قول ہے کہ نینوی اور افوہ وادی نخلہ کی جگہ جہاں آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے آپ ﷺ کی قراۃ سنی، قول ہے کہ تجون گھائی میں، شاید یہ دو بار ہوا ہو اور وہ یہودی تھے۔ مراد ہے۔

17. اُولُوا الْعِزْمِ مِنَ الرُّسُلِ (35): سورۃ انعام میں مذکور اٹھارہ منتخب اولو العزم پیغمبر (علیہم السلام) مراد ہیں، قول ہے کہ سورہ اعراف و شعراء میں مذکور چھ انبیاء نوح، ہود، صالح، لوط، شعیب اور موسیٰ علیہم السلام، قول ہے کہ وہ چھ یہ ہیں سیدنا نوح، ابراہیم، اسحاق، یعقوب، یوسف اور ایوب علیہم السلام، قول ہے کہ اصحاب شریعت نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ اور محمد علیہم السلام مراد ہیں، قول ہے کہ تمام رسول، اور لفظ ﴿وَمِنْ﴾ بطور جنس آیا ہے اور یونس مستثنیٰ ہیں۔



سورۃ محمد (القتال)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا (1): بدر میں 12 مقتولین بدر ابو جہل، اس کا بھائی حارث، عتبہ و اس کا بھائی شیبہ، ابی بن خلف، امیہ بن خلف، نبیہ بن حجاج، منبہ بن حجاج، ابو البختری، زمعہ بن اسود، حکیم بن حزام، حارث بن عامر بن نوفل مراد ہیں، قول ہے کہ یہودی، قول ہے کہ یہ عام ہے۔
2. وَالَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ (4): شہداء احد مراد ہیں اور یہ آیت وادی / گھائی احد میں نازل ہوئی۔

3. وَلِلْكَافِرِينَ أَمْثَالُهَا (10): کفار قریش جن کی سزا تباہی کی مثال ہے۔
4. مِنْ قَرْيَتِكَ (13): مکہ مکرمہ جس کے لوگوں نے آپ ﷺ کو وہاں سے نکلنے پر مجبور کر دیا۔
5. أَقْمَنَ كَانَ عَلَى بَيْتِهِ (14): ہر ایمان دار مراد ہے۔
6. وَمِنْهُمْ مَن يَسْتَمِعُ (16): منافقین آپ ﷺ کا خطبہ / خطاب سنتے کہ آپ ﷺ ان میں ان کے متعلق اشارے فرمایا کرتے تھے، جب وہ باہر نکلتے تو مذاقا ایک دوسرے سے پوچھتے گویا انہوں نے آپ ﷺ کا خطاب سنا ہی نہیں۔
7. لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ (16): سیدنا عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مراد ہیں۔
8. فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا (18): بعثت نبوی اور معجزہ شق القمر مراد ہیں۔
9. مُتَقَلِّبَكُمُ وَمَثَوَاكُمْ (19): ان کا اعمال میں منقلب ہونا اور آخرت میں ان کا ٹھکانہ، قول ہے کہ دنیا میں منقلب ہونا اور قبروں میں ٹھکانہ، قول ہے کہ دن کو متحرک رہنا اور رات کو آرام سے سونا مراد ہے۔
10. سُورَةٌ مُحْكَمَةٌ (20): جن سورتوں میں قتال کا حکم ہو کوئی متعین سورۃ مراد نہیں۔
11. فَإِذَا عَزَمَ الْأُمُورُ (21): قتال کا واجب ہونا مراد ہے۔
12. إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا (25): یہود مراد ہیں، قول ہے کہ منافقین۔
13. قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ (26): یہود یا منافقین کا کہنا اور مشرکین کا اسے ناپسند کرنا، قول ہے کہ قاتل تو یہود تھے اور منافقین بھی ان کی ہاں میں ہاں ملاتے تھے اس کے برعکس بھی ایک قول ہے۔

14. فِي بَعْضِ الْأُمْرِ (26): مخالفت نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ سے جہاد

میں پیچھے رہ جانا مراد ہے۔

15. إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا (32): یہود یا منافقین، قول ہے کہ بدر میں

واصل جہنم ہونے والے مذکورین مراد ہیں۔

16. وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ (33): بنی اسد کے بارے جن کا ذکر آگے آئے

گا۔

17. ثُمَّ مَا تَوَاوَهُمْ كُفَّارٌ (34): بدر کے روز مقتولین کفار مراد ہیں جبکہ یہ

عام بھی ہے۔

18. قَوْمًا غَيْرُكُمْ (38): فرشتے، قول ہے کہ انصار، قول ہے کہ فارس و روم،

قول ہے کہ کندہ اور غنغ قابل مراد ہیں۔



سورة الفتح

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. فَتَحًا مُبِينًا (1): صلح حدیبیہ، قول ہے کہ فتح مکہ کیونکہ صلح تو اس کا

سبب بنی، قول ہے کہ فتح خیبر، قول ہے کہ فارس و روم کی فتح، قول ہے کہ

اللہ تعالیٰ کا آپ ﷺ کو نبوت و رسالت عطا کرنا مراد ہے۔

2. الظَّالِمِينَ بِاللَّهِ ظَنَ السُّوءِ (6): منافقین کا بطور گمان یہ کہنا کہ قریش تو

آپ ﷺ کو ختم کر دیں گے۔

3. إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ (10): عمرہ حدیبیہ کے موقع پر ذوالقعدہ کن چھ ہجری میں 1525 افراد کا آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرنا جسے بیعت رضوان کہتے ہیں مراد ہے، قول ہے کہ تیرہ سو افراد، قول ہے کہ چار سو، سب سے اول ابوسنان وہب بن عبد اللہ بن محسن نے دست بیعت آگے کیا، قول ہے کہ ہر بیعت کو عام ہے۔
4. فَمَنْ نَكَكَ (10): جد بن قیس منافق کے سوا کسی نے بھی عبد نہیں توڑا۔
5. الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ (11): بنو غفار، جہینہ، اسلم، مزینہ اور دلیل کو صلح حدیبیہ کے موقع پر جب آپ ﷺ نے ساتھ چلنے کو فرمایا تو وہ لوگ مشرکین کی رکاوٹ کے خوف سے ساتھ نہ چلے اور بیٹھ گئے ان کے لیت و لعل کے سبب آپ ﷺ اپنے ساتھیوں کو ساتھ لے کر چل دیے تب اللہ تعالیٰ نے ان کی بہانہ بازی کی اطلاع دے دی۔
6. إِلَىٰ مَغَانِمَ (15): غنائم خیبر جن سے انہیں روک دیا گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صرف اہل خیبر سے وعدہ فرمایا تھا، ساتھ جانے والوں میں سے صرف جابر رضی اللہ عنہ (کسی سبب سے) پیچھے رہ گئے ان کا حصہ بھی انہیں دیا گیا۔
7. كَلَامَ اللَّهِ (15): اللہ تعالیٰ کا وہ خاص وعدہ جو غزوہ خیبر میں شامل مجاہدین سے تھا، قول ہے کہ غزوہ تبوک کے بارے نازل ہوئی، اللہ تعالیٰ کا فرمان یہ تھا: ﴿فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوا مَعِيَ أَبَدًا﴾
8. سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولَىٰ بَأْسٍ (16): داعی سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور قوم سے بنو حنیفہ مسلہ کذاب کا قبیلہ مراد ہے، قول ہے کہ فارس و روم، قول ہے کہ بنو ثقیف، ہوازن اور غطفان حنین کے واقعہ سے متعلق ہے۔

9. تَحْتَ الشَّجَرَةِ (18): کیکر کا درخت جو حدیبیہ کے مقام پر تھا آپ ﷺ

بیعت رضوان کے موقع پر اس کے نیچے تشریف فرما تھے۔

10. فَتَحَّا قَرِيْبًا (18): فتح خیبر، قول ہے کہ ہجر کی فتح مراد ہے۔

11. وَمَغَانِمَ كَثِيْرَةً (18): غنائم خیبر، قول ہے کہ فارس و روم کا مال غنیمت

مراد ہے۔

12. وَمَغَانِمَ كَثِيْرَةً (18): قیامت تک مسلمانوں کو حاصل ہونے والی

غنیمتیں یعنی نعمتیں مراد ہیں۔

13. لَكُمْ هَذِهِ (20): غنائم خیبر مراد ہے۔

14. أُيْدِي النَّاسِ (20): اہل مکہ مکرمہ کا حدیبیہ کے موقع پر نہ لڑنا، قول

ہے کہ بنو اسد، غطفان نے مسلمانوں کے اہل و عیال پر جب وہ حدیبیہ میں

معاہدہ کرنے میں مشغول تھے شبخون مارنے کا ارادہ کیا، قول ہے کہ اہل

خیبر اور وہ جو ان کی مدد کو آئے تھے مراد ہیں، قول ہے کہ فتح مکہ کے موقع

پر۔

15. وَأُخْرَى لَكُمْ تَقْدِيْرًا وَعَلَيْهَا (21): غنائم ہوازن، ادطاس، قول ہے کہ

فتح مکہ، قول ہے کہ فارس و روم کی جس پر ابھی تمہیں فتح حاصل نہیں

ہو سکتی۔

16. وَلَوْ قَاتَلَكُمْ الذِّیْنَ كَفَرُوا (22): اہل مکہ مکرمہ کا حدیبیہ کے موقع پر

نہ لڑنا، قول ہے کہ بنو اسد، غطفان کا اہل خیبر کی مدد کو آنا مراد ہے۔

17. سُنَّةَ اللّٰهِ (23): اللہ تعالیٰ کا اپنے رسولوں کی مدد کرنا مراد ہے۔

18. أُيْدِيْهُمْ عَنْكُمْ (24): اہل مکہ مکرمہ کا حدیبیہ کے موقع پر صلح کرنا اور

نہ لڑنا، قول ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر نہ لڑنا۔

19. يَبْطِنُ مَكَّةَ (24): جس کے نزدیک فتح کے دن یہ تو ظاہر ہے، قول ہے کہ حدیبیہ کے دن بعض معاملات حرم میں طے ہوئے تھے۔

20. رَجَالٌ مُؤْمِنُونَ (25): کمزور و بے سہارا مسلمان جو مکہ میں تھے جیسے عیاش بن ربیعہ، ابو جندل۔ ابو بصیر اور سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہم مراد ہیں۔

21. مِنْهُمْ مَعْرُوفٌ (25): ان کے قتل کی وجہ سے تمہاری بد بختی، مثلاً دیت اور کفارہ مراد ہے۔

22. حَمِيَّةَ الْأَنْجَالِيَّةِ (26): سہیل بن عمرو کا ہنسنا اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ صلح نامہ لکھنے اور محمد رسول اللہ کی تحریر اور مسلمانوں کا مکہ میں داخلے سے بھی انکار کرنا مراد ہے۔

23. سَكِينَتُهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ (26): صلح حدیبیہ کے موقعہ پر راضی ہونا جبکہ پہلے مسلمان رنجیدہ تھے اور انکار کرنے کی نوبت آگئی تھی مراد ہے۔

24. كَلِمَةَ التَّقْوَى (26): کلمہ اخلاص، قول ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ، قول ہے کہ وعدہ وفا کی مراد ہے۔

25. الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ (27): آپ ﷺ کا قبل از حدیبیہ خواب دیکھنا کہ اپنے صحابہ کے ساتھ باسلامتی مکہ میں داخل ہوئے، سرمنڈانا اور کٹونا بھی شامل ہے تو مسلمان خوش ہو گئے جب رکاوٹ پیش آگئی تو منافقین نے طنز کیا لیکن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خواب تو واقعی ہوتا ہے آپ ﷺ ضرور مکہ میں داخل ہوں گے۔

26. فَتَحًا قَرِيبًا (27): فتح خیر، قول ہے کہ صلح حدیبیہ مراد ہے۔

27. وَالَّذِينَ مَعَهُ (29): سیدین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مراد ہیں، قول ہے کہ اہل حدیبیہ (وہاں موجود مسلمان) افراد مراد ہیں۔
28. سَيَمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ (29): عبادت گزار کے ماتھے پر سجدے کا نشان کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بکثرت زمین پر سجدے کرتے تھے، قول ہے کہ تہجد کے سبب ان کے چہرے کا منور ہونا، قول ہے کہ اچھی راہ، بہتر عادات و اخلاق، قول ہے کہ نشانات و ضومراد ہیں۔



سورة الحجرات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

1. لَا تُقَدِّمُوا (1): قول و فعل میں تقدیم جس پر گناہ لازم ہو، یہ مفسرین کے کلام کا خلاصہ ہے اس بارے کافی مفسرین نے مفصل لکھا ہے۔
2. لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ (2): ثابت بن قیس بن شماس کے بارے نازل ہوئی جو زراہر اور بھاری آواز والا تھا اس لیے بعض دفعہ آپ ﷺ کو ناگوار لگتی اس کے نزول پر وہ غمزہ ہوا تو آپ ﷺ نے اسے جنت کی بشارت دی، قول ہے کہ جب بنو تمیم کا وفد آپ ﷺ کی خدمت میں آیا تو ابو بکر و عمر آپ ﷺ کو اونچی آواز میں مشورے دے رہے تھے ابو بکر قحطاع کو اور عمر اقرع کو ان کا امیر بنانے کا بلند آواز میں مشورہ دے رہے تھے تب یہ آیت نازل ہوئی۔

3. إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ (4): اقرع بن حابس، زبرقان بن بدر تمیمی، عیدید بن حصن فزاری اور عمرو بن اہتم منقری نے آپ ﷺ کو زور زور سے باہر آنے کی آواز دی کہ ہمارے پاس آؤ کہ ہماری مدح اچھی اور مذمت عیب دہری ہے، قول ہے کہ بنو عنبر کے لوگ اپنے ایک قیدی کا فدیہ دینے آئے تو آپ ﷺ کو زور زور سے باہر بلانے لگے جس سے آپ ﷺ جاگ اٹھے تب یہ آیت نازل ہوئی۔

4. إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ (6): ولید بن عقبہ بن ابی معیط جو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا مادری بھائی تھا کے بارے نازل ہوئی کہ اسے بنو مصطلق کے صدقات جمع کرنے کے لیے بھیجا گیا انہوں نے اس کا سن کر حسب عادت عرب استقبال کو ہتھیار بند باہر نکلے تو یہ ڈر کر بھاگا کہ کہیں مجھے قتل نہ کر دیں کیونکہ اس کے اور ان کے درمیان (جاہلیت میں) کچھ جھگڑے تھے واپسی پر اس نے جھوٹی خبر دی کہ وہ تو مجھے قتل کرنے لگے تھے صدقات بھی نہیں دئے لیکن اس کے پیچھے پیچھے ان کا وفد اپنے صدقات لے کر حاضر ہو گیا اور حالات گوش گزار کیے تب یہ آیت نازل ہوئی۔

5. وَإِنْ طَائِفَتَانِ (9): انصار رضی اللہ عنہم کے دو فریقوں کے بارے نازل ہوئی سبب یہ بنا کہ عبد اللہ بن ابی لہین نے آپ ﷺ سے کہا کہ تیرے گدھے کی بدبو سے تکلیف ہوتی ہے تو عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب دیا تب دونوں فریق بھڑک اٹھے پھر آپ ﷺ نے ان میں صلح کرا دی۔

6. لَا يَسْخَرُونَ مِنْ قومٍ (11): بنو تمیم کے بارے نازل ہوئی جنہوں نے سیدنا بلال، عمار، صحیب، خباب، ابوذر اور سالم سے حقارت آمیز استہزاء کیا، قول ہے کہ ثابت بن قیس نے کسی کو اس کی ماں کا طعنہ دیا لیکن وہ بوجہ

حیا سر جھکا کر کوئی جواب دئے بغیر چلا گیا، قول ہے کہ سیدہ عائشہ وحفصہ رضی اللہ عنہما کے بارے نازل ہوئی جب انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو طعنہ دیا، قول ہے کہ زینب بنت خزیمہ کو چھوٹے قد کا طعنہ، قول ہے کہ ازدواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے بارے جب انہوں نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو یہودیہ کہہ کر طعنہ دیا تو اس نے آپ ﷺ سے اس کی شکایت کی تب یہ آیت نازل ہوئی۔

7. قَالَتِ الْأَعْرَابُ (14): بنو اسد کے لوگ قحط کا شکار ہوئے تو وہ اپنا مال و متاع سب کچھ لے کر مدینہ منورہ آئے جنہوں نے اپنے اسلام کا ظہار کیا حالانکہ ایسا نہیں تھا منت ساجت سے زکاۃ مانگ رہے تھے ساتھ ہی یہ بھی کہہ رہے تھے کہ عرب خود آئے ہم تو اپنا مال و متاع سب کچھ لے کر آئے ہیں بنو فلان کی طرح ہم آپ سے لڑے بھی نہیں اس طریقے سے وہ احسان جتانے لگے تب یہ آیت نازل ہوئی۔



سورة ق

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. بَلِّ عَجْبُوا (2): کفار قریش مراد ہیں۔
2. مَا تَنْقُصُ الْأَرْضُ مِنْهُمْ (4): زمین کا انسانی جسم کے گوشت و ہڈیوں کا بوسیدہ کر دینا مراد ہے۔

3. الْمُمْتََلَقِيَّانِ (17): انسانوں کے دو محافظ فرشتے رات اور دو دن کو جو انسان کے ماتھے پر بیٹھتے ہیں کہ اس کی ہر حرکت حتیٰ کہ اس کا مرض میں آہ کرنا بھی لکھتے ہیں، قول ہے کہ کس عمل پر ثواب اور کس عمل پر سزا ہے۔

4. سَائِقٍ وَشَهِيدٍ (21): دو فرشتے ایک میدان محشر اور دوسرا اس کا گواہ ہوگا، قول ہے کہ ایک ہی فرشتہ جو کہ لوگوں کو ہانکے اور گواہی دے گا مراد ہے، قول ہے کہ سائق سے فرشتہ اور شہید سے انسانی اعضا، قول ہے کہ انسانی اعمال مراد ہیں۔

5. وَقَالَ قَرِينُهُ (23): جو اس پر مسلط ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ ﴿نُقِضَ لَهُ شَيْطَانًا﴾، قول ہے کہ انسانی اعمال کے لکھنے پر مقرر فرشتہ مراد ہے۔

6. أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ (24): سائق و شہید مذکورہ دونوں فرشتے مخاطب ہیں، قول ہے کہ جہنم کا داروغہ مخاطب ہے، مراد جہنم میں ڈال دو۔

7. يُنَادِ الْمُنَادِی (41): اسرافیل علیہ السلام مراد ہے، قول ہے کہ جبرائیل (یہ قبور سے اٹھنے کا) صور ہوگا، قول ہے کہ اسرافیل صور پھونکے گا اور بلائے گا۔

8. مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ (41): بیت المقدس کی ایک چٹان ہے، قول ہے کہ وہ جگہ جو آسمان کے سب سے زیادہ قریب ہے، قول ہے کہ ہر ایک کے قریب گویا کہ اس کے کان میں آواز دی جا رہی ہے۔



سورة الذاریات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. الذَّارِیَاتِ (1): ہواکیں مراد ہیں۔
2. الْحَامِلَاتِ (2): بارش والے بادلوں کو اٹھانے والی ہواکیں مراد ہے۔
3. الْجَارِیَاتِ (3): بحری جہاز (سمندر میں ہر چلنے والی) وغیرہ مراد ہیں۔
4. الْمُقْسِمَاتِ (4): چاروں فرشتے، قول ہے کہ سات سیارے، قول ہے کہ تمام ہواکیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بادلوں کو اٹھاتی اور لیجا کر بارش برساتی ہیں۔
5. ذَاتِ الْجُبُوتِ (7): بالوں کی ریت کی طرح اونچ نیچ جو ہوا کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے، قول ہے کہ ستارے، قول ہے کہ ہر لہر دار زمین، قول ہے کہ اس (اللہ تعالیٰ) کے احکام مراد ہیں۔
6. الْحُزَّاصُونَ (10): تسمیں اٹھانے والے جن کا ذکر ہو چکا۔
7. وَفِی السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ (22): بارش مراد ہے کیونکہ اسی کے سبب فصلیں اور نباتات اگتی ہیں، قول ہے کہ حذف مضاف سے معنی یہ ہے کہ آسمان کے رب کے ذمہ تمہارا رزق ہے۔
8. وَمَا تُوعَدُونَ (22): خیر و شر مراد ہے۔
9. صَیْفٍ اِیْرَ اِھیمَ (24): ان کا واقعہ گزر چکا ہے۔
10. غَیْرَ بَیِّنٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ (36): سیدنا لوط علیہ السلام کا گھر مراد ہے۔
11. حَتَّىٰ حِجْبٍ (43): تین دن کی مہلت مراد ہے۔
12. خَلَقْنَا رَوْحَیْنِ (49): دو دو چیزیں، ایک جھسی، ایک دوسرے کی ضد، یا ظاف، مثلاً شمس و قمر، رات دن، آسمان و زمیں، مذکر و مؤنث۔

13. فَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا (59): کفار مکہ مکرمہ مراد ہیں۔
14. أَضْحَايَهُمْ (59): سابقہ ام مراد ہیں۔
15. مِنْ يَوْمِهِمْ (60): یوم قیامت، قول ہے کہ یوم بدر مراد ہے۔



سورة الطور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. وَالطُّورِ (1): وہی جبل طور جس پر اللہ تعالیٰ سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے ہمکلام ہوا۔
2. وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ (2): لوح محفوظ، قول ہے کہ اعمال نامے، قول ہے کہ توراہ کی تختیاں، قول ہے کہ قرآن مجید مراد ہے۔
3. وَالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ (4): ساتویں آسمان میں ایک کعبہ، قول ہے کہ چھٹے آسمان میں، قول ہے کہ زمین پر موجود کعبہ کے عین اوپر آسمان دنیا میں ایک ضراح نامی کعبہ ہے، قول ہے کہ مسجد حرام مکہ والی مراد ہے۔
4. وَالسَّكْفِ الْمَرْفُوعِ (5): آسمان، قول ہے کہ عرش مراد ہے۔
5. وَالْبَحْرِ الْمَسْجُورِ (6): پانی سے لبالب بھرا سمندر، قول ہے کہ اسے دوزخ میں آگ لگائی جائے گی، قول ہے کہ عرش کے نیچے ایک سمندر مراد ہے۔
6. أَمْ يُرِيدُونَ كَيْدًا (42): کفار مکہ کا دار الندوہ میں بیٹھ کر اسلام و مسلمانوں کے خلاف منصوبہ بندی کرنا مراد ہے۔

7. عَذَابًا دُونَ ذَلِكَ (47): عذاب قبر، قول ہے کہ یوم بدر، قول ہے کہ ان کا قسط سالی کا سامنا کرنا مراد ہے۔
8. حِينَ تَقُومُوا (48): نیند سے بیدار ہونا، قول ہے کہ بیداری کے بعد نماز کے لیے کھڑا ہونا، قول ہے کہ مجلس سے، قول ہے کہ نماز فجر کے بعد کھڑا ہونا مراد ہے۔



سورة النجم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ (1): ثریا ستارہ، قول ہے کہ عام ستارہ جب غروب ہو جائے، قول ہے کہ آیات قرآنی، قول ہے کہ نبی کریم ﷺ جب معراج سے واپس تشریف لائے۔
2. صَاحِبُكُمْ (2): سیدنا محمد کریم ﷺ کی ذات بابرکات مراد ہے۔
3. شَدِيدُ الْقُوَىٰ (5): سیدنا جبرائیل علیہ السلام مراد ہے۔
4. فَاسْتَوَىٰ (6): سیدنا جبرائیل علیہ السلام کا فضا میں اصل صورت میں ظاہر ہونا مراد ہے۔
5. وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ (7): مشرق کی جانب سایا ہوا اور نبی کریم ﷺ اس وقت غار حرا میں تھے، قول ہے کہ آسمان کے کنارہ پر ظاہر ہونا مراد ہے۔

6. مَا أَوْحَى (10): یہ مبہم ہے، قول ہے کہ احادیث میں جو اس کی تفسیر آئی ہے (اس سلسلے میں صحیح بخاری میں کتاب الوحی کا مطالعہ مفید ہے، مترجم)۔

7. نَزْلَةَ أُخْرَى (13): معراج کی رات مراد ہے کہ آپ ﷺ نے جبرائیل کو اصل شکل میں دیکھا تھا۔

8. سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى (14): ساتویں آسمان کا ایک درخت جس تک تمام مخلوق کا علم ختم ہو جاتا ہے، قول ہے کہ ارواح شہداء، قول ہے کہ جو وہاں تک لایا گیا اس کی عزت دو بالا ہو گئی۔

9. مَا يَغْشَى (16): سونے کا بستر اور اللہ تعالیٰ کا نور کسی کی کیا مجال کہ اس کی طرف نظر کر سکے۔

10. مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى (18): سبز رنگ کا رُفْرُف، قول ہے کہ سدرہ قول ہے کہ جبرائیل کا اصل صورت میں ظاہر ہونا، یا جو کچھ آتے جاتے آپ ﷺ نے دیکھا۔

11. اللَّاتُ وَالْعُزَّىٰ وَمَنَاةَ (19 و 20): یہ بتوں کے نام ہیں، لات: لفظ اللہ سے مشتق ہے، قول ہے کہ لوی فعل ہے کیونکہ وہ لوگ اس کے پاس گردن پھیر کر آتے جاتے تھے، اصل بات یہ ہے کہ ایک آدمی حجاج کے لیے ستو بھگو تا تھا وہ مر گیا تو لوگوں نے اس کی جگہ (چٹان) کو عبادت (پوجا) گاہ بنا لیا اور اسے بت کی شکل دے دی، اس کا نام لات رکھ دیا، اس کام کی ابتدا کرنے والا عمرو بن لُحی تھا، قول ہے کہ ربیعہ خزاعہ کا باپ تھا، اور یہ طائف میں ثقیف کا بت تھا، قول ہے کہ نخلہ قریش میں تھا اور عزی: قول ہے کہ یہ بت تھا، قول ہے کہ درخت، یہ لفظ عزیز سے مشتق ہے جو بنو غطفان کا بت تھا جسے سعد بن ظالم نے بنایا طائف میں نصب

تھا، قول ہے کہ نخلہ قریش میں تھا، اور مناة: ایک بت جس پر مذبح جانوروں کا خون انڈیلا جاتا تھا جو خزاعہ و ہذیل کا بت تھا، قول ہے کہ یہ تینوں بتھر کے بت خانہ کعبہ میں نصب تھے۔

12. أَمْرِ لِلنَّسَانِ مَا تَمَنَّى (24): ولید بن مغیرہ کا قول کہ مجھے آخرت میں مال داری ملے گی، قول ہے کہ کفار کی یہ خواہش و تمنا کہ یہ بت ہماری سفارش کریں گے۔

13. الَّذِي تَوَلَّى (33): ولید بن مغیرہ، قول ہے کہ عاص بن وائل، قول ہے کہ ابو جہل ملعونین مراد ہیں۔

14. رَبُّ الشَّعْوَى (49): ستارہ جس کی بنو خزاعہ پوجا کیا کرتے تھے، ان کے سردار ابو کبشہ نے انہیں اسطرف لگایا تھا۔

15. وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوَى (53): سیدنا لوط علیہ السلام کی سدوم، سدیم، ازما اور عمور نامی چاروں بستیاں مراد ہیں۔



سورة القمر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. وَأَنْشَقُّ الْقَمَرُ (1): آپ ﷺ کا معجزہ شق القمر جو دو واضح دو حصوں میں بٹ گیا اہل مکہ کو دکھایا گیا جس میں خلا صاف نظر آتا تھا۔

2. يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ (6): اسرافیل علیہ السلام جب قبور سے اٹھنے کا صور پھونکیں گے۔

3. یَوْمَ نَخْسِفُ (19): بدھ جو مہینے میں منگل کے بعد آتا ہے۔
4. فَتَنَادُوا صَاحِبَهُمْ (29): قدار بن سالف ثمود کا بے وقوف شخص جس نے اونٹنی کو زخمی کرنے کا ارادہ کیا اسی کے راستے میں چھپ کر جا بیٹھا جب وہ قریب آئی اسے ہلا کر زخمی کر دیا۔
5. صَبِيحَةً وَاحِدَةً (31): جبرائیل علیہ السلام کی چیخ مراد ہے۔
6. عَنْ صَنِيفِهِ (37): لوط علیہ السلام کے مہمان فرشتے، جب ان کی قوم دروازہ توڑنے لگی کہ اندر گھس کر ان سے بد فعلی کریں۔
7. أَكْفَارُكُمْ (43): اہل مکہ مکرمہ مراد ہیں۔
8. مِنْ أَوْلَئِكَكُمْ (43): سابقہ ام جن کا ذکر ہو چکا۔
9. أَهْمُ يَقُولُونَ نَحْنُ بِجَمِيعٍ (44): ابو جہل ملعون مراد ہے۔
10. سَيَهْرَمُ الْجَمْعُ (45): یوم بدر مراد ہے۔
11. فِي الزُّبُرِ (52): لوح محفوظ مراد ہے۔



سورة الرحمن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. خَلَقَ الْإِنْسَانَ (3): جس انسان، قول ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام، قول ہے کہ سیدنا محمد ﷺ مراد ہیں۔
2. عَلَّمَهُ الْبَيَانَ (4): بول چال، لکھنا، پڑھنا، عقل و فہم، اور زبانیں مراد ہیں۔

3. وَالنَّجْمُ (6): آسمانی ستاروں کی جنس، قول ہے کہ جس نبات کا تانا نہ ہو

مراد ہے۔

4. وَوَضَعَ الْمِيزَانَ (7): ترازو مشہور آلہ ہے، قول ہے کہ عدل والصفاء،

قول ہے کہ قرآن اور میزان قیامت کا قول بھی ہے (قیامت کے ترازو کی کیفیت اللہ تعالیٰ جانتا ہے ہمیں صرف اس پر ایمان لانے کا حکم ہے، مترجم)۔

5. خَلَقَ الْإِنْسَانَ (14): سیدنا آدم علیہ السلام مراد ہیں۔

6. خَلَقَ الْجَانَّ (15): جنوں کا باپ، قول ہے کہ ابلیس، قول ہے کہ جنوں کا ایک فرد مراد ہے۔

7. رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ (17): مراد دن کا بڑا اور چھوٹا ہونا اسی طرح مغربین سے رات کا لبا اور چھوٹا ہونا مراد ہے۔

8. وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ (27): اللہ تعالیٰ کی ذات پاک، قول ہے کہ جو اپنی عزت چاہتا ہے تو اسی کا ہو رہے۔

9. كُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ (29): ظاہر ہونا و ظاہر کرنا، اللہ تعالیٰ کی ذات کی کوئی ابتدا ہے نہ انتہا، جو کچھ ہونا تھا تحریر ہو کر قلم کی سیاہی خشک ہو چکی (لہذا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ سے قبل اور بعد درست نہیں، مترجم)۔

10. الثَّقَلَانِ (31): جن و انسان مراد ہیں۔

11. وَرَدَّةٌ كَالْدِهَانٍ (37): لال سرخ اچلتے تیل کی طرح سرخ۔

12. وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَانِ (62): جنت عدن اور جنت نعيم مراد ہیں۔

13. رَقُوفٍ خُصْبٍ (76): جنت کا باغ، قول ہے کہ بستر، قول ہے کہ فرش سے

بڑھے ہوئے حصے مراد ہیں۔

14. عَبَقَرِيٍّ (76): مخلل کے نرم بستر مراد ہیں۔



سورة الواقعة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. وَالسَّابِقُونَ (10): اللہ تعالیٰ کی دعوت کی طرف سبقت کرنے والے، قول ہے کہ اسلام کی طرف، قول ہے کہ ہجرت کی طرف، قول ہے کہ یہی امت مراد ہے۔
2. وَلَدَانِ مُخْلَدُونَ (17): اہل جنت کے چھوٹے بچے، قول ہے کہ مومنین کی وہ اولاد جن کی نہ نیکیاں اور نہ گناہ ہوں گے، قول ہے کہ کفار کی اولاد جو جہنمیوں کی خدمت گار ہوگی مراد ہے۔
3. وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ (27): جن کے دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ ہوگا، قول ہے کہ جنہیں دائیں طرف سے جنت میں داخل کیا جائے گا، قول ہے کہ آدم علیہ السلام کے دائیں طرف کے لوگ جب ان کی اولاد نکالی گئی، قول ہے کہ بذات خود دائیں طرف کے مبارک لوگ مراد ہیں۔
4. وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ (41): اوپر والوں کے برعکس لوگ مراد ہیں۔
5. الْحَنُوتِ الْعَظِيمِ (46): شرک مراد ہے، قول ہے کہ گناہ کبیرہ مراد ہیں۔
6. أَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا (72): درخت مرغ اور عفار مراد ہیں جنہیں آپس میں رگڑ کر آگ جلائی جاتی ہے۔

7. مَوَاقِعُ النُّجُومِ (75): ستاروں کا مغرب میں غروب ہونا، قول ہے کہ ان کی جگہیں، منزلیں (مدار)، قول ہے کہ قیامت میں ان کا بے نور ہونا، قول ہے کہ قرآنی آیات والے ستارے مراد ہیں۔
8. إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ (79): پلیدی و نجاست سے پاک لوگ، قول ہے کہ مبلغ و کاتب فرشتے مراد ہیں۔



سورة الحديد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. عَلَى عِبْدِهِ آيَاتٍ (9): سیدنا محمد ﷺ مراد ہیں۔
2. مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ (10): فتح مکہ مکرمہ، قول ہے کہ صلح حدیبیہ، قول ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بارے نازل ہوئی۔
3. بِسُورٍ لَهُ بَابٌ (13): مقام اعراف کی دیوار جس کا ذکر ہو چکا، قول ہے کہ بیت المقدس کی مشرقی دیوار، اور باب نے باب رحمتہ جس کے اندر مسجد اور باہر جہنم ہے مراد ہیں۔
4. حَتَّىٰ جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ (14): موت مراد ہے۔
5. الْعَرُورُ (14): شیطان مراد ہے۔
6. ظَالٍ عَلَيْهِمُ اللَّامُ (16): دنیا کی زندگی، قول ہے کہ بعثت بعد الموت مراد ہے۔

7. هُمُ الصِّدِّيقُونَ (19): عام مخلص مومنین، قول ہے کہ ذیل کے نو

اشخاص سیدنا ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد، حمزہ اور زید رضی اللہ عنہم مراد ہیں، ایک قول میں صرف صدیق اکبر مراد ہیں۔

8. الَّذِينَ يَبْتَخُلُونَ (24): بڑے بڑے یہودی سردار، نبی کریم ﷺ کی

صفات بتانے میں بخل سے کام لیتے اور اپنی قوم کو بھی چھپانے کا حکم دیتے تھے۔

9. وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا (27): سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے

کے بعد ظالم و جابر لوگ غالب آگئے تو انہیں فتنوں میں پڑنے کا خوف ہوا، مومنین سے الگ تھلگ ہو کر پہاڑوں اور ویرانوں میں چلے گئے کہ فرار ہو کر دین کو بچائیں۔

10. يُؤْتِكُمْ كَفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ (28): اہل کتاب کے وہ مومنین جو اپنے

اور ہمارے نبی ﷺ پر ایمان لائے مطلب یہ ہے کہ اے عیسیٰ و موسیٰ علیہما السلام پر ایمان لانے والو! احمد ﷺ پر بھی ایمان لاؤ، قول ہے کہ مطلقاً مومنین جو ایمان پر قائم و دائم رہے مراد ہیں۔

11. لَا تَعْلَمُهُ أَهْلُ الْكِتَابِ (29): اہل کتاب کی ایک قوم مراد ہے جب

مذکورہ آیت اتری تو انہوں نے مومنین سے کہا کہ تو جو ہماری کتاب پر ایمان لایا اسے ایک اجر ملے گا تب یہ آیت نازل ہوئی، قول ہے کہ اہل کتاب نے بقیہ مسلمانوں پر دو اجر ملنے کا فخر کیا تب یہ نازل ہوئی۔



سورة المجادلة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. اَللّٰہِیُّ مُجَادِلُکَ (1): خولہ بنت حکیم، قول ہے کہ خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہما مراد ہیں۔

2. فِیْ رَوْحِہَا (1): اوس بن صامت جب اس نے اسے اپنی ماں کی پشت قرار دیا پھر نام ہوا تو اس کی بیوی نے آپ ﷺ سے اس کی شکایت کی کہ ہم دونوں کا نقصان ہو گا، یعنی طلاق کی وجہ سے اولاد کا نقصان الگ ہو گا۔

3. اِنَّ الَّذِیْنَ یُجَادُوْنَ اللّٰہَ (5): بدر کے دن مشرکین مکہ مکرمہ مراد ہیں۔

4. مِنْ نَّجْوٰی ثَلَاثَہٗ (7): صفوان بن امیہ، ربیعہ بن عمرو اور حبیب بن عمرو نے باتیں کیں ایک نے کہا کہ ہم جو کچھ بولتے ہیں اللہ تعالیٰ کو علم ہے، دوسرے نے کہ کچھ جانتا اور کچھ نہیں جانتا، تیسرے نے کہا کہ اگر کچھ جانتا ہے تو پھر سب کچھ جانتا ہے، قول ہے کہ منافقین کی دو ٹولیوں نے مسلمانوں سے بغض کا اظہار کرتے ہوئے مندرجہ بالا باتیں کیں تب یہ آیت نازل ہوئی۔

5. الَّذِیْنَ مُہُوْا عَنْ النَّجْوٰی (8): منافقین مسلمانوں کو غمگین، پریشان و زنج کرنے کے لیے سرگوشیاں کرتے تھے اور ان کے جہاد کے متعلق طعنہ زنی کیا کرتے تھے اسی لیے انہیں اس بات سے منع کر دیا گیا لیکن انہوں نے دوبارہ وہی کچھ کرنا شروع کر دیا، قول ہے کہ یہودی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

6. یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ یُحٰیثُکَ بِہِ اللّٰہُ (8): ان خبیثوں کا آپ ﷺ کو یہ کہنا: السام علیکم، یعنی تو مر جائے جبکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان: ﴿وَسَلَامٌ عَلٰی

الرَّسُلِينَ ﴿۷﴾ یعنی رسولوں پر سلام ہو اور یہ لفظ استعمال کیا فرمایا: ﴿آيَهَا الرَّسُولُ﴾

7. تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ (11): دربار نبوی مراد ہے کہ مسلمان ایک دوسرے سے بڑھ کر آپ ﷺ کے قریب ہونے کی کوشش کرتے بعد میں آنے والے شخص کے لیے جگہ بنانے میں دقت محسوس کرتے اس کو جگہ نہ دیتے کہ وہ آپ ﷺ سے دور ہی بیٹھے تب یہ آیت نازل ہوئی، قول ہے کہ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے اسے جگہ نہ دی تب یہ نازل ہوئی، قول ہے کہ جنگی مجلس یعنی جنگی مراکز، ان میں شہادت کے حرص میں ذرا تنگی محسوس کرتے اور آنے والے کو جگہ نہ دیتے۔

8. وَإِذَا قِيلَ انشُرُوا (11): آنے والے کے لیے جگہ بنانا مراد ہے، قول ہے کہ مجلس نبوی سے جلدی اٹھنے کا حکم ہے کہ آپ ﷺ کو ملال نہ ہو۔

9. فَقَدْ مَوَّابِينَ يَذْنَبُ نَجْوَا كُهُ صَدَقَةٌ (12): صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا آپ ﷺ کے سامنے سرگوشیاں اور شور مچانے اور سوالات کرنے کا ہدیہ پیش کرنے کا حکم لیکن دس دن بعد منسوخ ہو گیا، قول ہے کہ اسی دن سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی بھی اس پر عمل نہ کر سکا۔

10. الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا (14): منافقین کا یہود سے دوستیاں کرنا اور عبد اللہ بن ابی انہیں آپ ﷺ کی باتیں بتاتا تھا، تو آپ ﷺ نے اسے یہ فرمایا: کہ تو اور تیرے دوست مجھے برا بھلا کیوں کہتے ہو؟ تو وہ انہیں لے آیا وہ لوگ قسمیں کھانے لگے کہ ایسی بات نہیں ہے۔

11. وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ (22): ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے بارے نازل ہوئی کہ ان کا باپ احد میں قتل ہوا تھا۔

12. اَوْ اٰبَنَاءَهُمْ (22): سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مراد ہیں جب بدر کے دن ان کے بیٹے انہیں مقابلے کرنے کی دعوت دی مشورہ نبوی کے بعد آپ مقابلے پر آئے۔
13. اَوْ اٰخْوَانَهُمْ (22): سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کہ ان کا بھائی عبید احد میں قتل ہوا تھا۔
14. اَوْ عَشِيرَتَهُمْ (22): سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے خالو کو بدر میں قتل کیا تھا اسی دن سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ولید بن عتبہ اور سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے عتبہ اور اس کے باپ اور عبید اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے شیبہ کو قتل کیا تھا۔
15. يَرْجُوْنَ مِنْهُ (22): سیدنا جبرائیل علیہ السلام، قول ہے کہ قرآن کریم، قول ہے کہ نصرت مسلمانان مراد ہے۔



سورة الحشر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

1. اَخْرِجَ الَّذِينَ كَفَرُوا (2): بنو نضیر نے جب غداری کی اور معاہدہ توڑ دیا اور کعب بن اشرف نے قبائل کو جمع کیا تو اس کی سرکوبی کے لیے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ جو اس کا رضاعی بھائی تھا کو روانہ کیا تو انہیں شہید کر دیا گیا، پھر ان کا محاصرہ کیا گیا تا آنکہ اس بات پر صلح ہوئی کہ تم مدینہ سے نکل جاؤ اور آس پاس کے قلعے بھی خالی کر دو تو انہوں نے اپنے گھرتابہ کر

دئے کہ مسلمانوں کے کام نہ آئیں اور بقیہ بچے کچے گھروں کو مسلمانوں نے گرا دیا۔

2. **لَا وَّلَیَّ لَیْلَہُ** (2): سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جلا وطن کیا حالانکہ وہ اس سے پہلے کبھی جلا وطن نہیں ہوئے تھے، قول ہے کہ آخر میں قیامت میں ان کا حشر مراد ہے۔

3. **مِنْ أَهْلِ الْقُرَى** (7): بنو قریظہ، بنو نضیر اور اہل مذک مراد ہیں۔

4. **وَلِذِی الْقَرْبَى** (7): بنو ہاشم و بنو مطلب مراد ہیں۔

5. **وَالَّذِیْنَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ** (9): انصار رضی اللہ عنہم اور دار سے مدینہ منورہ مراد ہے۔

6. **مِمَّا أُوتُوا** (9): جب مال فیس صرف مہاجرین میں تقسیم کیا گیا تو انصار کے دلوں میں ملال پیدا نہ ہوا کہ مہاجرین کو تو ملا اور ہمیں کچھ بھی نہیں۔

7. **وَالَّذِیْنَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ** (10): جنہوں نے بعد میں ہجرت کی، قول ہے کہ جو اچھے طریقے سے اتباع کرتے رہے۔

8. **إِلَى الَّذِیْنَ تَأَفَّقُوا** (11): عبد اللہ بن ابی اور اس کے ہمنوا مراد ہیں۔

9. **یَقُولُونَ لَا خَوَافَ مِنْهُمْ** (11): نبی کریم ﷺ کا بنو نضیر کا محاصرہ کرنا مراد ہے۔

10. **كَمَثَلِ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ** (15): اہل بدر اور ان کی شہادت مراد ہے۔

11. **إِذْ قَالَ لِلنَّاسِ اكْفُرْ** (16): زمانہ فترت (زمانہ خالی از نبوت) میں برصیصارہب سے شیطان نے درغلا کر ایک بیمار عورت جو دم کرانے آئی سے زنا کروایا جسے بعد میں اسے قتل کر کے دفن کر دیا، حالانکہ یہ سب شیطان کی کارستانی تھی) تو اس نے اس عورت کے گھر والوں کو بتا دیا اور

دفن کی جگہ بھی بتادی اب اس سے اقرار قتل بھی کر دایا، تو اس کو پچھانی کا حکم ہوا تب شیطان اس کے پاس آکر کہنے لگا کہ اگر تو مجھے سجدہ کرے تو تجھے بچالوں گا وہ سجدہ ریز ہو گیا، پھر اس نے کہا کہ میرا یہی مقصد تھا کہ (تو شرک کرے) پھر وہ اس سے بری الذمہ ہو گیا، قول ہے کہ کفار اہل بدر کو شیطان نے کہا تھا تمہیں شکست نہیں ہوگی لیکن جب موقعہ آیا تو خود روف چکر ہو گیا۔



سورة الممتحنة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

1. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي (1): سیدنا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے بارے نازل ہوئی جب انہوں نے قریش کو ابو عمرو بن صفی کی لونڈی سارہ کے ہاتھ خط لکھا جن کا واقعہ مشہور ہے۔
2. عَنْ الَّذِينَ لَكُمْ يُقَاتِلُوكُمْ (8): بنو خزاعہ، بنو مدلج، قول ہے کہ مکہ مکرمہ میں مسلمان ہونے والے جنہوں نے ہجرت نہیں کی، قول ہے کہ قتیلہ بنت عبد العزی کے بارے جب وہ شرک کی حالت میں اپنی بیٹی اسما بنت ابی بکر سے ملنے آئی تحائف بھی لے کر آئی لیکن اس نے لینے سے انکار کر دیا تب نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے اس سے ملنے کی اجازت دے دی۔

3. إِذَا جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ (10): سیدہ سبیحہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا کے بارے نازل ہوئی یہ صلح حدیبیہ کے بعد اس کا شوہر صفی بن راہب لینے آیا تو وہ آزمائش میں پڑ گئی انہوں نے قسم کھائی کہ اس نے تو دین اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت میں ہجرت کی ہے، اس کے خاوند کو حق مہر واپس کر دیا بعد میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کر لیا، قول ہے کہ ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط جو سیدنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی المیہ تھیں۔
4. بِعِصْمِ الْكُوفَةِ (10): مکہ مکرمہ میں رہ جانے والی مسلمان مہاجرین کی مشرک بیویوں کو طلاق دینے اور حق مہر واپس لینے کا حکم بھی دیا گیا، اور کفار کو مسلمان مہاجر بیویوں کی حق مہر کفار کو واپس کرنے کا بھی حکم ہوا۔
5. شَيْءٌ مِنْ أَرْوَاحِكُمْ (11): مہاجرین کی چھ بیویوں فاطمہ بنت ابوامیہ زوجہ عمر، ام حکیم بنت ابی سفیان زوجہ عیاض بن شداد، بردع بنت عقبہ زوجہ شماس بن عثمان، عہدہ بنت عبد العزیٰ زوجہ عمرو بن عبدود، ہند بنت ابوجہل زوجہ ہشام بن عاص، کلثوم بنت جردل زوجہ عمر رضی اللہ عنہم کے بارے نازل ہوئی جو مشرکین سے جا ملیں تو ان کا حق مہر مال غنیمت سے انہیں واپس کر دیا گیا۔
6. بِبَهْتَانٍ يَفْتَوِيْنَهُ (12): ناحق بہتان / تہمت لگانا مراد ہے۔
7. لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا (13): بعض مسلمان کچھ حاصل کرنے کے لیے یہود سے دوستی کیا کرتے تھے تو انہیں منع کر دیا۔
8. يٰۤاَيُّهَا الْكٰفٰرُ (13): مشرکین کا مردوں کے جی اٹھنے سے ناامید / مایوس ہونا مراد ہے۔



سورة الصف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ (2): ایک قوم کے بارے جنہوں نے

بدریوں کا ثواب سن کر کہا کہ اگر انہیں لڑائی کا موقع ملا تو پورا زور لگائیں گے، لیکن احد کے موقع پر فرار ہو گئے نازل ہوئی، قول ہے کہ انہوں نے کہا کہ اگر ہمیں یہ علم ہوتا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں پیارا عمل ہے تو ہم پوری طاقت لگاتے لیکن غزوہ احد کے موقع پر فرار ہو گئے، قول ہے کہ کسی مشرک نے ایک غزوہ میں سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا آپ نے اسے قتل کر دیا تو اس کے دوسرے ساتھی نے آپ کو شہید کر دیا، قول ہے کہ منافقین بارے کہ وہ صرف زبانی مسلمان ہیں دلی طور پر نہیں۔

2. اسْمُهُ أَحْمَدُ (6): سیدنا محمد ﷺ مراد ہیں کہ آپ ﷺ تمام حمد کرنے

والوں سے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے والے ہیں، کہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے مقام محمود عطا فرمایا ہے، لفظ حمد: مفعول جس میں مبالغہ ہے کیونکہ دنیا و آخرت میں آپ ﷺ ہی محمود ہیں۔

3. كُونُوا أَنْصَارَ اللَّهِ (14): اوس و خزرج کے بارے نازل ہوئی اسی وجہ سے ان کا نام انصار رکھا گیا۔

4. قَالَ الْخَوَارِثُونَ (14): سیدنا عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے مخلص / مختار

شاگرد اور سب سے پہلے ان پر ایمان لانے والے بارہ افراد شمعون، مرقس، متی، لوقا، یوحنا، یعقوب بن خلف، بولص، تومان، لیا، اندراوس، پطرس، اس کے علاوہ بھی اقوال ہیں۔



سورة الجمعة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. فِي الْأُمِّيِّينَ (2): جميع عرب مراد ہیں۔
2. رَسُولًا مِنْهُمْ (2): سیدنا محمد ﷺ مراد ہیں۔
3. وَآخَرِينَ مِنْهُمْ (3): تاقیامت آپ ﷺ کی اتباع کرنے والے، قول ہے کہ عجم مراد ہیں۔
4. الَّذِينَ يُحْمَلُوا الثَّوَرَاتُ (5): یہود جنہوں نے اپنی کتاب پر عمل بھی نہ کیا۔
5. مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ (9): اس کا نام اس لیے رکھا گیا کہ اس دن تمام مخلوق کی تخلیق مکمل ہوئی، قول ہے کہ سب سے پہلے انصار نے اس کا نام رکھا کہ انہوں نے قبل از ہجرت یہ اتفاق کیا تھا سب جمع ہو کر ایک دن مقرر کر کے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کریں گے، جس طرح یہود و نصاریٰ نے اتفاق کیا تھا اس وقت اس کا نام عروہ تھا اسعد بن زر ارہ نے انہیں جمعہ پڑھایا، قول ہے کہ کعب بن لوی نے سب سے پہلے اس کا نام جمعہ رکھا۔
6. وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً (11): تجارتی قافلہ جو سیدنا جدیہ کلبی قبل از اسلام لے آئے تھے جس میں کھانے پینے مثلاً کشمش، گندم جیسی اشیائے تھیں اس وقت قحط سالی تھی اور ضرورت بھی، وہ اجار زیت (مدینہ سے باہر ایک مقام) پر پہنچ کر بطور اعلان نقارہ بجا دیا جبکہ اس وقت آپ ﷺ خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے، مال کے ختم ہونے کے ڈر سے وہاں چلے گئے آپ ﷺ کے پاس صرف بارہ آدمی عشرہ مبشرہ، بلال، ابن مسعود رضی اللہ عنہم بچ گئے تب یہ آیت نازل ہوئی، قول ہے کہ عمار اور دوسرے آٹھ

افراد، قول ہے کہ گیارہ، قول ہے کہ یہ اتفاق تین بار ہوا، قول ہے کہ پہلے خطبہ جمعہ عید کی طرح نماز کے بعد ہوا کرتا تھا تو انہوں نے سمجھا کہ جمعہ تو ادا کر لیا ہے بعد میں خطبہ پہلے اور نماز بعد میں ادا کرنے کا حکم ہوا۔

7. اُولَٰئَہٗا (11): نفاہہ، بجا مراد ہے۔



سورة المنافقون

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

1. الْمُتَافِقُونَ (1): یہ تمام سورت رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی کے بارے نازل ہوئی جو کچھ اس میں بیان ہوا ہے وہی اس کا قائل ہے جو غزوہ بنی مصطلق میں اس نے کہا تھا کہ جب حجج نامی کنویں پر وقوعہ ہوا جس میں وسان جہنی نے عمر رضی اللہ عنہ کو پناہ دی جو ابی بن خلف کا حلیف تھا جب وہ واپس آیا تو اس کا بیٹا عبد اللہ راستے میں باپ کے سامنے رکاوٹ بن کر کھڑا ہو گیا اور کہا کہ اللہ کی قسم تو اس وقت تک مدینہ میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک تو یہ نہ کہے کہ میں ذلیل اور رسول اللہ ﷺ معزز ہیں تو اس نے یہ بات کہی تب جا کر وہ مدینہ میں داخل ہو سکا اور چند دنوں بعد واصل جہنم ہوا۔



سورة التغابن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا (7): کفار قریش وان کے ہمنوا مراد ہیں۔
2. إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ (14): مکہ مکرمہ کے وہ لوگ جو ہجرت کرنا چاہتے تھے لیکن ان کی اولاد، اور بیویاں ان سے چٹ گئیں اور ہجرت نہ کرنے دی، قول ہے کہ عوف بن مالک بارے کہ وہ جہاد پر جانا چاہتے تو ان کی اولاد اور بیوی زار و قطار رونے لگتی کہ ان کا دل نرم ہو جائے اور وہ ہمارے ساتھ رہیں۔



سورة الطلاق

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. إِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ (1): جب آپ ﷺ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی تو وہ میکے چلی گئیں آپ ﷺ سے رجوع کرنے کی درخواست کی گئی کہ وہ روزہ، تہجد گزار ہے تو آپ ﷺ نے رجوع فرمایا تب یہ آیت نازل ہوئی، قول ہے کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی زوجہ کو حیض کی حالت میں طلاق دی تب نازل ہوئی۔



سورة التحريم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. لَمْ نُحْزَمْ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ (1): جب آپ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے موقع پر سیدہ ماریہ رضی اللہ عنہا سے تخلیہ فرمایا تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو اس کا علم ہو گیا آپ ﷺ نے اسے چھپانے کو کہا: کہ میں نے ماریہ رضی اللہ عنہا کو اپنے اوپر حرام کر لیا اور تجھے خوشخبری سناتا ہوں کہ میرے بعد ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما مسلمانوں کے خلیفہ ہوں گے، سیدہ عائشہ و سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہما کی ایک ہی پارٹی تھی اس نے انہیں بتا دیا تب آپ ﷺ نے انہیں طلاق دے دی اور ماریہ کے گھر سب بیویوں سے الگ تھلگ رہے، قول ہے کہ شہد کو حرام کیا تھا جس وقت سیدہ ام سلمہ یا حفصہ یا زینب کے ہاں گئے وہاں شہد پیا تو انہوں نے منصوبہ بنایا کہ آپ ﷺ جس کے ہاں تشریف لے جائیں تو ہر ایک یہی کہے کہ آپ کے منہ سے مغفیر کی بو آتی ہے چونکہ آپ ﷺ فرشتوں کی وجہ سے بونا پسند کرتے تھے لہذا شہد پینا ہی حرام کر لیا، قول ہے کہ آپ ﷺ کا کسی عورت کا بہہ (تن بخشی) کرنے سے ازواج مطہرات کی وجہ سے رک جانا مراد ہے

2. إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ (3): سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا مراد ہے۔

3. حَدِيثًا (3): تحریم ماریہ اور خلافت والی بات آپ ﷺ نے انہیں ڈانٹا بھی، اعراض سے ماریہ والی بات مراد ہے۔

4. عَرَفَ بَعْضَهُ (3): اپنے بعد سیدنا صدیق و عمر رضی اللہ عنہما کی امامت اور اپنی زوجہ کو ڈانٹنا اور ماریہ کے ہاں قیام کرنے والی بات کا ذکر نہ کرنا مراد ہے۔

5. وَإِنْ تَظَاهَرَا (4): سیدہ عائشہ و سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہما مراد ہیں۔

6. وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ (4): جو بھی آپ ﷺ پر ایمان لائے، قول ہے کہ سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما قول ہے کہ صرف علی رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔

7. ثَيِّبَاتٍ وَأَبْكَارًا (5): آسیہ بنت مزاحم اور مریم بنت عمران جنت میں آپ ﷺ کی اہلیہ ہوں گی، بیوہ کو اس لیے پہلے ذکر کیا کہ وہ آسیہ سے پہلے ہو گزری ہیں، یا خدیجہ سیدہ عائشہ سے متقدم ہیں، قول ہے کہ یہ مطلق ہے۔

8. النَّاسِ وَالْجِبَارَةِ (6): کفار اور جبارہ سے پتھر کا کوئلہ کہ اس میں گندھک آمیز ہوتی ہے۔

9. عَلَيْهِنَّ مَلَائِكَةٌ (7): انیس فرشتے مع ان کے معاون۔

10. تَوْبَةً نَّصُوحًا (8): سچی توبہ، قول ہے کہ قابل قبول توبہ، جو لوگوں کو اس کی طرف متوجہ کرے، قول ہے کہ اس کے بعد کوئی گناہ نہ کیا جائے۔

11. إِمْرَأَةً نُّوحًا (10): والدہ، قول ہے کہ والدہ نام تھا۔

12. وَإِمْرَأَةً لُّوطٍ (10): والدہ یا دہلہ اس کا ذکر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دھمکانے کے لیے کیا گیا۔

13. إِمْرَأَةً فِرْعَوْنَ (11): آسیہ بنت مزاحم جس نے اپنا ایمان نوروز کے دن ظاہر کیا تو فرعون نے اس کی پشت پر لکڑیاں باندھنے کا حکم دیا کہ اگر یہ

ایمان سے نہ پھرے تو ایک بڑے پتھر سے اس کا سر پچل دو، جب پتھر اٹھا کر ڈرایا گیا تب اس نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی: اے میرے اللہ! میرے لیے جنت میں ایک گھر بنا دے سر اٹھا کر مطلوبہ گھر دیکھا اللہ تعالیٰ نے اسے کتابدار تہہ دیا ہے تب اسی وقت اس کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی مگر پھر بھی اس مردہ کا جسم پچل دیا گیا۔

14. وَصَدَقْتُ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتِبَ (12): انبیاء و چاروں کتبِ سماوی، قراءت ہے کہ «بکلمۃ ربھا» وہ کلمہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی ذات اور ان کی انجیل مراد ہے۔



سورة الملك

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

1. وَأَيُّهَا قَوْلُكُمْ (13): مشرکین کے بارے نازل ہوئی جنہوں نے کہا کہ محمد ﷺ کو آہستہ آہستہ گالی دو کہیں اس کا رب سن نہ لے۔
2. أَفَمَنْ يَمْشِي مُكِبًّا (22): ابو جہل لعین، قول ہے کہ ہر کافر بارے ہے۔
3. أَفَمَنْ يَمْشِي سَوِيًّا (22): سیدنا نبی کریم ﷺ، قول ہے کہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ، قول ہے کہ عام ہے۔
4. أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا (30): مطلق یعنی عام ہے، قول ہے کہ زمزم اور میمون حضری کا کنواں جو قدیم سے جاری ہے مراد ہے۔



سورة القلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

1. (1): حرف ہے، قول ہے کہ وہ بہوت مچھلی جس پر زمین ہے جسے للہوت بھی کہتے ہیں لیو ثنائام بھی مذکور ہے، قول ہے کہ نور کی ایک تختی، قول ہے کہ دوات و قلم جس کے ساتھ لکھا جاتا ہے، قول ہے کہ جس کے ذریعے لوح محفوظ پر لکھا جاتا ہے، قول ہے کہ اصحاب قلم اور جو کچھ لکھ سکتے ہیں، قول ہے کہ محافظ فرشتے، قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمتیں لکھنے والا۔
2. فَلَا تُطِغِ الْكَافِرِينَ (8): کفار قریش کا کہنا، کہ ایک ماہ تم ہمارے اور دوسرے ماہ ہم تمہارے معبودوں کی پوجا کیا کریں گے۔
3. حَلَّافٍ مَّهِينٍ (10): ولید بن مغیرہ، قول ہے کہ ابو جہل، قول ہے کہ اسود بن عبد یغوث، قول ہے کہ اخنس بن شریق مراد ہے۔
4. مَتَّاعٍ لِلْخَيْرِ (12): مال دوز مراد ہے، کیونکہ جو بھی مسلمان ہوتا (ولید بن مغیرہ) اس کی امداد بند کر دیتا، قول ہے کہ جو اسلام سے روکتا ہے۔
5. زَنِيمٍ (13): جو انتہائی خبیث قسم کا بندہ ہو کیونکہ اس کے باپ نے دس سال بعد اس کا دعویٰ کیا تھا، کسی نے اخنس کا کہا ہے کہ وہ تھا تو ثقفی لیکن اس کا شمار بنو زہرہ میں ہوتا تھا۔
6. سَنَسِيْهُ عَلٰی الْخُرُطُوْیْ (16): یوم بدر میں اس کے ناک کو تلوار سے داغنا مراد ہے۔
7. اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ (17): یمن میں صنعا سے پہلے صردان نامی باغ والے جنہوں نے قسم کھائی کہ صبح سویرے پھل توڑیں گے کہیں کوئی مسکین نہ آ جائے یہ مشہور قصہ ہے۔

8. طَائِفٌ مِّن رَّبِّكَ (19): آسانی آگ کا باغ کو جلا نامراد ہے، قول ہے کہ

جبرائیل علیہ السلام نے اکھاڑ کر بیت اللہ کا طواف کرایا پھر مقام طائف پر رکھ دیا جس کی وجہ اس کا نام طائف پڑ گیا۔

9. خَيْرًا مِّنْهَا (32): جنت جس کا نام زندگی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے انہیں دیا جب انہوں نے سچی توبہ کی اور اظہارِ ندامت کیا۔

10. عَنْ سَاقٍ (42): محشر کی سختی و حشر سامانیاں مراد ہے، (بندہ مترجم کہتا ہے کہ اس کی تاویل کی ضرورت ہی نہیں ہے ہم اس پر بلا کیف کیوں نہیں ایمان لاسکتے؟)۔

11. كَصَاحِبِ الْهُوتِ (48): سیدنا یونس بن متی علیہ السلام مراد ہیں۔

12. لِيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ (51): بنو اسد مراد ہیں ان میں ایک شخص نظر بد لگانے والا تھا کہ اس سے آپ ﷺ کو نظر لگوا دیں لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو محفوظ رکھا، امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جسے نظر بد لگے اس کے لیے یہ دعا علاج ہے۔



سورة الحاقة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. الْحَاقَّةُ وَالْقَارِعَةُ (4 و 1): قیامت مراد ہے۔

2. بِالنَّازِعَاتِ (5): مشہور زبردست طوفانی ہوا مراد ہے۔

3. سَبْعَ لَيَالٍ (17): ایامِ عبور نامی دن جن کی نسبت قومِ عاد کی ایک بڑھیا کی طرف ہے وہ طوفان کے آتے ہی ایک غار میں جا چھپی لیکن آٹھویں دن طوفان نے اسے تباہ کر دیا، قول ہے کہ یہ واقعہ گرمیوں کے آخر میں ہوا جن کے نام یہ ہیں: صن، صنبر، وبر، آمر، مؤتمر، معلل، مطفی الحمر اور کھلی الظعن۔

4. وَالْمُؤْتَفِكَاتُ (9): قومِ لوط کی مذکورہ بستیاں مراد ہیں۔

5. فِي الْحَارِیَةِ (11): سیدنا نوح علیہ السلام کی کشتی (جہاز) مراد ہے۔

6. نَفْخَةُ وَاحِدَةٍ (13): پہلے صور کا پھونکا جانا مراد ہے۔

7. یَوْمَئِذٍ ثَمَانِیَّةٌ (17): بشکلِ مینڈھا آٹھوں فرشتے، قول ہے کہ آٹھ صفیں، امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو صحیح علم ہے کہ وہ آٹھ یا آٹھ ہزار ہیں، (کیونکہ اللہ اپنے لشکروں کو وہی صحیح جانتا ہے)۔

8. یَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ (18): تین پیشیاں ہوں گی دو حجت بازی و معذرت اور خصوصاً تیسری اعمالِ نامہ ملنے کی کہ دائیں ہاتھ میں ملتا ہے یا بائیں میں، اور سب سے پہلے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو ملے گا، اس دن سورج کی شعائیں موجودہ شعاعوں جیسی نہیں ہوں گی۔



سورة المعارج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

1. سَأَلَ سَائِلٌ (1): نضر بن حارث، قول ہے کہ خود نبی پاک ﷺ مراد ہیں کہ کفار نے جلدی عذاب لانے کا مطالبہ کیا تھا۔
2. الرُّوحُ (4): سیدنا جبریل علیہ السلام مراد ہیں۔
3. تَحْسِينِ أَلْفِ سَنَةٍ (4): فرشتوں کی احکام الہی کے مضمر سدرة المنتہی تک جانے کی مسافت، قول ہے کہ یوم قیامت جس میں پچاس مقامات ہوں گے اور ہر مقام (قیام) ایک ہزار سال کا ہو گا ایک دن میں اسی طرح معاملات ہوں گے۔
4. نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰی (16): شواۃ کی جمع ہے یعنی سر کی چھری مراد ہے۔



سورة نوح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

1. وَذَا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا (23): اس وقت کے لوگوں کے بت جو نیک لوگوں کے نام پر بنائے گئے تھے، جب کوئی نیک مر جاتا تو اس کا مجسمہ بنا کر بطور تبرک انہیں چھوتے بعد میں شیطان کے بہکا دے میں آکر ان کی پوجا شروع کر دی، نوح علیہ السلام کے بعد یہ لوگ عرب منتقل ہو گئے، ود: مرد کی شکل بنو کلب، سواع: عورت کی شکل

ہمدان، یغوث (شیر)، ندج، یعوق، گھوڑے کی شکل بنو مراد اور نسر: حمیر کا بت تھا۔

2. رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ (28): ان کے والد ملک بن لکان بن متوشلح بن اننوع (ادریس) اور والدہ شحابت انوش جو دونوں مومن تھے، قول ہے کہ آدم وحواء علیہما السلام مراد ہیں۔

3. وَلَمَن دَخَلَ بَيْتِي مُؤْمِنًا (28): آپ (نوح) علیہ السلام کا گھر، قول ہے کہ آپ کی مسجد، قول ہے کہ آپ کی کشتی (جہاز) مراد ہے۔



سورة الجن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ (1): سات یا نو انصیبین کے جن ان کا ذکر سورۃ اخلاف میں ہو چکا۔

2. يَقُولُ سَفِيهُنَا (4): ابلیس لعین جس کا نام عزازیل ہے مراد ہے۔

3. رَجَالٌ مِّنَ الْإِنسِ (6): جب کوئی شخص شام کے وقت کسی وادی میں قیام کرتا تو وہ دل میں جنوں کے سردار کا خیال کر کے یہ کہتا: میں اس وادی کے سردار کی پناہ چاہتا ہوں کہ مجھے اپنے بیوقوف لوگوں سے پناہ دے۔

4. وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ (18): مطلق مساجد، قول ہے کہ روئے زمین، قول ہے کہ مسجد حرام، قول ہے کہ ساتوں جسمانی اعضا جن پر سجدہ ہوتا ہے مراد ہیں۔

5. لَهَا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ (19): جب آپ ﷺ فجر کی نماز پڑھتے تو جن آپ ﷺ کی قراءت سننے کے لیے ایک دوسرے پر گرتے کہ قریب سے سن سکیں، قول ہے کہ جب اللہ وحدہ کی عبادت کی جاتی تو مشرکین بوجہ عداوت ایک دوسرے پر گرتے تھے۔
6. وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا (27): فرشتوں کا آپ ﷺ کی شیاطین سے حفاظت کرنا مراد ہے۔



سورة المزل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. يَا أَيُّهَا الْمَزْمُولُ (1): ہمارے مرشد و مقتدی سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ مراد ہیں، عادت عرب کے مطابق آپ ﷺ کو نرمی سے بلایا گیا، مثلاً علی رضی اللہ عنہ کو ابو تراب اور حذیفہ رضی اللہ عنہ کو یا نومان (بہت سونے والا) کہہ کر بلانا اس وقت آپ ﷺ چادر لیے ہوئے تھے۔
2. قَوْلًا ثَقِيلًا (5): قرآن کریم اور اس میں مندرج مشکل امور، قول ہے کہ منافقوں پر ثقیل، قول ہے کہ بوقت وحی آپ ﷺ کا سختی محسوس کرنا مراد ہے۔
3. إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ (6): آپ ﷺ کا قیام اللیل مراد ہے، قول ہے کہ آپ ﷺ کی گھڑیاں (وقت)، قول ہے کہ بستر سے اٹھنا، قول ہے کہ مغرب و عشاء کے درمیان کا وقت۔

4. اُولَى النَّعْمَةِ (11): قریش کے چوٹی کے لوگ جو ناز و نعم میں رہ رہے تھے۔



سورة المذثر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

1. الْمَذْثَرُ (1): آپ ﷺ کی ذات باریکات جو سابقہ سورۃ میں ذکر ہوئی، اس کا دوسرا فائدہ کہ آپ ﷺ لوگوں کو ڈرانے میں پورا زور لگانا، مثلاً کھلم کھلا ڈرانے والا، کیونکہ اس طرح ڈرانے والا اپنے لباس سے خالی ہوتا ہے جس کی طرف اشارہ ہے حدیث پاک میں آتا ہے آپ ﷺ کا فرمان کہ میں کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔
2. فَإِذَا نُفِرَ فِي النَّاقُورِ (8): دوسری بار صور پھونکا جانا، قول ہے کہ پہلا صور مراد ہے۔
3. وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا (11): ولید بن مغیرہ جو اکیلا سردار تھا یا مال داری میں اکیلا جسے رزق دیا تھا۔
4. مَا لًا مَّمْدُودًا (12): مختلف اقسام کا مال مثلاً اراضی، دودھ والے جانور، تجارت، قول ہے کہ ماہماہ غلہ، قول ہے کہ ہزار مشقال، قول ہے کہ چار ہزار، قول ہے کہ نو ہزار مشقال کا مال تھا۔

5. وَبَيْنَ شُهُودًا (13): ولید، خالد، عمارہ، هشام، عاص، قیس اور عبد شمس سات بیٹے، قول ہے کہ دس، قول ہے کہ تیرہ جو باپ سے جدا ہی نہیں ہوتے تھے مبادا کوئی کام پڑ جائے کیونکہ ان کا باپ امیر آدمی تھا۔
6. سَأَرْحِقُهُ صَعُودًا (17): جہنم کی ایک وادی میں (موجود پہاڑ پر) ستر سال اوپر نیچے چڑھتا اترتا رہے گا۔
7. عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ (30): نگرانی پر مامور فرشتے، قول ہے کہ انیس صفیں، قول ہے کہ انیس اقسام کے فرشتے مراد ہیں۔
8. فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ (31): اہل مکہ مکرمہ کے شک کرنے والے لوگ مراد ہیں۔
9. وَالْكَافِرُونَ (31): آپ ﷺ کو پکا جھوٹا سمجھنے والے، قول ہے کہ منافق لوگ اور مکہ مکرمہ کے کافر، اس معنی پر یہ آیت آئندہ حالات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ سورۃ مکی ہے۔
10. إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ (39): اپنی کتب پر ایمان لانے والے عامل حضرات کہ جنہوں نے گروہی رکھی گردن کو چھڑا لیا، قول ہے کہ مومنین کے بچے جنہیں اعمال کے بدلے گروہی نہیں رکھا گیا، اس کی تصدیق اس آیت ﴿مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرٍ﴾ کہ تم جہنم میں کیوں گئے؟ سے ہوتی ہے چونکہ وہ بچے تھے جنہیں جہنم میں جانے کا سبب معلوم نہیں تھا، قول ہے کہ فرشتے مراد ہیں۔
11. مِنْ قَسْوَرَةٍ (51): تیر اندازوں کی جماعت، قول ہے کہ شیر یہ بالفعل اول قسر سے ہے مطلب قہر و غلبہ مراد ہے۔

12. صُحُفًا مُنَشَّرَةً (52): ان کی تجویز ہے کہ کتاب ہم پر نازل ہو جسے ہم خود پڑھیں۔



سورة القيامة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. أَيْحَسِبُ الْإِنْسَانُ (3): عدی بن ابوربیعہ مراد ہے۔
2. لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ (5): انسان (عدی بن ابوربیعہ) کی بقیہ عمر مراد ہے۔
3. وَجُمَعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ (9): جب ان دونوں کو لپیٹ کر جہنم میں ڈالا جائے گا، قول ہے کہ دونوں کا مغرب سے طلوع ہونا مراد ہے
4. يَقُولُ الْإِنْسَانُ (10): جنس انسان، قول ہے کہ مذکور عدی اسی طرح مزید جو اس سورۃ میں آئے گا۔
5. وَالتَّقَتُّ السَّاقُ (29): بوقت سكرات موت، قول ہے کہ جب دونوں پنڈلیاں مردہ ہو جائیں گی، قول ہے کہ جب کفن میں لپیٹی جائیں گی۔
6. فَلَا صَدَقَ وَلَا صَلَّى (31): مذکورہ جنس انسان، قول ہے کہ ابو جہل مراد ہے۔



سورة الدهر (الانسان)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. اَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ (1): جس انسان، قول ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام

مراد ہیں۔

2. يُؤْفُونَ بِالَّذِي (7): سیدہ فاطمہ، علی اور ان کی لونڈی فضہ رضی اللہ عنہم

نے مت مانی اگر حسن و حسین صحت یاب ہو گئے تو وہ تین دن روزہ رکھیں

گے، جب وہ صحت یاب ہو گئے تو پہلے دن روزہ رکھا افطاری کے وقت

ایک سائل آگیا وہی جو کی روٹی اسے دے دی پھر دوسری رات بھی ایک

یتیم آگیا سابقہ بات ہوئی، تیسری رات بھی قیدی آگیا وہی روٹی اسے دے

دی اور خود بھوکے سو رہے (1) مراد ہے تب یہ آیت نازل ہوئی۔

3. وَأَسِيرًا (8): دار السلام میں کفار کے قیدیوں سے حسن سلوک کرنا، قول

ہے کہ غلام، قول ہے کہ مسلمان قیدی، قول ہے کہ مقروض قیدی مراد

ہے۔

4. قَدَرُوا مَا تَقْدِيرًا (16): اپنے پاس آنے والے لوگوں کے لیے مزیدار

شربت بنایا قول ہے کہ اہل جنت نے اس کا اندازہ کیا تو ایسا ہو گا۔

5. أَرْمَأُ أَوْ كَفُورًا (24): ایسا ہر شخص مراد ہے، قول ہے کہ "آثم" سے

عتبہ بن ربیعہ اور "کفور" سے ولید بن مغیرہ مراد ہیں۔



(1) من گھڑت لہجہ ذائقہ ہے۔ تفسیر قرطبی میں آیت کے ضمن میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

سورة المرسلات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. الْمُرْسَلَاتِ. فَأَلْعَاصِفَاتِ. وَالتَّاشِئَاتِ. فَأَلْفَارِقَاتِ. فَأَلْمَلَقِيَّاتِ (1 - 5): فرشتوں کی جماعتیں جنہیں اللہ تعالیٰ کسی کام کے لیے بھیجتا ہے تو وہ فوراً اس کو انجام دیتے ہیں اپنے پر و حی نازل ہوتے وقت اپنے پر پھیلاتے ہیں یا زمین میں شریعت کی تبلیغ کے لیے آتے ہیں جس سے حق و باطل میں تمیز کرتے ہیں، انبیاء علیہم السلام کے پاس وحی لے کر آتے ہیں، قول ہے کہ ہوائیں مراد ہیں مثلاً عادیہ پر طوفان بطور عذاب آیا تھا، رحمت کی ہوائیں جو بادلوں کو پھیلاتی اور الگ الگ کرتی ہیں، قول ہے کہ مرسلات و عاصفات ہوائیں ہیں، تاشرات و فارقات ہوائیں جو بغیر بارش والے بادلوں کو چلاتی ہیں تو وہ شکر گزار اور ناشکرے کے درمیان فرق کرتی ہیں، ذکر اللہ انسان کے دل میں ڈالتی ہیں مراد شکر گزار کی توبہ اور غافل کو دھمکاتی ہیں۔
2. أَلَمْ تُهْلِكِ الْوَالِیْنَ (16): قوم نوح و عاد و ثمود اور ان کے بعد کی قومیں مراد ہے۔
3. ثُمَّ نُنْذِرُهُمُ الْآخِرِينَ (16): کفار مکہ اور تات (ت) کے سکون (جزم) کے ساتھ قوم لوط، شعیب اور فرعون مراد ہیں۔
4. بِالْمُجْرِمِينَ (18): کفار مکہ مراد ہیں۔
5. إِلَى ظِلِّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ (30): جہنم کا دھواں جو زبردست ہونے کے سبب تین حصوں میں بٹ جاتا ہے اسی طرح زبردست دھواں بھی مختلف حصوں میں بٹ جاتا ہے، قول ہے کہ جہنم کی زبان نکل کر کفار کو

گھیر لے گی اور ان کے دھوس / دھول سے تین حصوں میں بٹ جائے گی

6. كَالْقَصْرِ (32): محل اس کی جمع تصور ہے، انتہائی مضبوط موٹے درخت

مراد ہیں۔

7. وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا (48): بنو ثقیف کو جب نماز کا حکم دیا گیا تو انہوں نے کہ ایسا نہیں کرتے کہ یہ ہمارے لیے عیب کی بات ہے۔



سورة النباء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ (1): کفار مکہ آپس میں مذاقاً مرنے کے بعد زندہ ہونے کے بارے سوال کیا کرتے تھے ان میں بھی اختلاف تھا کچھ شکی تھے تو کچھ بالکل منکر، قول ہے کہ مسلمان و مشرکین مراد ہیں، مومن تو اس پر ایمان لاتے ہوئے اور کافر و مشرک مذاقاً پوچھتا، قول ہے کہ نبی سے قرآن، قول ہے کہ نبوت نبوی مراد ہے۔

2. يَقَوْمُ الرُّوحُ (38): عرش کی پیدائش کے بعد اتنا عظیم فرشتہ پیدا ہی نہیں فرمایا، قول ہے سیدنا جبرائیل علیہ السلام مراد ہیں۔

3. وَيَقُولُ الْكَافِرُ (40): ہر کافر مراد ہے، کہ کاش میں خاک ہوتا مکلف تو نہ ہوتا، حشر کے دن اٹھایا تو نہ جاتا، قول ہے کہ حیوانات کہ سینگوں والی سے بغیر سینگوں والی کو قصاص دلایا جائے گا پھر وہ ختم ہو جائیں گی تب کافر

تمنا کرے گا، قول ہے کہ ابلیس جب وہ سیدنا آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کا ثواب دیکھے گا تو پھر وہ یہ تمنا کرے گا۔



سورة النازعات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. وَالنَّازِعَاتِ (1): وَالنَّاشِطَاتِ (2): وَالسَّائِحَاتِ (3):
فَالسَّائِقَاتِ (4): فَالْمُنَادِيَاتِ (5): فرشتوں کی جماعت مراد ہیں، کوئی قبض ارواح از اجسام انسانی وغیرہ وہ اس کو جسم کے آخری حصے سے قبض کرنے میں مصروف، کوئی اللہ تعالیٰ کے حکم سے فوراً چل جاتے ہیں اور اس کام کو پورا کرتے ہیں، قول ہے کہ جہادی گھوڑے، لمبی گردنوں والے گھوڑے تو کچھ گھوڑے دار السلام سے دار الحرب کی طرف جاتے ہیں، تو کچھ تیزی سے اس کام کی خاطر جا کر اپنے کام کو پورا کرتے ہیں، قول ہے کہ چلنے والے ستارے (برج) جو مشرق سے مغرب کو جاتے آتے ہوئے آسمان پر چھا جاتے اور ایک برج سے دوسرے برج تک چلے جاتے ہیں اور آسمان میں پھرتے رہتے ہیں پھر اسی حساب سے آسمانوں کا انتظام کرتے ہیں۔

2. تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ (6): پہلا صور پھونکا جانا مراد ہے۔

3. الرَّادِفَةُ (6): دوسرا صور پھونکا جانا، قول ہے کہ راجفہ سے زمین دہلاؤ اور رادفہ سے آسمان و کواکب کا ختم ہونا مراد ہے۔

4. فی الْحَافِرَةِ (10): پہلی حالت قبر، قول ہے کہ اپنی پہلی حالت (قبر والی) پر چلے جانا مراد ہے۔
5. زَجْرَةً وَاحِدَةً (13): قبور سے اٹھانے کا صور پھونکا جانا مراد ہے۔
6. بِالسَّاهِرَةِ (14): سر زمین محشر میں چلنے پھرنے والا خوف کی وجہ سے سو نہیں سکے گا، قول ہے: جہنم مراد ہے۔
7. الْآيَةِ الْكُبْرَى (20): (سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی) لامٹھی کا اڑدہا بن جانا مراد ہے۔
8. نَكَالَ الْآخِرَةِ وَالْأُولَى (25): (کفار کا بطور عذاب) سڑنا اور غرق ہونا مراد ہے۔
9. الظَّامَةُ الْكُبْرَى (34): بعثت کا صور، قول ہے کہ جنت و جہنم میں لے جانے کا وقت مراد ہے۔
10. مَنْ طَعَى (37): عام ہے، قول ہے کہ ابو عزیر بن عمیر مراد ہے۔
11. مَنْ خَافَ (40): عام ہے، قول ہے کہ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور ان کا بھائی مراد ہیں کہ اسے احد کے دن مصعب نے قتل کر دیا تھا اور اسے خود نبی کریم ﷺ نے تیر مار کر قتل کر دیا تھا۔
12. يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ (42): اس کا ذکر سورۃ اعراف آیت نمبر ایک سو ستاسی (187) میں ہو چکا۔
13. إِلَّا عَشِيَّةً (46): (دنیا کی) شام، قول ہے کہ آخرت میں ہو گا۔



سورة عبس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. الْأَعْمَى: (2) عبد اللہ بن شریح بن مالک سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا خالو زاد بھائی اور ان کی ماں ام مکتوم عاتکہ مخزومیہ، قول ہے کہ اس کے بیٹے کی ماں مراد ہیں۔
2. مَنْ اسْتَعْجَلَى (5): سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا عتبہ و شیبہ اور ولید بن مغیرہ کا اس امید پر دفاع کرنا کہ شاید وہ مسلمان ہو جائیں۔
3. مَنْ جَاءَكَ يَسْعَى (8): سیدنا عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔
4. فِي ضُحُفٍ (13): لوح محفوظ، قول ہے کہ صحف ملائکہ، قول ہے کہ صحف انبیاء علیہم السلام مراد ہیں۔
5. يَا أَيُّدِي سَفَرَةٍ كِرَامٍ (15 و 16): فرشتے، قول ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، قول ہے کہ قاری قرآن مجید مراد ہیں۔
6. قُتِلَ الْإِنْسَانُ (17): عام ہے، قول ہے کہ عتبہ بن ابولہب مراد ہے۔
7. مِنْ أُخْيِهِ (34): پہلا ان میں ہائیل جو قاتیل سے پہلے ہے۔
8. وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ (35): سیدنا محمد و ابراہیم علیہما السلام مراد ہیں۔
9. وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ (36): سیدنا نوح علیہ السلام لیکن ظاہر اعام ہے۔



سورة التکویر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

1. الْعِشَارُ عُطِّلَتْ (4): دس ماہ کی اونٹنی جو اعلیٰ مال شمار ہوتی تھی یعنی اس کی بھی پروا نہیں کی جائے گی۔
2. النُّفُوسُ زُوِّجَتْ (7): اچھی بری کی اشکال جو ایک دوسرے سے مشابہ ہوں گی، اسی سے ہے کہ تم تین اقسام پر مشتمل ہو، قول ہے کہ مومنین کے نفوس جو حوروں سے بندھ چکے ہیں، قول ہے کہ روحوں کو ان کے اجسام سے جوڑ دیا جانا مراد ہے۔
3. بِالْأُنْحُسِ (15): پانچویں ستارے (سیارے) زحل، مشتری، مریخ، زہرہ اور عطارد مراد ہیں، خسوس کا معنی واپس آنا اور کنوس کا معنی سورج کی روشنی میں چھپ جانا، قول ہے کہ تمام
4. ستاروں کا رات کو ظاہر اور دن کو سورج کی روشنی میں چھپ جانا مراد ہے، قول ہے کہ نیل گائے جب کسی انسان کو دیکھتی ہے تو چھپتے ہوئے اپنی کمین گاہ میں چلی جاتی ہے۔
5. لَقَوْلِ رَسُولٍ كَرِيمٍ (19): سیدنا جبرائیل علیہ السلام مراد ہیں۔
6. وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُونٍ (22): محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات بابرکات کفار کا رد کرتے ہوئے مراد لی ہے۔
7. وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ (23): نبی کریم ﷺ کا مشرق میں جبرائیل علیہ السلام کو اصل شکل میں دیکھنا مراد ہے۔



سورة الانفطار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

1. يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ (6): ہے تو عام لیکن حقیقت میں امیہ بن خلف مراد ہے۔



سورة البطفین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

1. وَاِنَّا لَلْمُطَفِّفِیْنَ (1): ابو جبینہ جس کے باٹ دیمانے لینے و دینے کے مختلف تھے کے بارے نازل ہوئی کہ وہ لیٹا زیادہ وزن والے پیمانے سے اور دیتا کم وزن والے پیمانے سے تھا، قول ہے کہ اہل مدینہ قبل از اسلام ماپ تول میں انتہائی ہیر پھیر کرتے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی تو سب نے اپنی اصلاح کر لی۔
2. لَفِی سِجِّدِیْنَ (7): شر کی عدالت، سجن باب فعیل سے ہے۔ جہنم میں قید خانہ، قول ہے کہ ساتویں زمین، قول ہے کہ زمین کے نیچے کی چٹان، قول ہے کہ جہنم کی دادی، قول ہے کہ جہنم میں مرے ہوئے لوگوں کے اعمال نامے رکھنے کی مخصوص خفیہ جگہ۔
3. اِلَّا کُلُّ مُعْتَدٍ اٰثِیْمٍ (12): عام ہے، قول ہے کہ ولید بن مغیرہ اور نضر بن حارث بارے نازل ہوئی۔

4. مِنْ تَسْنِيمٍ (27): حقیقی علم، ستم مصدر کا مفعول ہے جب سامنے آجائے، یہ جنت کا اعلیٰ قسم کا شربت ہے، قول ہے کہ یہ خالص شربت جسے صرف اعلیٰ جنتی لوگ نوش کریں گے اور باقی جنتی اپنے شربتوں میں اسے ملا کر پیئیں گے۔
5. الَّذِينَ أُجْرِمُوا (29): ابو جہل، ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل کے بارے میں نازل ہوئی۔
6. مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا (29): سیدنا عمار، بلال، صہیب اور خباب، قول ہے کہ علی رضی اللہ عنہم مراد ہیں۔



سورة الانشقاق

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ (6): جنس انسانی مراد ہے۔
2. طَبَقًا عَن طَبَقٍ (19): ایک کے بعد دوسری حالت مراد ہے۔



سورة البروج

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. ذَاتِ الْبُرُوجِ (1): مشہور بارہ برج، پہلا حمل اور آخری حوت، قول ہے کہ بڑے بڑے سیارے، قول ہے کہ آسمانی دروازے مراد ہیں۔
2. وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ (3): سیدنا محمد ﷺ اور روز قیامت، قول ہے کہ امت محمد اور دوسری امتیں، قول ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام مع اپنی امت مراد ہیں، قول ہے کہ یوم ترویہ اور عرفہ، قول ہے کہ یوم عرفہ اور جمعہ، قول ہے کہ حجر اسود اور حجاج کرام، قول ہے کہ رات دن اور بنی آدم مراد ہیں۔

3. أَصْحَابِ الْأُخْدُودِ (4): ذونواس حمیری یہودی کے ساتھی جنہوں نے یہ سنا کہ اہل نجران نے عبد اللہ بن ثامر کی بات مانتے ہوئے دین عیسوی قبول کر لیا ہے تو وہ ان پر حملہ آور ہوا لیکن نجرانیوں نے (نیا دین چھوڑنے سے) انکار کیا تو انہوں نے ایک چالیس ہاتھ طویل اور بارہ ہاتھ چوڑی خندق کھود کر اس میں آگ جلائی پھر اس میں بارہ ہزار نجرانیوں کو زندہ جلا دیا، قول ہے کہ بیس ہزار، پھر حبشہ کے بعد یمن پر قابض ہوا لیکن ذونواس سمندر میں ہلاک ہو گیا، قول ہے کہ مجوسی بادشاہ نشے میں بہن سے بد فعلی کر بیٹھا پھر اس نے اسے قانون بنانا چاہا تو لوگوں نے انکار کیا تو اس نے خندقیں کھود کر مخالفین کو جلا دیا، قول ہے کہ ایک بادشاہ کی رعیت (اس وقت کے نبی پر) ایمان لائی تب اس نے انہیں خندقوں میں جلا دیا حتیٰ کہ ایک عورت اپنے چھوٹے بچے کے ساتھ آئی وہ ذرا جھجکی تو اس بچے

- نے ماں کو صبر کی تلقین کرتے ہوئے کو د جانے اور منافق نہ بننے کو کہا تب صبر کرتے ہوئے آنکھیں بند کر کے پلک جھپکتے میں آگ میں کود گئی۔
4. إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا (10): اوپر لوگ مراد ہیں، قول ہے کہ یہ عام ہے۔
5. بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا (19): کفار مکہ مراد ہیں۔



سورة الطارق

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. النَّجْمُ الثَّاقِبُ (3): ساتویں آسمان کا زحل سیارہ مراد ہے، قول ہے کہ ثریا، قول ہے کہ ہر شہاب (سیارہ)، قول ہے کہ جنس سیارگان مراد ہے۔
2. فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ (5): جنس انسانی مراد ہے۔
3. ذَاتِ الرَّجْعِ (11): بارش، قول ہے کہ ان پر بارش کا دوبارہ ہونا نیز سورج و چاند بھی مراد ہیں۔
4. ذَاتِ الصَّدْعِ (12): زمین کو چیرتی ہوئی نباتات مراد ہیں۔



سورة الاعلى

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. لَيْلُ سُرَى (8): اعمال صالحہ، قول ہے کہ جنت مراد ہے۔

2. وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى (11): ولید بن مغیرہ، عتبہ بن ربیعہ لیکن اس کی مراد عام ہے۔

3. إِنَّ هَذَا (18): اللہ تعالیٰ کا فرمان: ﴿قَدْ أَفْلَحَ... وَأَبْقَى﴾ مراد ہے۔

4. صُحُفٍ إِنِّزَاهِمْ وَمُوسَى (19): سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر منزل دس صحائف اور توراۃ، قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کی 104 منزل کتب جن میں سے دس سیدنا آدم علیہ السلام اور شیت پر پچاس، ادریس پر تیس، ابراہیم پر بیس توراۃ، زبور، انجیل اور قرآن نازل شدہ مراد ہیں۔



سورة الغاشية

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. الْغَاشِيَةِ (1): ہولناک طریقے سے انسانوں پر نازل ہونے والی قیامت مراد ہے، قول ہے کہ جہنم، قول ہے کہ جہنمیوں کا اس میں گھسنا اور گرنا مراد ہے۔

2. خَاشِعَةً (2) عَامِلَةً نَّاصِبَةً (3): جن کے ائمال ضائع ہو گئے، قول ہے کہ گرجوں والے، قول ہے کہ جہنم میں جو انہیں ذلت نصیب ہوگی بیڑیاں لگی ہوں گی جہنمیوں کا پہاڑ پر اوپر دینچے آنے جانے کا عذاب مراد ہے۔

3. مِنْ صَوْرِج (6): کانٹے دار خشک گھاس جسے شبرق کہتے ہیں جسے ہز تو اونٹ کھاتے ہیں اور خشک کو محفوظ کر لیتے ہیں۔

4. وَتَمَارِقُ (15): گاؤں کی مراد ہیں۔
5. وَزَرَائِحُ (16): اعلیٰ قسم کے بستر۔
6. إِلَّا مَنْ تَوَلَّى (23): یہ حکم عام ہے۔



سورة الفجر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. وَالْفَجْرِ (1): صبح صادق مراد ہے، قول ہے کہ فجر کی نماز، قول ہے کہ محرم کی فجر، قول ہے کہ ذوالحجہ کی فجر، قول ہے کہ دس ذوالحجہ (یوم نحر) کی فجر مراد ہے۔
2. وَلَيْلٍ عَشِيرٍ (2): ذوالحجہ کے دس دن، قول ہے کہ عشرہ محرم، قول ہے کہ رمضان کا آخری عشرہ مراد ہے۔
3. وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ (3): یوم نحر اور یوم عرفہ، قول ہے کہ یوم عرفہ اور یوم نحر و مزدلفہ کی رات، قول ہے کہ دو دن یوم نحر کے بعد اور تیسرا دن، قول ہے کہ صفاد مردہ و بیت اللہ، قول ہے کہ قرآن اور افراد مراد ہیں۔
4. وَاللَّيْلِ (4): عام رات، قول ہے کہ حج میں جمع کی رات۔
5. إِزْمَ ذَاتِ الْعِمَادِ (7): قبیلے کا نام جنہیں عاد اولی کہتے ہیں، جو اہل عہد کے دیہات میں رہتے تھے، قول ہے کہ وہ شہر جسے ارم نے عدن کے بعض صحرا میں جنت کی طرز پر تین سو سال میں بنایا تھا، جب مکمل ہو

گیا تو اپنا لشکر لے کر چل دیا تو وہاں پہنچنے سے پہلے آسمان سے آئی چٹخ کے سبب تباہ ہو گئے۔

6. بِالْوَادِ (9): تبوک اور مدینہ منورہ کے درمیان وادی حجر مراد ہے، قول ہے کہ وادی القری مراد ہے۔

7. ذِي الْاَوْتَادِ (10): اس کا ذکر ہو چکا۔

8. قَالَمَا الْاِنْسَانُ (15): جنس کفار، قول ہے کہ عتبہ بن ربیعہ اور ابی حذیفہ بن مغیرہ، قول ہے کہ ابی بن خلف، قول ہے کہ امیہ بن خلف کے بارے میں نازل ہوئی۔

9. بَلْ لَا تُكْرِمُونَ الْيَتِيْمَ (17): امیہ بن خلف اور یتیم قدامہ بن : مظعون کہ یہ یتیم اس کے زیر دست تھا۔

10. يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ (30): عام انسان، قول ہے کہ اوپر مذکورہ لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی۔

11. النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (27): یہ عام ہے، قول ہے کہ سیدنا حمزہ، قول ہے کہ حبیب بن عدی، لیکن یہ صحیح نہیں کیونکہ یہ سورت مکی ہے۔

12. فِي عِبَادِي (29): نیک و صالح لوگ، قول ہے کہ نفس روح، بندے اور اجسام مراد ہیں۔



سورة البلد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. يَهَذَا الْبَلَدِ (1): مکہ مکرمہ مراد ہے۔
2. وَأَنْتَ حِلٌّ يَهَذَا الْبَلَدِ (2): فتح کا وعدہ کہ آپ ﷺ کے لیے مکہ مکرمہ کچھ وقت کے لیے حلال کر دیا گیا تھا کہ اس میں آپ ﷺ جو چاہیں کر سکتے ہیں قید اور آپ ﷺ کا بغیر احرام کے داخل ہونا، قول ہے کہ اس بات پر تعجب کرنا کہ اس میں تو شکار کرنا اور درخت کاٹنا بھی حرام ہے لیکن تھوڑی مدت آپ ﷺ کے لیے حرمت کو توڑنا حلال کر دیا گیا، قول ہے کہ وہاں آپ ﷺ کا قیام فرمانا کہ وہ آپ ﷺ کا سچ بھی جانتے تھے تو پھر کیسے آپ ﷺ کو جھٹلاتے تھے۔
3. وَوَإِلْدٍ وَمَا وَلَدَ (3): سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی مسلمان اولاد، قول ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام اور آپ کی اولاد کیونکہ یہ روئے زمین پر پسندیدہ مخلوق ہے، قول ہے کہ آدم اور صالح علیہما السلام اور نیک لوگوں کی اولاد مراد ہے۔
4. خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ (4): جنس انسان مراد اور کبد سے دنیا کی سختیاں، تکالیف اور آخرت کی ہولناکیاں مراد ہیں۔ قول ہے کہ خوشحالی میں شکر اور تنگدستی میں صبر مراد ہے، قول ہے کہ ابو الاشد کلدہ بن اسید جمحی کے بارے نازل ہوئی وہ اتنا طاقتور تھا کہ گائے کی کھال اکیلے کھینچ کر اتار لیتا اور پاؤں کے نیچے رکھ کر کھینچتا تو وہ ٹوٹ جاتی اور پاؤں کے نیچے سے کھسکتی نہیں تھی جبکہ اسے دس قوی آدمی توڑ سکتے تھے، تو کبد کا معنی زبردست طاقت مراد ہے۔

5. وَهَدَيْنَاكَ التَّجْدِيْنَ (10): خیر و شر، قول ہے کہ عورت کے دونوں پستان مراد ہیں
6. فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ (11): اعمال صالحہ میں مشقت برداشت کرنا مثلاً مجاہدہ نفس اور شیاطین کے خلاف کرنا، اقتحام کا معنی تیر اندازی ہے، قول ہے کہ عقبہ نامی جہنمی وادی، قول ہے کہ جنت و جہنم کے درمیان کی وادی مراد ہے۔



سورة الشمس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. أَشْقَاهَا (12): قدر بن سالف مراد ہے۔
2. رَسُولُ اللَّهِ (13): سیدنا صالح بن عبید علیہ السلام مراد ہیں۔



سورة الليل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى (5): سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بارے نازل ہوئی۔
2. بِالْحُسْنَى (6): جنت، قول ہے کہ ملت اسلامیہ مراد ہے۔
3. لِيُيسِّرَ (7): راستہ خیر کیونکہ اس کا انجام خوشحالی ہوتا ہے۔

4. مَنْ يُخَالِ (8): سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ بارے نازل ہوئی۔
5. يَلْعُسْرِي (10): شرکاراستہ، اگرچہ یہ دو معین اشخاص بارے آیا ہے لیکن اس کا معنی عام ہے۔
6. إِلَّا الْأَشْقَى (15): ابو جہل یا امیہ بن خلف کے بارے نازل ہوئی۔
7. وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى (17): سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔
8. الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ (18): سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سونے کا ایک رطل ادا کر کے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو (امیہ بن خلف مشرک کے) عذاب سے چھڑا کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں انہیں آزاد کر دیا تھا مراد ہے۔



سورة الضحیٰ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. وَالضُّحَى (1) دن کا وقت مراد ہے۔
2. وَاللَّيْلِ (2): مطلق رات ہے، قول کہ ضحیٰ وہ وقت مراد ہے جب اللہ تعالیٰ سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے ہمکلام ہوا، اور لیل سے لیلۃ المعراج مراد ہے۔



سورة الانشراح

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا (5 و 6): وہ غریبی جس کو وہ (کفار) بطور طعنہ کہا کرتے تھے، قول ہے کہ شکرانہ نبوة کی خاطر رات کے قیام کی مشقت، اور دوسرے عسر سے اول عسر ہی مراد ہے، قول ہے کہ پہلا عسر آپ ﷺ کے لیے اور دوسرا آپ ﷺ کی امت کے لیے ہونا مراد ہے۔



سورة التين

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. وَالَّتَيْنِ وَالزَّيْتُونِ (1): دو پھل انجیر اور زیتون مراد ہیں، قول ہے کہ بیت المقدس کے طور تینا اور طور زیتا دو پہاڑوں کا نام، قول ہے کہ تین سے دمشق، قول ہے کہ مسجد (جامع امویہ) اور زیتون سے بیت المقدس مراد ہیں۔
2. وَطُورِ سِينِينَ (2): طور سینا پہاڑ جس پر اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے گفتگو فرمائی تھی۔
3. الْبَلَدِ الْأَمِينِ (3): مکہ مکرمہ مراد ہے۔
4. خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ: سیدنا آدم علیہ السلام اور آپ کی اولاد مراد ہے۔

5. أَشْفَلْ سَافِلِينَ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا (5 و 6): انتہائی بڑھاپا، قول ہے جہنم کی آگ مراد ہے۔ اور ایمان والوں سے کہ ان کے اعمال باوجود انتہائی بوڑھا ہونے کے ختم نہیں ہوں گے مراد ہے۔
6. فَمَا يَكْذِبُكَ (7): نبی کریم ﷺ کو خطاب ہے، قول ہے کہ مطلق انسان مخاطب ہے۔



سورة العلق

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنَافٍ (6): ابو جہل (ملعون) مراد ہے۔
2. الَّذِي يَنْهَى عَبْدًا (9 و 10): ابو جہل اور عبد سے ذات نبوی کریم مراد ہے۔
3. لَنَسْفَعْ بِالنَّاصِيَةِ (15): ابو جہل کی پیشانی یعنی چہرہ، اور نسفَع سے تھپڑ مراد ہے، قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ، قول ہے کہ ابو جہل کے چہرے کو داغنا مراد ہے۔



سورة القدر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. لَيْلَةُ الْقَدْرِ (1): رمضان المبارک کی طاق راتوں میں سے اور آخری عشرے کی ایک طاق رات مراد ہے، قول ہے کہ سترہ کا شمار ان میں ہوتا ہے نیز بدر کی صبح، قول ہے کہ انیس کی رات، قول ہے کہ پورا رمضان جو اس امت کی خصوصیت ہے، قول ہے کہ سابقہ ام میں تھی لیکن صحیح یہ کہ تاحال باقی ہے، قول ہے کہ منسوخ ہو گئی۔
2. وَالرُّوحُ (4): سیدنا جبرائیل علیہ السلام، قول ہے کہ قرآن قول ہے کہ نبوة مراد ہے۔



سورة البينة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. رَسُولٌ مِنَ اللَّهِ (2): سیدنا محمد کریم ﷺ کی ذات بابرکات مراد ہے۔
2. فِيهَا كُتِبَ الْقِيَمَةُ (3): قرآن کریم اور ﴿قِيَمَةُ﴾ سے مراد عادل یا سیدھی راہ، یا ﴿قِيَمَةُ﴾ سے مراد ان کی ضروریات زندگی۔
3. الْبَيِّنَةُ (4): ذات نبوی کہ جس کی بعثت پر سبھی متفق تھے لیکن بعد از بعثت اختلاف کیا۔
4. دِينَ الْقِيَمَةِ (5): عادل کتب کا دین یا عادل ملت یا عادل امت مراد ہے۔



سورة الزلزال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

1. زِلْزَالَهَا (1): پہلا صور پھوٹا جانا مراد ہے۔
2. اُثْقَالَهَا (2): مردے اور خزانے نکال دینا مراد ہیں (کیونکہ یہ بھی تو زمین پر بوجھ ہیں، مترجم)۔
3. اُخْبَارَهَا (4): اچھے برے اعمال مراد ہیں۔



سورة العاديات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

1. وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا (1): غازی گھوڑے جو دوڑتے ہوئے زور زور سے سانس لیتے ہیں، ضبْحًا: ان کی ہنہنائے بغیر سانس کی آواز، قول ہے کہ حجاج کے اونٹ جب عرفہ سے مزدلفہ اور منی جاتے تھے مراد ہے۔
2. إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ (6): جنس انسانی مراد ہے۔
3. لَكَنُودٌ (6): کافر، قول ہے کہ عاصی، قول ہے کہ بخیل مراد ہے۔
4. لِحَبْلِ الْحُبْلَى (8): مال و دولت، قول ہے کہ صحت و تندرستی اور لمبی عمر۔



سورة القارعة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. فَأَمَّهُ هَاوِيَةً (9): جہنم کی ایک وادی، قول ہے کہ سر کے بل جہنم میں ڈالا جانا مراد ہے۔



سورة التكاثر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. أَلْهَاكُمْ التَّكَاثُرُ (1): بنو عبد مناف و بنو سہم کے بارے نازل ہوئی جب انہوں نے زیادہ مال دار ہونے پر فخر کیا، حتیٰ کہ مردوں کو بھی شہر کر لیا، قول ہے کہ یہ تمام لوگوں کو عام ہے یعنی تمہیں زیادہ سے زیادہ مال جمع کرنے کی حرص نے اصل بات (اسلام لانے) کے اہتمام کرنے سے غافل کر دیا ہے یہاں تک کہ مر کر قبروں میں چلے جاؤ۔
2. عَنِ النَّعِيمِ (8): اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا یا نہ؟، قول ہے کہ اس کی حلال و حرام کردہ اشیاء و اعمال مراد ہیں۔ پھر یہ عام بھی ہے، قول ہے کہ صرف کفار مراد ہیں۔



سورة العصر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. وَالْعَصْرِ (1): معروف وقت، زمانہ، قول ہے کہ درمیانی (صلاة و سطحی) نماز، قول ہے کہ ہر زمانہ مراد ہے۔
2. إِنَّ الْإِنْسَانَ: جنس انسانی مراد ہے۔
3. إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا (3): جمع ایماندار، قول ہے کہ ﴿آمَنُوا﴾ سے ابو بکر اور ﴿عَمِلُوا﴾ سے عمر اور ﴿تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ﴾ سے عثمان اور ﴿تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ﴾ سے علی رضی اللہ عنہم مراد ہیں۔



سورة الهزرة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. لِكُلِّ هَمْزَةٍ (1): ولید بن مغیرہ، قول ہے کہ امیہ بن خلف، قول ہے کہ اخس بن شریق لیکن اس کا حکم عام ہے، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ چغل خور اور جو بے گناہ لوگوں کی عیب جوئی کرے۔



سورة الفیل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

1. بِأَصْحَابِ الْفِيلِ (1): صحشی اور ان کا قائد ابرہہ بن صباح الاشرم جب انہوں نے کعبہ شریف کو منہدم کرنے کا ارادہ کیا وہ ہاتھیوں کا لشکر لے کر آیا تو داؤدی محسر میں اس کا محمود نامی ہاتھی توزمین پر بیٹھ گیا تبھی پتھروں کی بارش سے پورا لشکر جس کا رہبر ابو رغال ثقفی تھا تباہ ہو گیا تو عرب نے اس کی قبر پر پتھر مارے اور نفیل بن حبیب خثعمی نے تو مجبوراً قیدی ہونے کے سبب پتھر مارے، یہ مشہور واقعہ ہے اسی سال رسول کریم ﷺ بھی اس دنیا میں تشریف لائے۔

2. ظَلِمُوا أَتَابِيلَ (3): چھوٹے چھوٹے کالے پرندے، قول ہے کہ سفید پرندے، قول ہے کہ سبز لمبی گردنوں والے پرندے سمندر کی طرف سے آئے جن کے پنجوں میں تین پتھر ایک چونچ اور دو پنجوں میں۔

3. مِجَاجًا رَمَجًا (4): کالے سیاہ سرخ رنگ کی لکیروں والے جو دانہ سور سے بڑے اور چنے سے چھوٹے، قول ہے کہ بندوق کی گولی جتنے تھے۔



سورة القریش

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

1. لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ (1): بنو نضر بن کنانہ بن خذیمہ بن مدرکہ، قول ہے کہ بنو فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ جنہیں قریش کا لقب دیا گیا جس کا ذکر سورۃ

آل عمران میں ہو چکا، قول ہے کہ قصی نے ہی نام رکھا تھا جب انہیں متفرق ہونے کی وجہ سے مجتمع کیا، قول ہے کہ تفریش سے مشتق جس کا معنی کمانا ہے کیونکہ وہ لوگ مزدور تھے، قول ہے کہ قریش کی تصغیر ہے جو سمندری عظیم جانور جو بہادر بھی ہے مراد ہے۔



سورة الباعون

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. الَّذِي يُكَذِّبُ بِالْذِّينِ (1) عاص بن وائل، قول ہے کہ ابو جہل، قول ہے کہ ابوسفیان نے اونٹ ذبح کیا کسی یتیم نے اس سے (گوشت) مانگا تو اس نے اسے ڈنڈے سے مارا تب یہ نازل ہوئی۔
2. الْبَاعُونَ (7): گھریلو استعمال کی چیزیں مثلاً بالٹی، ہانڈی، دراختی، چھری، کسی وغیرہ، قول ہے کہ زکاۃ مراد ہے۔



سورة الكوثر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. الْكَوْثَرُ (1): جنت میں ایک دریا / نہر جو جنت میں آپ ﷺ کو عطا کی گئی ہے، قول ہے کہ نبوة، تائید و نصرة مراد ہے۔

2. فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (2): مزدلفہ میں نماز فجر اور منی میں قربانی، قول

ہے کہ قربانی والی عید اور قربانی، قول ہے کہ جنس نماز اور نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں پر ہنسی پر باندھنا مراد ہے۔

3. إِنَّ شَأْنِيكَ (3): عامر بن وائل جب اس نے آپ ﷺ سے دشمنی کا

اظہار کیا تو اس سے پوچھا گیا کہ تجھے کون بتاتا ہے تو اس نے کہا کہ وہ ابتر (بے اولاد)، قول ہے کہ ابو جہل مراد ہے۔



سورة الكافرون

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ (1): کفار قریش مراد ہیں جب انہوں نے یہ کہا

کہ ایک سال آپ ﷺ ہمارے بتوں کی پوجا کریں اور دوسرے سال ہم تمہارے رب کی عبادت کریں گے تب یہ سورۃ نازل ہوئی تو وہ مایوس ہو گئے۔



سورة النصر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. نَصْرُ اللَّهِ (1): اللہ تعالیٰ کا آپ ﷺ کو قریش پر فتح دینا، قول ہے کہ

عرب پر فتح مراد ہے۔

2. وَالْفَتْحُ (1) فتح مکہ مکرمہ مراد ہے۔
3. وَرَأَيْتَ النَّاسَ (2): قبائل عرب، قول ہے کہ اہل یمن مراد ہیں۔



سورۃ لہب (مسد)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

1. اَبٰی لَهَبٌ (1): اس کا نام عبدالعزی تھا اس لیے اس کا کنیت سے ذکر کیا گیا، یا اس لیے کہ اس کا چہرہ آگ کی طرح سرخ تھا اسی مناسبت سے اس تذکرہ کیا گیا ہے۔
2. وَاُمْرَاَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ (4): ام جمیل بنت حرب بن امیہ آپ ﷺ کی راہ میں کانٹے اور کوڑا کرکٹ لا پھینکتی تھی کہ آپ ﷺ زخمی ہوں، قول ہے کہ مال دار ہونے کے باوجود وہ بوجہ بخل لکڑیاں جمع کرتی اور آگ جلاتی تھی اور اسی مناسبت کے سبب کہ وہ چغل خوری کا ارتکاب کرتی تھی۔



سورة الفلق

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. **الْفَلَقِ (1):** صبح صادق، کیونکہ اس سے رات چھٹ جاتی ہے بمعنی مغلوب یعنی چھٹی ہوئی، قول ہے کہ ہر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ اپنی خلقت سے الگ کرنے کی نیت کرے، قول ہے کہ اس سے جہنم کی وادی یا اس کا گڑھا مراد ہے۔
2. **وَمِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (2):** ہر قسم کا شر مراد ہے، قول ہے کہ ابلیس کہ وہ سب سے زیادہ شریر مخلوق ہے۔
3. **وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ (3):** رات کے اندھیرے کا گہرا ہوا چانا مراد ہے۔
4. **وَقَبْ (3):** رات کا مکمل اندھیرا کہ تمام شرارتیں رات کے اندھیرے میں ہی ہوتی ہیں، قول ہے کہ مکمل چاند، اور وقب کا معنی چاند کا دھندھلا جانا، قول ہے کہ ابلیس مراد ہے۔
5. **الَّتِثْقَالَتِ فِي الْعُقَدِ (4):** پھونکنا، جادو گر یا عورتیں جو یہ کام کرتی ہیں، عقد سے مراد لیبید یہودی کی بیٹیوں کا آپ ﷺ پر جادو کرنا جو ایک تانت میں گیارہ گرہیں تھیں کنگھی سے جھڑے آپ ﷺ کے بال اور آٹے سے بنا آپ ﷺ کا ڈھانچہ مراد ہے جسے آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ذروان نامی کنویں سے سیدنا علی و زبیر اور عمار رضی اللہ عنہم کو بھیج کر نکلوا یا تھا مراد ہے۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو شفاء عطا فرمائی۔



سورة الناس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1. اَلْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ (4): شیطان جو انسان کے ذکر اللہ تعالیٰ سے غافل ہونے کے وقت وسوسے ڈالتا اور جب وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو وہ دور ہٹ جاتا ہے۔

2. مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ (6): انسانی و شیطانی جنات کے شیاطین، قول ہے کہ اس کا تعلق یوسوس سے ہے یعنی جن و انس کی طرف سے اس کا وسوسہ مسلسل رہتا ہے۔

تم تفسیر الکتاب والحمد لله رب العالمین۔

اس کی ابتداء بروز جمعرات، 19 ربیع الاول 1436ھ بمطابق یکم جنوری 2015ء اور تکمیل 22 ذوالحجہ 1438ھ بروز سوموار بمطابق 11 ستمبر 2017ء کو ہوئی۔

آج بروز سوموار 4 ربیع الثانی 1441ھ کو نظر ثانی مکمل ہوئی۔ الحمد للہ۔

بندہ عاجز

ابو حمزہ عبد الحمید المرئی

03337671589

مترجم کی علمی کاوشیں:

عربی کتب:

- التذكرة في علوم الحديث لابن الملقن: تحقيق
- شرح التذكرة لابن الملقن: تاليف
- ما لا يسع المحدث جهله للميانجي: تحقيق
- خلق افعال العباد للبخاري: تخريج
- احاديث ابن عينة: تخريج
- مسند عبد بن حميد: تخريج
- المعجم الكبير لطبراني: مساعد تخريج
- المغني في ضبط اسماء الرجال: تعليق
- العلل لابن ابي حاتم: تعليق
- من تكلم فيه وهو موثق للذهبي: تخريج
- احسن المقال في تراجم سنن الدارقطني من الرجال: تاليف
- التذكرة في علوم الحديث لابن الملقن
- الشرح التذكرة في علوم الحديث لابن الملقن

اردو کتب:

- نعم الغرس في حلة الغرس: تاليف
- نکاح شغار کا حکم: تاليف
- بعد فرض نماز اجتماعی دعا کا حکم: تاليف

- نابالغ اولاد کے نکاح کا حکم: تالیف
- حسن البیان فی تفسیر مبهمات القرآن المجید: ترجمہ
- فتح الرحمن لتوضیح مبهمات القرآن: حاشیہ
- نمازیں بسم اللہ کا حکم ابن تیمیہ: ترجمہ
- کتاب الادب لابن ابی شیبہ: ترجمہ
- الايمان له: ترجمہ
- الزهد لابن ابی عاصم النبیل: ترجمہ
- الزهد لابی داود: ترجمہ
- المختصر المومل (اتباع سنت) لابی شامہ: ترجمہ
- برهان العجائب للسہسوانی: تہذیب و ترجمہ
- امراض الاطفال للرازی: ترجمہ

ہماری مطبوعہ کتاب

الانامین اصول الدیانہ از امام ابو الحسن اشعری۔ اردو

مجموعہ مقالات اصول السنۃ از امام احمد بن حنبل۔ اردو

رسالہ بنیائے از امام کاخیز از امام آبادی۔ اردو

فرقہ ناجیہ فضیلت اہل حدیث از امام ابو حامد محمد باقر عظیمی۔ اردو

السنۃ از امام جمیل از امام احمد بن حنبل۔ اردو

کتاب الایمان از امام ابن سلام۔ اردو

حزب و تحقیق کے اصول و ضوابط از ابن بشیر اچینیوی

امام ابن تیمیہ بحیثیت ایک عظیم محدث از شیخ عبدالرحمن ضیاء

طائفہ منصوصہ

الجامع الکامل فی احکام الشیخ الشافعی از عبداللہ بن محمد بن یحییٰ

عجائز المعاد از عبدالعزیز بن محمد بن ولوی

ہانون کا معاملہ از ابن بشیر اچینیوی

طہارت کے احکام از ابن بشیر اچینیوی

جزیرہ فروخت سے پہلے پچاس بنیادی اصول از ابن بشیر اچینیوی

سنتوں سوائے البقیۃ از امام محمد بن عبدالوہاب فرج

مشاہدہ کے احکام از ابن بشیر اچینیوی

دفع حدیث کے زامنا اصول و کنوز عبداللہ بن عبدالعزیز الشافعی

جرح و تعدیل کے اصول و ضوابط از ابن بشیر اچینیوی

حقیقۃ السلف اصحاب اللہ سے از امام ابو یوسف۔ اردو

اصول السنۃ از امام اچینیوی۔ اردو

الزوطی الزنادقہ و انجمینہ از امام احمد بن حنبل۔ اردو

خلق افن النہاد از امام ناری۔ اردو

شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ البصائر از امام اللہ کانی زادہ

فیض حق میرے سلف کی (دو حصے) از ابن بشیر اچینیوی

جرح و تعدیل کا ابتدائی قاعدہ از ابن بشیر اچینیوی

بیگاہ و طلاق کے اصول و ضوابط از شیخ احسان الحق قادری

مدد الہدیٰ شرح صحیح البخاری امام محمد بن یحییٰ و جلد ۲ بشیر اچینیوی

سورۃ الفاتحہ اور تعمیر انسانیت از محمد شہزاد اعوان

مشرعی احکام اکالانسٹیکو پیڈیا از ابن بشیر اچینیوی

چہرے اور غیث کے احکام از ابن بشیر اچینیوی

آؤ جمل کریں از ابن بشیر اچینیوی

قوم کے معنار ستادہ کرام از ابن بشیر اچینیوی

اسلام کا اوّل حدیث از حافظ شامہ انصاری

ضدائے قوم سلفدار

عربی مخطوطات کی تحقیق میں روئے اصول قواعد از کتوفی و قاضی

عزیز البیان فی منہ السنہ منہ القرآن از امام ابن جماعہ۔ اردو

دار ابن بشیر حسین خان والا ہمارے ضلع قصبہ پنجاب پاکستان

+92 302 4056187

